SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, October 20, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ
ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ
بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ
شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ
فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے

بے شک گنہگار لوگ گمراہی اور (دیوانگی) میں مبتلا ہیں۔ اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔ اب آگ کا مزہ چکھو۔

ہم نے ہر چیز اندازِ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ اور جو کچھ انہوں نے کیا (ان کے) اعمال ناموں میں (مندرج) ہے (یعنی) ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا ہے۔

جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے (یعنی) پاک مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, October 20, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ
ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ
بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ
شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ
فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے

بے شک گنہگار لوگ گمراہی اور (دیوانگی) میں مبتلا ہیں۔ اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔ اب آگ کا مزہ چکھو۔

ہم نے ہر چیز اندازِ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟

اور جو کچھ انہوں نے کیا (ان کے) اعمال ناموں میں (مندرج) ہے (یعنی) ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا ہے۔

جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے (یعنی) پاک مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں۔

جناب چیئرمین : جزاک اللہ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب عبدالرحیم میرداخیل : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : جی فرمایئے۔

FATEHA

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : مجھے نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ پچھلے دنوں بھارت میں صاحبزادہ یعقوب خان کی ہمشیرہ کا انتقال ہوا ہے۔ اس سلسلے میں، آپ کے توسط سے ہاؤس سے درخواست ہے کہ اس کی مغفرت کے لئے دُعا مانگی جائے۔

جناب چیئرمین : یہ تو صحیح ہے، مجھے خود بھی بہت افسوس ہے، کیونکہ مجھے اس کا پتہ ہی نہیں چلا۔ تو آپ دُعا کریں۔

(دُعا مانگی گئی)

جناب چیئرمین : خدا انہیں غریقِ رحمت کرے۔ مولانا صاحب۔

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اپنے فاضل دوست کی علمیت کو چیلنج تو نہیں کرتا لیکن جب فاتحہ خوانی کی جاتی ہے تو فاتحہ خوانی میں یہ دعائیں نہیں کی جاتیں، جو انہوں نے کی ہیں۔ اس لئے ازراہ کرم صحیح طور پر فاتحہ خوانی کرائیں۔ سورۃ فاتحہ اور تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھ کر ان کی روح کو ثواب پہنچایا جائے۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں عام طور پر یہ دُعا بھی کی جاتی ہے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب، یہ دعائیں نہیں کی جاتی ہیں۔ اگر آپ کو فاتحہ کہنا ہے تو فاتحہ کہیں۔

جناب چیئرمین : دُعا یہ ہے کہ... (مداخلت)

میرے خیال میں ہم سب ہی دعا یہاں سے شروع کرتے ہیں کہ (عربی) بہرحال یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی : میں جناب یہی عرض کر رہا ہوں کہ اگر آپ فاتحہ کہتے ہیں تو فاتحہ کہیئے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : سوال نمبر ۲۱۱، سید مظہر علی صاحب۔

INCOME TAX REBATE

211. ***Syed Mazhar Ali** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased

to state the reasons why the builders and developers who are earning foreign exchange by selling plots, flats and houses to overseas Pakistanis, are not being treated at par with exports in the matter of income tax rebate and allied facilities admissible to exporters?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Income tax rebate on exports is meant to encourage the export of goods manufactured in Pakistan. Real estate business does not fall in that category.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال، جناب میرداد خیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ سمندر پار پاکستانیوں کو پلاٹ، فلیٹ اور مکانات فروخت کر کے زرمبادلہ کمانے والوں کو برآمد کنندگان کے ہم پلہ کیوں نہیں سمجھا جاتا ؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: میں نے عرض کیا ہے کہ real estate کا جہاں تک تعلق ہے، غیر منقولہ جائیداد کا جہاں تک تعلق ہے، اس کو خریدنے پر یہ rebate نہیں دیا جاتا ۔ یہ ریبیٹ اپنی مینوفیکچرڈ گڈس کو ایکسپورٹ کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ اس سے ہمیں اصل فائدہ پہنچتا ہے ۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال، سید منظر علی صاحب ۔

INVESTMENT AND FINANCE COMPANIES

212. ***Syed Mazhar Ali** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the measures taken by the Government to protect the interest of the general public from the activities of the so-called investment and finance companies which have placed advertisements in the newspapers, offering lucrative returns, varying from 2 to 5 per cent per month?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Due notice of activities of the private companies soliciting deposits through advertisements in the public media has been taken and to curb this practice Banking Companies Ordinance, 1962 has been amended. Under the amended Ordinance, soliciting of deposits/finances by individuals, partnerships and companies through advertisements in public media or postal

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

circulars, hand bills, displays in public places or by any other mean has been prohibited with effect from 1st July, 1987. However, some advertisements are still appearing in the press whereby some individuals or partnership concerns are inviting the public for participation in their business/investment etc. Necessary legal action against such firms is being taken by the State Bank.

The following additional measures have been taken to warn the public and to discourage the operations of companies soliciting deposits :—

— Press notes cautioning the public against risks in investing their money with the companies offering attractive but unrealistic returns were issued.
— The Finance Minister's budget speech 1987-88 mentioned the activities of the companies soliciting deposits and the general public was advised to beware of the fraudulant offers of unusually high profits on deposits being made through advertisements in newspapers.

جناب چیئرمین : جناب بنگلزئی صاحب ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ، اس قسم کی فراڈ کمپنیوں کا نوٹس فوری طور پر کیوں نہیں لیا جاتا چہ جائیکہ اس وقت نوٹس لیا جائے جب عوام ان کمپنیوں کے جال میں پھنس جائیں ۔ کیا اس قسم کی کوئی سکیم زیر غور ہے ؟

جناب چیئرمین : قانونی طور پر یا بغیر قانون کے ؟

میر حسین بخش بنگلزئی : جی، قانون کے مطابق ۔ ایک آدمی فراڈ کرتا ہے، اس کا گورنمنٹ کو پتہ چلتا ہے، تو اس سلسلے میں فوری طور پر preventive measures لینے چاہئیں ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب ہم اس سلسلے میں لوگوں کو عام اطلاع بھی دیتے ہیں ۔ میں نے اس سلسلے میں اپنی بجٹ تقریر میں کہا تھا ۔ سٹیٹ بنک بھی ان معاملات کے سلسلے میں ایکشن لے رہا ہے اور بلکہ آج ہی میں نے صبح آتے ہوتے اخبار میں پڑھا ہے کہ انہوں نے اس سلسلے میں کچھ companies کے خلاف ایکشن لیا ہے ۔ سٹیٹ بنک اس سلسلے میں ہر وقت مستعد رہتا ہے اور ایسی چیزوں کا نوٹس لیتا رہتا ہے ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب ! میرا مقصد یہ تھا کہ خرابی لسیار کے بعد نوٹس لینے کا کیا فائدہ ؟

میاں محمد یاسین خان وٹو : جونہی اخبار میں اشتہار چھپتا ہے، ہم ان کے خلاف نوٹس لے لیتے ہیں ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : شکریہ !

جناب چیئرمین : اگلا سوال، سید مظہر علی صاحب !

INCENTIVE TO COMPANIES YIELDING HIGH PROFITS

213. ***Syed Mazhar Ali** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether the Government has any proposal under consideration to provide incentive to companies which due to low administrative expenses yield higher percentages of net profits and taxes as compared to these making lower profits and paying less taxes?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: No.

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : کیا وزیر صاحب ازراہ کرم "جی نہیں" کی وجوہات بتا سکیں گے ؟

میاں محمد یاسین خان وٹو : وجوہات یہ ہیں کہ اگر کوئی کمپنی زیادہ منافع کما لیتی ہے اور کوئی کمپنی کم منافع کماتی ہے تو اس سلسلے میں اچھے انتظام والوں کو کوئی سزا تو نہیں دی جا سکتی ۔ قانون کے مطابق کمپنیز کے جتنے پرافٹس ہوتے ہیں، ان پر ٹیکس لگتا ہے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ، اگلا سوال عبدالرحیم میر داد خیل صاحب ۔

FEDERAL BOARD OF STATISTICS

214. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel**: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that Federal Bureau of Statistics, Statistics Division, has more than 50 posts of Chief Statistical Officers in grade 18 but not a single person from Baluchistan province is working against these posts; if so, the reasons thereof?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: No.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے افسروں کے نام کیا ہیں؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! صورت حال یہ ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں تھوڑا سا پڑھ دوں۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The Federal Bureau of Statistics has 47 posts of Chief Statistical Officers. According to recruitment rules 50% of these posts are to be filled in by departmental promotion and 50% by direct recruitment. Provincial quotas are applied only to posts which are to be filled in by direct recruitment. The quota for Baluchistan comes to 3.5% in other words one post out of 23 posts to be filled in by direct recruitment. At present one post of Chief Statistical Officer is being held by an officer of Baluchistan domicile out of departmental posts. Baluchistan will also be entitled to one more Chief Statistical Officer whenever a post of Chief Statistical Officer becomes vacant. It may be noted that at present only one post of Chief Statistical Officer is being held by Baluchistan because a Baluchistan domiciled officer who was recruited as Chief Statistical Officer in 1980 retired voluntarily in 1986.

تو جناب جو کوٹہ آئندہ ہوگا، اس کے مطابق جگہیں پُر کر لی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ، ضمنی سوال، بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی: کیا وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ ۳٫۵ جو بلوچستان کا کوٹہ آپ بیان فرما رہے ہیں، یہ کس مردم شماری کے مطابق فکس کیا گیا تھا؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: یہ سابقہ مردم شماری کے مطابق ہے۔

میر حسین بخش بنگلزئی: مگر سابقہ مردم شماری کے مطابق تو یہ ۵ پرسنٹ بنتا ہے بلکہ ساڑھے پانچ پرسنٹ بنتا ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: میں اس بارے میں تفصیل سے تو اس وقت نہیں بتا سکتا، بعد میں بتا سکتا ہوں۔ لیکن اس وقت جو کوٹہ سسٹم مقرر ہے اس کے مطابق ۳٫۵ پرسنٹ بنتا ہے۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب اس سلسلے میں میری عرض آپ کی خدمت میں یہ ہے . . .

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اگر آپ چیئر کو ایڈریس کریں تو بہتر ہوگا ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب اس سلسلے میں جناب وزیر صاحب سے میری یہ ضروری گزارش ہے کہ جہاں تک مردم شماری کا تعلق ہے، وہ حالیہ مردم شماری کے حساب سے بلوچستان کا پورا حق اس کو دیں ۔

جناب چیئرمین : یہ نکتہ پہلے بھی کئی دفعہ اٹھایا جا چکا ہے ۔ میرے خیال میں پچھلے دو یا تین دن ہوئے ہیں میں نے خود کیبنیٹ ڈویژن کے منسٹر انچارج سے عرض کیا تھا کہ اس کو دیکھ لیا جائے ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : میں جناب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : سر! یہ کیبنیٹ ڈویژن کا کام ہے ۔ فی الحال ہمارے پاس یہی کوٹہ ہے ۔

جناب چیئرمین : یہ فنانس کا کام نہیں ہے ۔ یہ کیبنٹ ڈویژن کا کام Disallowed
ہے سوال نمبر ۲۱۵ اگلا سوال نمبر ۲۱۶ ۔ جناب عبدالرحیم میر داد خیل ۔

MINISTRY OF COMMERCE

216. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel**: Will the Minister for Commerce be pleased to state whether the Ministry of Commerce (at the official level) is run by officers belonging to specialised group of commerce and trade; if not the reasons thereof?

Dr. Mahbub-ul-Haq (Read by Begum Kulsum Saifullah): No.

C & T group is established mainly for the following specialised departments:—

(i) Export Promotion Bureau.
(ii) Office of the Chief Controller of Imports and Exports.
(iii) Cotton Board.
(iv) Department of Insurance.
(v) Trade Marks Registry.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ۔ جناب میر داد خیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : کیا محترمہ .... (پشتو)

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اگر اردو میں بات کریں تو صحیح ہوگا ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب محترمہ نے اپنی زبان چھوڑی ہے تو میں اپنی زبان کیوں چھوڑ دوں۔

جناب چیئرمین : اپنی زبان جو یہاں پر استعمال ہوتی ہے وہ اُردو ہے یا انگریزی ہے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا محترمہ وجوہات بتا سکیں گی کہ جی نہیں کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب چیئرمین : جناب بیگم صاحبہ !

بیگم کلثوم سیف اللہ خان : جناب چیئرمین صاحب ! میں معزز ممبر کی خدمت میں اُردو زبان میں ہی جواب دوں گی ۔ جبکہ پشتو میری مادری زبان ہے اس پر مجھے فخر ہے ۔ لیکن میری قومی زبان اُردو ہے اور اس ہاؤس میں ہمیں اُردو اور انگریزی دونوں کی اجازت ہے ۔ تو اگر معزز رکن مجھے اُردو میں ہی بات کرنے کا کہہ رہے ہیں تو میں ضرور ان کی خدمت میں اُردو میں ہی بات کروں گی ۔ انہوں نے سی اینڈ ٹی گروپ کے متعلق پوچھا کہ اس گروپ کے افسران کو وزارتِ تجارت میں تعینات کیا جاتا ہے یا نہیں ؟ تو میرا جواب ہے کہ جی ہاں ۔ فی الحال چونکہ یہ افسران تعداد میں کم ہیں اس لئے ہم ان کو ان ڈیپارٹمنٹ میں جو ابھی میں نے جواب میں بیان کئے ہیں تعینات کرتے ہیں ۔ لہٰذا جب زیادہ ہو جائیں گے تو کامرس میں بھی آئیں گے لیکن اب بھی کوئی ممانعت نہیں ہے اگر ہمیں کوئی افسر ملتا ہے تو ہم سی اینڈ ٹی گروپ کے کامرس میں لاتے ہیں لیکن ایسی بھی کوئی بات نہیں کہ کامرس میں ضرور سی اینڈ ٹی گروپ کے ہوں ۔ کامرس میں ہر گروپ کے لیتے ہیں کیونکہ یہ policy making ہے شکریہ ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ جناب میرداد خیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا محترمہ یہ بیان فرمائیں گی کہ آپ کا معیار کیا ہے کہ کس کیٹیگری کے اور کن کن صوبوں سے لیں گے ؟

بیگم کلثوم سیف اللہ خان : جناب چیئرمین صاحب ! میں آنریبل ممبر کو گریڈ بتا دوں گی کہ یہ لوگ ہماری اس تعداد میں ہیں اور ہم پچاس فیصد سی اینڈ ٹی گروپ سے لیں گے اور پچاس فیصد اور شعبہ جات سے اور اس میں فی الحال ہمارے پاس گریڈ ۱۷ کے ۷۹ افسران ہیں ۔ ۱۸ گریڈ کے ۵۳ اور ۱۹ گریڈ کے ۲۱ ، ۲۰ گریڈ کے چھ اور ۲۱ گریڈ کے ایک ہیں ۔ مزید یہ کہ ہمارے پاس چاروں صوبوں کے افسران ہیں ۔ اس میں . . . .

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اگر بلوچستان کا بتا دیں تو ان کی تسلی ہو جائے گی کہ بلوچستان کے کس گریڈ کے کتنے ہیں ؟ اگر ہے انفارمیشن آپ کے پاس تو بتا دیں ۔

بیگم کلثوم سیف اللہ خان : جناب چیئرمین صاحب! آپ نے ان کو ایک اور لقمہ دے دیا ہے
جس کے لئے میں prepared نہیں ہوں لہٰذا فریش نوٹس درکار ہے ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے فریش نوٹس ۔ اگلا سوال نمبر ۲۱۷ ۔

STONE CRUSHING PLANTS FOR ISLAMABAD

217. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the total number of stone crushing plants sanctioned for Islamabad; and

(b) whether CDA is aware of the consequences arising from the operations of these plants?

Sahabzada Yaqub Khan (Read by Rana Naeem Mahmud Khan): (a) 92.

(b) Yes. Due care is taken to ensure that crushing activity in the area does not pose danger to life and property.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال!

مولانا کوثر نیازی : کیا وزیر صاحب یہ جانتے ہیں کہ اسلام آباد کی پہاڑیاں اس کے قدرتی حسن کو بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ ہیں اور ان سٹون کرشرز کی انسٹالیشن کے بعد یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ یہ پہاڑیاں آہستہ آہستہ انتہائی بدنما ہو جائیں گی۔ کیا وہ اس خطرے کو ذہن میں رکھتے ہیں؟

جناب چیئرمین : جناب رانا صاحب ۔

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you, Sir. جی ہاں

We take care when we lease out the areas for crushing activities and special care is taken to ensure that least amount of ill looks or bad looks are developed due to this crushing activities. We also monitor the activities of the crushing plants from time to time to ensure that the beauty of the area is not destroyed by this activity. Thank you, Sir.

جناب چیئرمین : جناب مولانا کوثر نیازی صاحب ۔

مولانا کوثر نیازی : کیا وزیر صاحب کو معلوم ہے کہ ٹیکسلا کے قریب مارگلہ کے مقام پر چند

[Maulana Kausar Niazi]

سال پہلے یہ سوچنا بھی ممکن نہ تھا کہ یہ بڑے بڑے پہاڑ ایک چٹیل میدان میں بدل جائیں گے لیکن وہاں انہی کرشرز کی بدولت یہ حادثہ رونما ہوا ہے اور کیا انہیں معلوم ہے کہ سیکٹر ای-۹ میں پہاڑی پر ایک بہت بڑا بدنما داغ نظر آتا ہے جو اسی کرشرز کی تباہ کاری کا نتیجہ ہے؟

جناب چیئرمین : جناب رانا نعیم صاحب۔

رانا نعیم محمود خان : جناب! جہاں تک ٹیکسلا کے قریب کرشرز کا تعلق ہے وہ اسلام آباد territory میں سارے نہیں آتے۔

There are some which are in our territory. I agree with the honourable Member that some time this activity does cause ugly scars on the beautiful hills of the area but we do take as much care as possible not to let this happen. I am grateful for the honourable Member for having pointed out this particular scar in the area of E-9 that he has talked about Sir, and we will see that something is done about it.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! یہ پہاڑیاں سی ڈی اے کی تحویل میں ہیں، سرکاری پہاڑیاں ہیں۔ جبکہ مارگلہ کے مقام پر ٹیکسلا کے قریب جو پہاڑیاں تھیں وہ سرکاری نہ تھیں۔ کون سی مجبوری ہے سی ڈی اے کو، کہ وہ ان پہاڑیوں سے ضرور کچھ کمائی کی فکر میں ہے۔ کیا اس حسن کو برقرار رہنے نہیں دیا جا سکتا اور خطرات کا تحفظ کرنے کے لیے جو زحمت اٹھانی پڑتی ہے اس سے بچا نہیں جا سکتا؟

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you, Sir. Basically the question is not of earning money out of the crushing activity for CDA. Basically the question is that the crush stone is one of the major items or products required for development and wherever there is development this kind of activity has to take place. I have already stated Sir, that due care is taken and further care would be taken to ensure that the beauty of Islamabad is not destoryed.

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۲۱۸۔ نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی۔

SEIZURE OF CONTRABAND GOODS

218. ***Nawabzada Jehangir Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total value of the contraband goods seized from Mand, Panjgoor and Turbat Customs Check Posts respectively during the last five years with year-wise break-up with the names of the Custom Officers Incharge at these Posts at the relevant time?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Check Post Mand.

Year	Value of seized goods	Name of Customs officers posted
1	2	3
	Rs.	
1982-83	—	—
1983-84	—	—
1984-85	—	—
1985-86	902858	S.A. Mian Inspector, Muhammad Yousaf Inspector. Ghulam Qadir, Inspector.
1986-87	1061200	M. Aslam Baluch, Inspector M. Yousaf Tonio, Inspector A. Ahmad Baluch Inspector

(b) Check Post Turbat:

1982-83	917140	Khanzada Inspector. A. Ahmad Baluch Inspector. G.A. Magsi, Inspector. M. Yasin Khan, Inspector.
1983-84	1639331	G.M. Baluch Inspector. G.H. Magsi, Inspector. M.F. Ashraf, Inspector. Abdul Manan, Inspector.
1984-85	5215636	Raizullah Malik, Inspector. G.M. Baluch, Inspector. Aurangzeb Shah, Inspector. Ali Muhammad Baluch, Inspector. Mashallah Khan, Inspector. Ghulam Qadir, Inspector. Yaqoob Lehri, Inspector, Aslam Baluch, Inspector.

1	2	3
1985-86	4400092	Ali Muhammad Baluch, Inspector. M. Yaqoob Lehri, Inspector G.M. Baluch, Inspector. Aslam Baluch, Inspector. G.A. Baluch, Inspector. Zulfiqar Sikandri, Inspector Ghulam Qadir, Inspector. Yasin Baluch, Inspector. M. Anwar Khan, Inspector Khanzada, Inspector. A. Khaliq Jokio, Inspector. Khalid Aziz, Inspector.
1986-87	3365967	Saeed Ahmed, Inspector. Khalid Aziz, Inspector. M. Juman, Inspector. M. Murad, Inspector. Sajid Hussain, Inspector. G.M. Baluch, Inspector. M. Aslam Baig, Inspector. Ghulam Qadir, Inspector. Essa Khan, Inspector.
(c) Check Post Panjgoor		
1982-83	550128	G.M. Baluch, Inspector. M. Yasin Khan, Inspector. Muhammad Yousaf Lehri, Inspector. M. Juman, Inspector.
1983-84	435170	M. Yousaf Lehri, Inspector
1984-85	788427	A.R. Brohi, Dy. Supdt. Aurangzeb Shah, Inspector
1985-86	2352830	Riaz Malik, Inspector. M. Juman, Inspector. M. Aslam, Inspector. Safdar Malik, Dy. Supdt. G.M. Baluch, Inspector. Raja Mehmood Iqbal, Inspector.

1986-87	3274366	Ghulam Qadir, Inspector. Khursheed, Inspector. G.M. Baluch, Inspector. M. Aslam Baluch, Inspector Saeed Ahmad Baluch, Inspector.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال؟

نوابزادہ جہانگیر شاہ : جناب چیئرمین ! اس میں جو میں نے پوچھا تھا کہ کسٹم افسران انچارج وہ اسسٹنٹ کمشنر کے متعلق تھا۔ تو آگے میں اس اعداد و شمار سے کچھ ثابت کرنا چاہتا تھا۔ انہوں نے انسپکٹر لکھ دیا ہے۔

جناب چیئرمین : جناب وٹو صاحب۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : یہ جناب انہوں نے جو سوال فرمایا ہے اگر اس پہ توجہ فرمائیں تو سوال میں یہ لکھا ہے

Will the Minister be pleased to state the total value of the contraband goods ceased from Mand, Panjgoor and Turbat Customs Check Posts respectively during the last five years with year-wise break-up with the names of the Custom Officers Incharge at these Posts at the relevant time?

Mr. Chairman: Right.

میاں محمد یاسین خان وٹو : تو ہم نے انچارج کے متعلق بتایا ہے اگر یہ فرماتے کہ فلاں افسر کا نام بتانا چاہیئے تھا تو متعلقہ افسر کا نام بتاتے۔ انچارج وہاں کے بھی یہی ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ : میں نے یہ پوچھا ہے کہ ہمیں اس اسسٹنٹ کمشنر کی بابت چاہیئے جس نے seizure کیا ہے۔ جس کی وجہ سے کسٹم کی آمدن میں اور enhance میں فرق پڑا ہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو : اگر آپ اسسٹنٹ کمشنر کا نام چاہتے تو ہم وہ بتا دیتے یہاں

آپ نے جو لکھا ہے وہ کسٹم آفیسر انچارج لکھا ہے -

<u>نوابزادہ جہانگیر شاہ</u> : اس علاقے میں اسسٹنٹ کمشنر انچارج ہوتا ہے -

<u>میاں محمد یٰسین خان وٹو</u> : وہاں انسپکٹر انچارج ہیں -

<u>نوابزادہ جہانگیر شاہ</u> : میں نے تمام سپاہیوں کا نام تو نہیں پوچھا تھا کہ فلاں سپاہی نے کیا کیا ہے - بتانا تو یہ چاہیئے تھا کہ جس آدمی نے ایک سال میں چار سال کے برابر کام کیا ہے - جس کے انہوں نے اعداد و شمار بھی دیئے ہوئے ہیں تو اس آدمی کو کیوں تبدیل کیا ؟ دوسرے یہ کہ مال سمگل ہوتا ہے اور کراچی میں پکڑا جاتا ہے تو ایسے آدمی کو شفٹ نہیں کرنا چاہیئے ؟

<u>جناب چیئرمین</u> : ممکن ہے کہ سوال کے سمجھنے میں کچھ غلطی ہو لیکن اگر آپ اپنے سوال کو پڑھ لیں تو یہاں پر آپ فرماتے ہیں -

"with the names" plural, "of the Custom Officers", in plural,

"Officers" یہاں پر جو printed ہے وہ میں پڑھ رہا ہوں -

"Incharge of the Posts" تو یہ naturally more than one officer ہوں گے

And the reply to that extent is correct but if you want further information then you have to give a fresh notice.

<u>میاں محمد یٰسین خان وٹو</u> : جناب پھر یہ ہمیں اس کا نوٹس دے دیں اور اس کے بارے میں جواب دوں گا -

<u>میر حسین بخش بنگلزئی</u> : جناب میں آپ کی وساطت سے وزیر گرامی قدر سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ سمگلنگ گڈز پر یہ چھاپہ کسٹم کوسٹ گارڈز کی مدد سے مارتے ہیں۔ یا کسٹم کا سسٹم الگ ہے اور کوسٹ گارڈز کا الگ ہے ؟

<u>میاں محمد یٰسین خان وٹو</u> : یہ کوسٹ گارڈز کا جناب والا الگ ہے - یہ کسٹم کا انہوں نے دیا ہے - انہوں نے سوال بھی صرف کسٹم کے متعلق پوچھا تھا -

<u>میر حسین بخش بنگلزئی</u> : میں اس ضمن میں یہ بھی معلوم کرنا چاہوں گا کہ کوسٹ گارڈز کس کے سامنے جوابدہ ہے -

<u>میاں محمد یٰسین خان وٹو</u> : وہ میرے خیال میں ڈیفنس سے متعلق ہیں یا انٹیریر سے

متعلق ہیں - وہ ہمارے ساتھ متعلق نہیں لیکن ہم سے کسٹم سے متعلق سوال پوچھا گیا تھا جس کے بارے میں ہم نے عرض کر دیا ہے ۔

جناب چیئرمین : جی - جناب عبدالرحیم میر داد خیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ جو اشیاء پکڑی گئی ہیں یہ کن کن افراد سے پکڑی گئی ہیں - ان کے نام آپ بتا سکیں گے ؟

میاں محمد یسٰین خان وٹو : یہ سوال میں نہیں ہے جناب ۔

جناب چیئرمین : اس کے لئے الگ نوٹس چاہیئے - یہ تو سینکڑوں کی تعداد میں ہوں گے وہ جمع کرنے پڑیں گے ۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : اس کے علاوہ ۸۷-۸۶ء اور ۸۶-۸۵ء بلیلی کسٹم اور چمن کسٹم اور گلستان کسٹم میں کتنا مال پکڑا گیا ہے ۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو : یہ تو جناب واضح ہے کہ یہ نیا سوال ہے اور اس کا نیا نوٹس چاہیئے ۔

جناب چیئرمین : فریش نوٹس چاہیئے - صحیح ہے - نیکسٹ کوئسچن - تین سے زیادہ ہو گئے ہیں اب چھوڑیں ۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ : ۸۵ء میں نو لاکھ آمدن ہے - اسی طرح سے مند چیک پوسٹ کے چار سالوں کا اکٹھا کیا جائے اور پھر ایک سال ۸۶-۱۹۸۵ء کا اکٹھا کیا جائے تو اس ایک سال کا ان ۴ سالوں سے زیادہ ہے - اسی طرح سے پنجگور میں جو seizure ہوئی ہے اس کی قیمت چار سالوں کی ایک طرف اور ایک سال کی ایک طرف رکھیئے - اس سے کیا اندازہ ہوتا ہے ؟ اس سے کسی خاص آدمی کی کارکردگی سامنے آتی ہے یا نہیں آتی ؟

میاں محمد یسٰین خان وٹو : کارکردگی بھی سامنے آتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس سے پہلے وہاں سمگلنگ کم ہو رہی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوسٹل گارڈز والوں نے کئی جگہ کیا ہو - یہ تو صرف کسٹم کا ہی ہے ۔

جناب چیئرمین : اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ روز آپ مچھلیاں پکڑنے جاتے ہیں

[Mr. Chairman]

اور کبھی حسن اتفاق سے چار سالوں میں کسی سال میں ایک وہیل پکڑی جاتی ہے تو یکدم فگر بڑھ جاتی ہے ۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ : اب تو ایسا ہے کہ کسٹم سے کلیئر کرتے ہیں اور کراچی میں پکڑے جاتے ہیں اس لئے کہ اس پر وہ پروویژن نہیں رہا جو کہ سمگلنگ کو بند کرتا تھا۔ یہ کوئی اتفاق کی بات نہیں ہے ۔ یہ ایک ایماندار آدمی کو ہٹانے سے ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں یہ آپ کی رائے ہوگی ۔ یہ سوال نہیں ہے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : یہ محکمے کی اچھی کارکردگی کی بھی ایک دلیل ہے کہ اب جو آدمی وہاں کام کر رہے ہیں وہ اچھا کام کرنے والے ہیں

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ضمنی سوال ۔

جناب چیئرمین : تین سوال ہو گئے ہیں ۔ اب اور نہیں ہو سکتا ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : حکومت کی فائدے کی بات ہے ۔

جناب چیئرمین : حکومت کے فائدے کی بات ہے یا نہیں ہے مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ۔ مجھے قانون سے سروکار ہے ۔ نیکسٹ کوئسچن، جاوید جبار صاحب۔

INTER-PROVINCIAL TRADE IN PAKISTAN

219. ***Mr. Javed Jabbar** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the value in rupees of inter-provincial trade in Pakistan for the past 5 years; and

(b) the criterian and procedure followed to evaluate such trade?

Dr. Mahbubul Haq: No record of inter-provincial trade is maintained.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ضمنی سوال ۔ کیا وزیر محترمہ یہ بیان فرمائیں گی کہ ریکارڈ نہ رکھنے کی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں ؟

Mrs. Kulsum Saifullah Khan: Mr. Chairman, Sir, since this question has been put by honourable Member, Mr. Javed Jabbar who usually speaks in English, so,I would like to take liberty of answering in

English too. So, under the Rules of Business, the subject inter-provincial trade is concerned with the Ministry of Commerce. However, under the distribution of work in the Ministry of Commerce, there is no such Section, organization who deals with such matters and maintain any data. Therefore, Federal Bureau of Statistics is the only organization which collects and maintains statistics and that organization has been consulted who replied that due to non-existence of any trade barrier between Provinces, inter-provincial trade is not compiled by them.

Mr. Hasan A. Shaikh: Would the honourable Minister like to state that whether the Rules of Business—the latest Rules of Business is a priced publication? And if it is not a priced publication, will she be able to distribute copies to the honourable Senators?

Mr. Chairman: I think, you can not address this question to the Minister for Commerce. You can address it to the Minister Incharge of the Cabinet Division.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, this answer has been given by her.

Mr. Chairman: I think, you are reading one question ahead.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sorry Sir.

جناب چیرمین: آج سویرے ناشتے میں کیا کھا چکے ہیں؟

Next question, Javed Jabbar Sahib.

RULES OF BUSINESS OF THE FEDERAL GOVT.

220. ***Mr. Javed Jabbar** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the date on which the present version of the Rules of Business of the Federal Government was last reviewed; and

(b) the number of principal amendments made in the Rules at the time of last such review?

Sahabzada Yaqub Khan (read by Rana Naeem Mahmud Khan): (a) The Rules of Business, 1973 were last reviewed on 4th August, 1985 in the light of the Revival of the Constitution of 1973 Order, 1985.

(b) In all seventeen amendments were made on 4th August, 1985 in the Rules of Business and its Schedules.

جناب چیئرمین : اب آپ پوچھیئے ۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Would the honourable Minister like to clarify whether this Rules of Business—the latest Rules of Business is a priced publication? I think it is not. If not, will he consider the question of supplying copies to the honourable Senators because we are concerned with the Rules of Business?

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you Sir, as far as my knowledge goes this is a restricted publication—only for official use. Those concerned with the Rules of Business are provided these copies and as far as his request for supply of copies to the Senators is concerned, I will have to check up.

Mr. Hasan A. Shaikh: Supplementary Sir. Is it not correct that the Rules of Business are issued under the constitutional provision making it mendatory to the President to issue Rules of Business? If so, how is it that it is restricted?

Rana Naeem Mahmud Khan: The circulation of the Rules of Business, I said, is restricted Sir. I did not say that the Rules of Business are restricted.

Mr. Hasan A. Shaikh: But if circulation is restricted, then it is not available to the public and in compliance with the mendatory provisions of the Constitution, why should the people not have it all over the country?

Mr. Chairman: No, you are correct that the Rules of Business are issued under the authority of the Constitution. The question is whether they should be made available to Members of the Senate or even to the general public, what the Minister replied as I have understood him, is that he would look into this.

Mr. Hasan A. Shaikh: He will look into it.

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Hasan Shaikh: All right Sir.

Mr. Chairman: Next question No. 221.

PROCEDURE TO FOLLOW THE IMPLEMENTATION OF DIRECTIVES OF PRESIDENT AND PRIME MINISTER

221. ***Mr. Javed Jabbar** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the procedure followed to monitor the implementation of directives by the President of Pakistan; and

(b) the procedure followed to monitor the implementation of directives by the Prime Minister of Pakistan?

Sahabzada Yaqub Khan (read by Rana Naeem Mahmud Khan): The procedure followed to monitor the implementation of the directives of the President and the Prime Minister is the same as indicated below:—

(i) The President and the Prime Minister's directives are normally addressed to the Provincial Governors, the Chief Secretaries to the Provincial Governments, Federal Ministers and Secretaries to the Federal Ministries with copies endorsed to the Cabinet Division for monitoring progress of implementation of the directives. Immediately on receipt of a copy of the directive, the Cabinet Division addresses to the Federal Secretary concerned or the Chief Secretary of the Province concerned, as the case may be, to initiate action to implement the directive. These directives are then followed by periodical reminders issued to the concerned agencies at appropriate level.

(ii) The Ministries/Divisions and the Provincial Governments are required to submit monthly progress report on

[Sahabzada Yaqub Khan]

the state of implementation of the President and the Prime Minister's directives to the Cabinet Division.

(iii) In case of slow progress of implementation, the officers of Cabinet Division hold meetings with Ministries concerned to accelerate the pace of implementation.

(iv) Each month, the Cabinet Division submits a summary for the President and the Prime Minister showing the number of directives implemented and tangible progress reported on other directives.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ جو احکامات وفاقی وزراء دیتے ہیں ، اس کا ریکارڈ اور اس پر عملدرآمد کرنے کا کیا طریقہ کار ہے ؟

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you, Sir. The question was regarding the directives of the President and the Prime Minister. As regards directives of Ministers is concerned, I think, the Ministers can only give directives to their own Ministries and there is usually a cell called the 'Coordination Cell' in every Ministry which supervises and coordinates the action on directives given by Ministers.

Mr. Chairman: Thank you. Hasan A. Shaikh Sahib.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, when the President or the Prime Minister gives a directive, is it necessary that it should be addressed to the Governor or to the Chief Secretary? Would the concerned Government Department not take note from the directives published in the newspapers and published otherwise?

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you, Sir.

No, Sir. The note is not taken from publications of newspapers or newsitems by the departments concerned and in case of provinces the Provincial Governments have to receive specific directives from the Secretariats of the President and the Prime Minister before action can be taken.

Mr. Hasan A. Shaikh: Is it not a fact that sometimes the President or the Prime Minister disassociates himself with the written script and makes a statement? Who takes note of it? Why should the concerned Government Department not take a note of it?

Rana Naeem Mahmud Khan: I would presume that it would then be the responsibility of the personal staff of the President and the Prime Minister who usually accompany them to make note of such directives and inform the relevant Ministries and Governments to take action.

Mr. Chairman: Correct. Next question. Jenab Ihsanul Haque Piracha.

PAKISTAN BANKING COUNCIL

222. ***Mr. Ihsan-ul-Haque Piracha** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the expenditure per year incurred on the "Banking Council" during the last 5 years?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The information is given as under:

Year	Expenditure
	(Rs. in million)
1982.	09.485
1983.	12.489
1984	17.889
1985.	26.784
1986.	24.059

<u>میر حسین بخش بنگلزئی</u> : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر گرامی قدر سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ۱۹۸۲ء سے لے کر ۱۹۸۶ء تک بنکنگ کونسل کے اخراجات میں جو اتنا نمایاں اور بہت بڑا فرق نظر آتا ہے جو کہ ۹ ملین سے ۲۴ ملین تک پہنچ چکا ہے بنکنگ کونسل کی کارکردگی اس حساب سے اس وقت تک کیا رہی ہے ؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب کارکردگی درست رہی ہے اور اس کی کچھ وجہ ہے کہ بعد میں کیوں اخراجات بڑھے اگر ۱۹۷۴ء ، ۱۹۷۵ء سے لیا جائے جس وقت یہ شروع ہوئی تھی تو اخراجات کم تھے مثلاً ۷۵-۱۹۷۴ء میں ایک ملین چار عشاریہ چوّن تھے، ۷۶-۱۹۷۵ء میں بھی اسی طرح ایک ملین سے کچھ اوپر تھے، پھر دو ملین، یہ جو بعد میں اضافہ ہوا ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہوئی ہے کہ پاکستان بنکنگ کونسل کا کام زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ۳۹ افسر مزید بھرتی کئے گئے پھر ان کی تنخواہ اور الاؤنسوں میں ریویژن ہوئی اور پھر کچھ وکلاء کو فراڈ وغیرہ کے کیسز میں جو ملٹری کورٹس میں تھے فیسیں ادا کی گئیں، اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو یہ ۱۹۸۴ء میں ۱۷ ملین ہے اور ۱۹۸۵ء میں ۲۶ ملین ہے پھر ۱۹۸۶ء میں ۲۶ ملین سے کم ہو کے ۲۴ ملین ہو گیا ہے۔ تو یہ اس کی مختلف وجوہات ہیں جن کی بنا پر یہ اخراجات بڑھے ہیں اور بنکنگ کونسل بہر صورت اپنا کام درست طور پر کام کر رہی ہے اور جوں جوں اس کا کام بڑھے گا اس کے اخراجات بھی بڑھیں گے ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین صاحب ! میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر صاحب سے ایک اور سوال پوچھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس دوران میں ۱۹۸۲ء سے لے کر ۱۹۸۶ء تک غبن کے کتنے کیسز پکڑے گئے ؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب والا ! یہ نیا سوال ہوگا ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اس کے لئے فریش نوٹس چاہئے ہوگا ۔

Mr. Chairman: Jenab Hasan A. Shaikh Sahib.

Mr. Hasan A. Shaikh: Will the Minister for Finance let us know this aspect of the matter that the work of the banking council is more or less duplication of the work of the banks; whenever compromises or settlements take place in the banks they have to be referred to the Banking Council and they lie there for a year or more before their reply is received that it is accepted or not and by that time the interest increases so much that it goes beyond the capacity of the borrower, is it correct?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Mr. Chairman, there might be some delay in some cases but there is no duplication because

Pakistan Banking Council has a job of its own. It has to coordinate the working and its working is given here which is not in any way duplication of the work of the National Banking Council.

Mr. Chairman: I think, there was a specific question addressed to the Finance Minister on this very issue of duplication and that was properly answered, you can look up the record. Jenab Mohsin Siddiqui Sahib.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Mr. Chairman, May I request the honourable Minister to inform us as to why and when this department established in the State Bank of Pakistan? What was the necessity for having a banking council? Is the State Bank of Pakistan not competent enough to control these five nationalized banks for which another body is created with so much expenditure, so many delays and with no fruitful results?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: I think, Sir, when the Banking Council was formed I think, all these aspects were considered. With your permission, I may give the different functions of the Pakistan Banking Council and the State Bank.

Sir, the main functions of the Pakistan Banking Council entrusted to it through the Banks Nationalization Act, 1974, are as under:

(i)— Formulating operational policy guidelines for the banks;

(ii)— Laying down performance criteria for banks and taking steps for ensuring their observance;

— Evaluating the performance of the banks in the context of operational policy guidelines issued to the banks;
— Determining the areas of co-ordination of the banks;
— Co-ordinating the planning of the operations of the banks and exercising general overall checks on the costs of their operations.
— Appointing these banks and apportioning share of advance among the five banks in respect of consortium loans only in accordance with the resource availability of each bank.

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

The State Bank of Pakistan as the Central Bank of the country exercises control over the entire banking system. Banking Council only pertains to the nationalized banks.

The State Bank of Pakistan as the Central Bank of the country exercises control over the entire banking system with a view to ensuring successful implementation of the monetary policy of the Government and safeguarding the rights of the depositors.

The main regulatory functions of the State Bank of Pakistan relate to the following:

— Issuing of licences to companies to perform banking functions after carrying out detailed scruitiny of the applicants.
— Granting permission to banks to open new branches within and outside the country ensuring that the bank branches perform only banking business as defined in the Banking Companies' Ordinance fixing credit ceilings for each bank in the light of the projected expansion of monetary assets within the country during a particular year and ensuring that the banks do not advance credit over and above the fixed ceilings; ensuring that the banks maintain minimum paid up capital and reserves equal to 7-1/2% of their total demand and the liabilities in Pakistan with a view to ensuring their financial viability . obliging the banks to maintain cash or other liquid assets equal to 35% of the total time and demand liabilities.
— Controlling and regulating advances by banks to ensure that the banks do not overlend.
— Prescribing rates of return on deposits and advances of various kinds.

So, Sir, you will appreciate that there is a difference between the functions of both the bodies.

Mr. Chairman: Thank you. Jenab Mohsin Siddiqui Sahib.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Before the nationalization in 72 all these functions which have been enumerated as those of the

Pakistan Banking Council were being performed by the State Bank of Pakistan and besides these 5 nationalized banks there are only branches of the foreign banks, there are no independent banks in the private sector, therefore, when the State Bank of Pakistan was performing these functions prior to this what was the necessity of creating a white elephant of a banking council and taking away those powers from the State Bank which is definitely an organization of which Pakistanis and Pakistan Government and Pakistan's people must be proud of.

Mr. Chairman: I think the honourable Member is forgetting that the creation of the Pakistan Banking Council is a function of the nationalization law. It came into existence as a result of the nationalization of banks and it is now a statutory institution if you want to eradicate or eliminate or do away with the Pakistan Banking Council then you have to amend the law. So, I think that explains the existence.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Yes, I am obliged but the Minister should consider these observations.

Mr. Chairman: No, it is not for the Minister, it is for you gentleman. The Minister apparently is satisfied with the functioning of the Pakistan Banking Council.

Mr. Muhamamd Mohsin Siddiqui: No, but the Bill and the amendments have to come from them.

Mr. Chairman: And why not from individual Members? Next question Maulana Sami-ul-Haq Sahib 223.

PROJECTS SANCTIONED BY ADBP

223. ***Mr. Ihsan-ul-Haque Piracha** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names and location of the projects sanctioned by A.D.B.P during 1985-86 and 1986-87 alongwith the names of their promoters; and

(b) the total amount of loan advanced so far for these projects indicating their project-wise break-up?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) & (b). The required information is given in Annex-I and II.

The names of the promoters, and the amounts of loan advanced cannot be disclosed as there is a bar in terms of Section 33 (1) of the ADB Ordinance, 1961, which states that no information given by a person applying to the Bank for financial assistance or based on data furnished by such person, shall be disclosed.

Annexure I

PURPOSE-WISE BREAK-UP OF PROJECT LOANS DISBURSED DURING 1985-86

S.No.	Purpose	Amount disbursed (Rs. in million
1.	Poultry Farms.	12.121
2.	Flour Mills	3.995
3.	Silk Industry	1.500
4.	Ginning Factory	2.417
5.	Liquid Sugar Plant	8.872
6.	Soil Culture	0.750
7.	Irrigation System	7.240
8.	Oil Mills	2.792
9.	Wild animal breeding	0.730
10.	Milk Plants	18.040
11.	Green House	0.537
12.	Fish Farms	11.518
13.	Manufacture of Agri Implements	0.425
14.	Manufacture of Tractor components	0.635
15.	Machinery Pool	68.884
16.	Feed Mills	1.928
17.	Rice Husk Wood Plant	11.111
18.	Crop cultivation	4.660
19.	Diary Farms	42.570
20.	Godowns	5.960
21.	Goat Farms	2.760
	Total . .	199.445

Annexure II

PURPOSE-WISE BREAK-UP OF PROJECT LOANS DISBURSED DURING 1986-87

S.No.	Purpose	Amount disbursed (Rs. in million)
1.	Machinery Pool	126.145
2.	Poultary Farms	4.436
3.	Flour Mills	1.000
4.	Ginning Factories	5.000
5.	Fruit Processing	5.797
6.	Livestock	0.928
7.	Oil Mills	49.981
8.	Rice Husk Wood Plant	2.625
9.	Dairy Farms	10.237
10.	Goat Farms	0.989
	Total . .	207.138

جناب چیرمین : ضمنی سوال - کوئی نہیں - اگلا سوال ۲۲۴ مولانا سمیع الحق صاحب -

INTEREST ON ADVANCES GRANTED TO GOVT. SERVANTS

224. ***Maulana Sami-ul-Haq** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that interest is charged on advances given to Government Servants for the purchasing of Motor Car/Motor Cycle/Scooter and bicycle, and if so;

(b) the rate of interest per annum; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to eliminate the interest and treat these loans as *Qarze-Hasna?*

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) The mark-up is charged in the cases where the Government servants concerned are in receipt of profit on their G.P. Fund. However, employees who do not claim profit on G.P. Fund are allowed mark-up free Motor Car/Motor Cycle/Scooter advances. As for bicycle advance, no mark-up thereon is charged by the Government.

(b) The rate of mark-up varies from year to year. The rates thereof since 1982-83 were as under:

1982-83	13.20%
1983-84	14%
1984-85	14.60%
1985-86	14.72%
1986-87	14.66%

(c) No. There is no proposal under consideration to treat the advances as *Qarze-Hasna* either.

جناب چیرمین : ضمنی سوال - نہیں ہے - اگلا سوال ۲۲۵ ، جناب مولانا سمیع الحق صاحب -

ELEGIBILITY FOR APPOINTMENT AS COMMERCIAL SECRETARY

225. ***Maulana Sami-ul-Haq** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether it is a fact that under the existing policy of the Government a government official is in-eligible for appointment abroad as Commercial Secretary, if he has a beard, has more than two children or is more than 50 years old. If so; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to change this policy?

Dr. Mahbub-ul-Haq (read by Begum Kulsum Saifullah): (a) No.

(b) Does not arise.

بیگم کلثوم سیف اللہ خان : جناب چیرمین صاحب! مولانا صاحب جو اس معزز ایوان کے قابل احترام رکن ہے وہ آج یہاں موجود نہیں ہیں میں معزز رکن کی خدمت میں یہ کہنا چاہتی

ہوں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اگر افسر کی ڈاڑھی ہو یا وہ ۵۰ سال کا ہو یا اس کے دو بچے ہوں تو ہم ان کو باہر نہیں بھیجتے۔ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ہوگیا۔ ضمنی سوال جناب بنگلزئی صاحب !

میر حسین بخش بنگلزئی : ضمنی سوال یہ ہے کہ چونکہ بات ڈاڑھی کی چلی ہے اور مولانا صاحب نے اس ضمن میں سوال کیا ہے۔ویسے تعیناتی میں ڈاڑھی والوں اور بغیر ڈاڑھی والوں کا ریشو کیا ہے ؟

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اس کے لئے فریش نوٹس چاہیئے ۔

بیگم کلثوم سیف اللہ خان : نہیں جی میں ان کو جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے کہنے دیجئے ۔ ہمارے سرور کائنات ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر ڈاڑھی تھی تو ہم ڈاڑھی والوں کو کس طرح ignore کر سکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ہم اسلامی مملکت ہیں ۔ اس کے علاوہ آج کل تو فیشن ہے ڈاڑھی کا ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : ہمیں تو آپ کے اس جواب کا پورا احترام ہے لیکن سوال صرف ریشو کا تھا ۔

بیگم کلثوم سیف اللہ خان : ریشو کے لئے آپ مجھے فریش نوٹس دیں تو ریشو بھی بتا دوں گی۔

میر حسین بخش بنگلزئی : وہ مولانا سمیع الحق صاحب دیں گے ۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔

EXPORT PROMOTION BUREAU

226. ***Maulana Sami-ul-Haq** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Commerce be pleased to state the total number of overseas market development exercises that have been undertaken by the Export Promotion Bureau to promote export of various commodities/products in collaboration with the International Trade Centre, Geneva, during the last three years, if none, the reasons therefor?

Dr. Mahbubul Haq (read by Begum Kulsum Saifullah): Four market development exercises were undertaken by the Export

[Dr. Mahbubul Haq]

Promotion Bureau on commodities/products as indicated below:—

— Agricultural Implements	June, 1985
— Cosmetic, Soaps and detergents	Sept., 1985
— Leather & Canvas Footwear	May, 1985
— Sanitaryware and Tiles	Nov., 1985

During the last two years within the framework 20 local supply surveys were also undertaken on items like cosmetics, soaps and detergents, agricultural implements, leather and canvas, footwear, sanitaryware, animal feeds, biscuits, medicinal herbs, gypsum products, dried fruits, cut flask, engineering goods, household tableware, leather accessories, knitted wool, tents, handlooms, construction fittings, glassware, construction material etc.

Out of the above items further action on some items is under examination and if feasible MDAs shall also be considered subject to terminating on 31-12-87. For a number of local supply surveys briefing conclusion was that further follow up action including MDAs not feasible, advisable and accordingly no final action was taken.

جناب چیئرمین: بس یہ جواب کافی ہے۔ ضمنی سوال۔ کوئی نہیں۔ اگلا سوال جناب مولانا کوثر نیازی صاحب۔ اس کا جواب نہیں آیا۔

مولانا کوثر نیازی: جناب وزیر صاحب آ گئے ہیں جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: مجھے بتایا جا رہا ہے کہ یہ فنانس ڈویژن کو ایڈریس تھا لیکن یہ دراصل ورکس ڈویژن کو ٹرانسفر کیا گیا ہے اور یہ صحیح ہے کہ منسٹر صاحب موجود ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی ہاں، وہی جواب دیں گے اور سوال نمبر ۲۲۷ کی بھی یہی صورت ہے اس کا جواب انڈسٹری والے دیں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال ۲۲۹ جناب محسن صدیقی صاحب۔

CUSTOMS DUTY AND SALES TAX ON SPARES OF COMPUTERS

229. ***Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to Question No. 96 at pages 19—21 of the Questions for Oral Answers and their Replies presented in the Senate on 30th July, 1987, and state that whereas there is no customs duty and sales tax on the import of computers and their attachments:

(a) the reason for charging customs duty and sales tax on the import of computer software; and

(b) the reason for charging customs duty and sales tax on the import of spares of computers and computer attachments?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) Computer software such as un-recorded tapes, discs and diskettes are not chargeable to customs duty and sales tax; but recorded computed tapes, discs and diskettes are chargeable to customs duty 40 per cent and sales tax 12-1/2 per cent in order to discourage the import of recorded programmes and to encourage the preparation of recorded programmes within the country.

(b) Computer spares and attachments are subject to import duty and sales tax in order to promote indigenization and to prevent possible misuse of duty free facility in such electronic gadgets as VCRs, videogames etc.

Mr. Chairman: Thank you. Supplementary question Mohsin Siddiqui Sahib.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Mr. Chairman, through your good offices I would like to enquire from the honourable Minister as to why he is including electronic gadgets like VCR and videogames in computer. There he can have an exception for them so far as the duty is concerned and so far as the genuine compute spare parts or the software are concerned which are very necessary and which cannot be made here, why they should not be exempted? Because of certain misuse of certain facility the exemptions can be withdrawn and duty can be charged on them.

Mr. Chairman: Are you making a recommendation or asking a question?

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: I am asking a question, Sir.

Mr. Chairman: Which is the question?

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: The question is that why he is including the luxury items like VCR and all that in computers, why not take the computer so far as its main purposes and uses are concerned separately and exempt them and charge duty on those items which are luxury goods.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, if he very kindly just bears with me in answer (b) I have stated that:

> "Computer spares and attachments are subject to import duty and sales tax in order to promote indigenization and to prevent misuse of duty facility in such electronic gadgets as VCRs, videogames etc."

Mr. Chairman: So, the question is answered.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: I think the question is already answered.

Mr. Chairman: Hasan A. Shaikh Sahib.

Mr. Hasan A. Shaikh. Will the Minister confirm that indigenization has been speeded up in Taiwan in Korea and in Japan because the spare parts were imported free of duty. It is said that it is like cottage industries all over Taiwan.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, so far as this duty is concerned I have explained the reasons and I think the reasons are quite reasonable and we have taken into consideration all these things.

Mr. Hasan A. Shaikh: Will you consider my suggestion that it will help indigenization better?

Mr. Chairman: What he is saying I think if you read the reply:

"Computer software such as un-recorded tapes, discs and diskettes are not chargeable to customs duty and sales tax;".

(Interruption)

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, the component parts are chargeable to duty in Pakistan. They are not chargeable to duty in Taiwan. The result is that Taiwan people collect the computer spare parts from all over the world and send it to Pakistan and we buy it as full computer then there is no duty but it is cheaper for them and not cheaper for us. Why don't we encourage our own cottage industry?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, I will consider the proposal.

Mr. Chairman: Right.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Is the honourable Minister aware of the fact that from the computer software in 1985 Rs. 2.5 lakhs and in 1986 Rs. 3.8 lakhs only were collected as customs duty and for computer spare parts Rs. 32 lakhs in 1985 and Rs. 43 lakhs in 1986 were collected. Now this is such a meagre amount for which a facility which, according to him, is likely to be misused or discourage indegenous production, is it justifiable?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, the reply given in my written answer, I think, fully justifies the reasons why this is done.

Mr. Chairman: It is a question of principle and not of revenue.

Next question.

Tax Payers and Collection of Income Tax

230. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to the Answer to

[Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui]
Question No. 103 asked in the sitting of the Senate held on 30th July, 1987, and state:

(a) the possible number of tax payers in this class and the estimated amount of potential income-tax receipts therefrom;

(b) the number of income tax assessees from this class added to the tax net and the additional amount of tax collected from them as a result of the steps taken by the Department and listed in the answer; and

(c) whether the department is considering the adoption of some new approaches to increase the collection of income tax from this class of tax payers?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Information is not available in the form asked for.

(b) As above.

(c) Income Tax Department is constantly making efforts through internal and external survey to increase the collection of Income Tax from all classes of taxpayers.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Sir, I will draw the attention of the honourable Minister to the first question on which this is based. The question was; why tax is not collected from the people in the category of small shopkeepers and contractors, insurance agents, estate agents, transporters, brokers, suppliers and travel agents? They have not been brought to the net of income tax.

Now, he says that this information is not available.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Not available in the form asked for.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: But in the question it was specifically said that these are the categories and we would like to know what action has been taken to bring them in the income tax net.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, in the reply to that question referred to, *i.e.* Q. No. 103, the answer was:

> "There are no reasons to believe that the tax-payers belonging to the enumerated trades and professions are, as a group, not paying any tax.

Steps taken by the Department to bring small businessmen into the tax net are as under:

- Introduction of a liberal self-assessment scheme.
- External surveys.
- Introduction of computers for compilation and collation of information collected regarding economic activities.
- Establishment of Directorates of Survey and Vigilance.
- Improvement of tax administration in general."

So, about that we have given the information. The answer now is that in the form asked for separate information is not available.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Would the honourable Minister give some time when it can be available because our information is that at least 75% of the categories which have been enumerated in the first question are not assessees.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, the position is that the information with the Department and the Division will not be available in the form asked for. There it is the slab of the income which will be available with us.

Mr. Chairman: And not by profession which will require a separate survey, I think.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Yes, Sir.

Mr. Chairman: Next question No. 231. Mr. Muhammad Mohsim Siddiqui.

REGION-WISE AMOUNT OF INCOME TAX RECEIVED FROM THE ASSESSEES

231. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Finance and Economic Affiars be pleased to refer to unstarred

[Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui]

Question No. 3 asked in the sitting of the Senate held on 30th July, 1987, and state the total number of assessees who paid tax and the amount of tax received from them with region-wise breakup?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) The number of Assessees who paid tax (as on 1-7-1987), was:

	(*Number in million*)
Northern Region	.320
Central Region	.258
Southern Region	.355
Total . .	933

(b) Amount of Tax Received for 1986-87, was:

	(*Rs. in million*)
Northern Region	1953.8
Central Region	1780.5
Southern Region	6620.4
Total . .	10354.7

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Supplementary, Sir. The first thing I would like to point out is that there seems to be some discrepancy because the number of tax-payers as they have enumerated in the National Taxation Report at page 21 is 4,84,000 and here it is about .933 million, I think, or may be more. So, what is the correct position?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, this number is correct. I do not know to which part my friend is referring to but I will get it checked up. The actual position is that the number of total income tax cases as of 1-7-1987 was 12,70,326. Out of these 9,33,005 were live cases. The remaining cases are infructuous. About those four lakh cases to which he is referring to, I shall have to see for further explanation as to which particular part that refers to. I have given the answer as a whole.

جناب چیئرمین : یہ چار لاکھ جو آپ فرما رہے ہیں وہ کس کے متعلق ہیں ؟

جناب محمد محسن صدیقی : یہ ٹیکیشن رپورٹ جو ہے اس کے صفحہ ۲۱ پر ہے -

جناب چیئرمین : کیا چیز ہے ؟

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: That the total number of income-tax payers in the country is 4,84,000.

Mr. Chairman: As of what date?

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Taxation Report is very recent. I do not remember the date of it. It relates to the number of assessees.

Mr. Chairman: This cannot possibly be correct.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: This cannot be correct. I think the context in which that figure is given, that is to be seen.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: I do not say that it is correct. I am just trying to find out the correct position. In my opening sentence I used the word 'discrepancy'.

Mr. Chairman: No. You asked for the total number of assessees by a particular date and the answer specifies the total number of assessees as of that date. If it does not tally with any thing else then put a separate question.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: I am just bringing it to your notice.

Mr. Chairman: Of course this discrepancy may be taken note of.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, I take note of it but firstly the question will be whether it pertains to the same thing, the same question my friend has asked or to some thing else because every thing has to be read in its proper context.

Mr. Chairman: Quite correct.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: I have read it. It says that the tax-payers in the country are 4,84,000. That is given in the Taxation Report.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: To which chapter they are dealing, to which particular section they are dealing? Every thing has to be read in its context before we come to the conclusion that there is any contradiction but I will get it examined if my friend is so keen about it. However, I have answered the question which he has put.

Mr. Chairman: Right.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: My second supplementary is that the answer at part (b) shows that the amount received from:

Northern Region is Rs. 1953.8 million
Central Region is Rs. 1780.5 ,,
Southern Region is Rs. 6620.4 ,,

Would the honourable Minister explain that since the income of the country is divided according to population why steps are not taken in the northern and central regions to enhance the list and have the tax collection made effective?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, the position is that income tax is to be collected from the income-tax payers on the basis of their income. In the southern part of the country people are rich, the industries are more and all those things combined together naturally their share in the payment of these taxes is higher.

Mr. Chairman: Thank you. This brings us to the end of the Question Hours. The rest of the questions will be taken as read.

REPORT OF THE TAXATION REFORM COMMISSION

232. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the action taken on the report of

Question Hour being over remaining questions and their answers were plased on the Table of the House.

the Taxation Reform Commission presented to the Government in December, 1986?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The recommendations of the National Taxation Reform Commission are currently under active consideration by a sub-Committee set up by the Standing House Committee of the National Assembly, on Finance.

COMMISSION/COMMITTEES HEADED BY MR. A.G.N. QAZI

233. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of Commissions/Committees being headed by Mr. A.G.N. Kazi, Deputy Chairman, Planning Commission and the progress made so far in the work of these committees/commissions?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Mr. A.G.N. Kazi, Deputy Chairman Planning Commission is at present heading two commissions, namely, the National Deregulation Commission and Industrial Commission. Most of the work has already been done and some interim reports have been submitted. The final reports are expected in two or three months. As regards committees several committees are being constituted from day to day and in some cases Mr. A.G.N. Kazi has been appointed Chairman. Several reports have already been submitted by him from time to time. Efforts will be made to collect precise data if the period for which the data is required is indicated.

EXCHANGE RATE OF ROUBLE AND RUPEE

234. ***Qazi Hussain Ahmed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the exchange rate of Rouble and Rupee proposed at the time of negotiating a loan agreement with USSR for the setting up of the Steel Mills;

(b) the present exchange rate of the two currencies;

[Qazi Hussain Ahmed]

(c) the exchange rate at the time when the loan was granted; and

(d) if there is no provision in the loan agreement governing the exchange rate, the reasons thereof?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Three different loans were negotiated with USSR for the setting up of the Steel Mills. The exchange rates between Rouble and Rupee in the three agreements were determined as under:—

First Agreement..........................	Rs. 5.29 per Rouble
Second and Third Agreements ...	Rs. 13.2698 per Rouble.

(b) The current exchange rate of the two currencies is Rs. 25.3049 per Rouble.

(c) The exchange rate for each of the three loans when granted was the same as the one determined at the time of negotiating the loans in question.

(d) Relevant provision governing the exchange rate exists in each of the three agreements.

DISPOSAL OF CARS (CUSTOMS) QUETTA

235. ***Nawabzada Jehangir Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that five cars placed at the disposal of the Customs Officers at Quetta, were irregularly auctioned at throw away prices despite public protest against low bidding; and if so,

(b) whether the Government intends to take suitable action against the Collector of Customs, Quetta, for the aforesaid irregularity; and

(c) the steps so far taken by the Government against the persons responsible for it?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The information is being collected and shall be placed before the Senate as soon the same becomes available.

SEIZURE OF CONTRABAND GOODS

236. ***Nawabzada Jehangir Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a huge quantity of contraband goods collusively cleared at Gwadar Airport were subsequently seized at Karachi Airport by the Customs staff concerned.

(b) whether it is also a fact that smuggling is being conducted on a massive scale in Mekran with the connivance of the concerned Customs staff; and

(c) the action taken against Customs Officers responsible for encouraging conniving at smuggling in the said area?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The information is being collected. It shall be placed before the Senate as soon as it is received.

POSSESSION OF PLOTS IN F 11-ISLAMABAD

237. ***Mujahid Burhanuddin Khan:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that allottees of plots in Sector F-11 have not been handed over the possession of their plots; and if so, the reasons for delay and the expected time by which these plots would be handed over to their allottees?

Sahabzada Yaqub Khan: Yes. The possession of plots to the allottees in Sector F-11 has not been given so far. The decision regarding handing over possession of plots to the allottees would be taken after the case of allotments has been decided by the competent authority.

CEMENT FACTORY IN KAHI (NIZAM PUR)

81. ***Maulana Sami-ul-Haq:** Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there was scheme under consideration of the Government for establishing a cement factory in village Kahi etc. of Nizampur area;

(b) whether it is also a fact that a survey was carried out for establishing a Grid Station and a Railway line in that connection and, if so;

(c) the present stage of the said scheme?

Dr. Mahbubul Haq: The requisite information has not so far been received from the Fauji Foundation. It will be placed on the Table of the House as soom as received.

FEDERAL ANTI-CORRUPTION COMMITTEE

166. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the total number of meetings held by the Federal Anti Corruption Committee set up under the Chairmanship of Malik Abdul Majeed from the date of its inception upto 1-9-1987;

(b) the total number of Departments and offices where cases of corruption, embezzlement, and mis-appropriation etc. have come to light and the number of criminal cases registered so far against those at fault;

(c) the total number of cases in which investigation have been completed and reports submitted to the Prime Minister;

(d) the action taken against those persons who were found involved in these irregularities; and

(e) the total amount spent on the said Committee from its inception and upto 1st September, 1987.

Sahabzada Yaqub Khan: (a) Eight.

(b) Inquiries on about 200 cases of corruption and malpractices are in progress against more than 17 Ministries/

Divisions/Departments/Autonomous and Semi-Autonomous Organisations. On the basis of inquiries, 12 cases have so far been established. Eight cases have been registered under different sections of the Pakistan Penal Code while action is in hand on other four cases.

(c) Seven, including those in which *prima facie* cases have been established.

(d) Cases have been registered and concerned individuals have been challaned. Further action will be taken on the finalization of the legal proceedings in the court of law.

(e) An expenditure of Rs. 696,581 has been incurred for the period under report.

Industry-Wise Tax Collection

54. **Syed Mazhar Ali:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether any industry-wise analysis is carried out on national and or regional basis to find out, as a percentage of the turnover, the gross profit, net profit, tax assessed and tax paid by each company belonging to a certain industry;

(b) whether average net profits for each type of industry are calculated and used as a tool to evaluate the income tax returns of companies situated in various income tax zones of the country; and

(c) whether any analysis is also carried out to compare the above averages for similar industries situated in different income tax zones?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) No.

(b) No.

(c) No.

Income Tax Assessees of Different Categories

55. **Syed Mazhar Ali:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total number of income tax assessees in each of the following categories of tax payers who have

[Syed Mazhar Ali]

availed of the facility of self-assessment during the last 3 years in each of the three income tax regions:—

(a) Companies;

(b) Firms, AOPS, and individuals engaged in business; and

(c) Professionals?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: 1. The total number of income tax assessees, who have availed of the facility of self-assessment during the last three years is as under:—

Category	1984-85	1985-86	1986-87
Companies	2188	2244	3535
Registered Firms	29999	29283	36280
Individuals, Un-Registered Firms, Associations of Persons and Hindu Un-Divided Familes.	312,284	354,217	339,307
Total . .	344,401	385,744	379.122

2. Region-wise break up is annexed.

3. Figures in respect of professionals are not available in the form asked for.

Annex.

REGION-WISE BREAK-UP
1986-87

	Companies	Registered Firms	Individuals, Unregistered Firms, Association of Persons and Hindu Undivided Family	Total
	(1)	(2)	(3)	(4)
Southern Region.	1922	13015	119419	134356
Central Region.	1005	10640	94702	106347
Northern Region.	608	12625	125186	138419
Total . .	3535	36280	339307	379122

		1985-86		
Southern Region.	582	8853	127012	136447
Central Region.	762	9572	104230	114564
Northern Region.	900	10858	122975	134733
Total . .	2244	29283	354217	385744
		1984-85		
Southern Region.	1251	10360	109299	120910
Central Region.	419	9534	87436	97389
Northen Region.	448	10105	115549	126102
Total . .	2118	29999	312284	344401

Reversal of Assessment

56. **Syed Mazhar Ali:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether any record is kept and any action taken against the income tax officials, whose assessments, as a result of appeals by the assessees, are reversed by the appellate authorities?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: As a rule, no action is taken against any income tax officer merely because of the reversal of his assessment orders on appeal, nor is any record kept for the purpose.

Foreign Exchange Earnings

57. **Syed Mazhar Ali:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total amount of foreign exchange earned by the builders and developers of the country in the last five years by selling plots, flats and houses to overseas Pakistanis?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The year-wise foreign exchange earnings of builders and developers from July, 1981 to June, 1986 are give below:—

	Rs.
1981-82	27 million
1982-83	36 million
1983-84	49 million
1984-85	32 million
1985-86	8 million
Total . .	152 million

STEMPS TO RASE INCOME TAX COLLECTION

58. **Syed Mazhar Ali:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether any and if so,what efforts have been made to being the following potential tax-payers who are not paying taxes commensurate with their incomes, in the tax net:

Categories of tax-payers

(i) Decoration shops and contractors.
(ii) Cloth shops.
(iii) Shoe shops.
(iv) Tailors.
(v) Readymade garment shops.
(vi) Hoseiry shops.
(vii) Laundries.
(viii) Second-hand Clothes shops.
(ix) Cloth dyeing shops.
(x) Radio, T.V and VCR shops.
(xi) Musical cassettes shops.
(xii) Video-cassettes lending shops.
(xiii) Camera shops.
(xiv) Sport goods stores.
(xv) Schools.
(xvi) Books and stationery shops.
(xvii) Goods carriers.
(xviii) Car dealers.
(xix) Motor-cycle dealers.
(xx) Cycle shops.
(xxi) Car repair garages.
(xxii) Car denting and painting shops.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: There are no reasons to believe that the tax-payers belonging to the enumerated trades and professions are, as a group, not paying any tax.

Steps taken by the Department to bring all businessmen into the tax net are as under:

1. Introduction of the Self-Assessment Scheme.
2. External Surveys.
3. Introduction of computers for compilation and collation of information collected regarding economic activities.
4. Establishment of Directorates of Survey and Vigilance.
5. Improvement of tax administration in general.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جناب شیخ اعجاز احمد اپنے علاج کے سلسلے میں لندن تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس سے رخصت کے لئے درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب اختر نواز خان، اپنی بیماری کی بنا پر ایوان میں ۱۹ تا ۲۰ اکتوبر شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ان تواریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب اکرم سلطان صاحب نے ایوان سے ۱۹ اکتوبر تا اختتام حالیہ اجلاس، رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب قاضی حسین احمد صاحب، اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۸ اور ۱۹ اکتوبر کو ایوان میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے ان دو ایام کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : شکریہ ! اب ایڈجرنمنٹ موشنز کو لیتے ہیں -

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چیئرمین : جی فرمایئے -

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! مجھے رات کو تھائی لینڈ سے ایک ممبر پارلیمنٹ نے فون کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ کی حکومت نے، آپ کے صدر صاحب کے دورے سے پہلے، ہماری حکومت سے یہ درخواست کی تھی کہ ان کو ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری دی جائے - جب یہ تجویز ہماری یونیورسٹی کے سامنے پیش ہوئی تو یونیورسٹی کی سینیٹ نے اسے مسترد کر دیا اور کہا کہ ہم ایک ملٹری ڈکٹیٹر کو یہ ڈگری نہیں دے سکتے - اب ہماری حکومت نے پھر یہ درخواست کی ہے کہ کسی اور یونیورسٹی سے ان کو یہ ڈگری دلا دی جائے - چنانچہ کل تھائی لینڈ کی حکومت نے ایک اور یونیورسٹی سے یہ request کی کہ یہ ڈگری دے دی جائے اور اس نے یہ ڈگری دے دی ...

جناب چیئرمین : پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے ؟

مولانا کوثر نیازی : میں اسی طرف آ رہا ہوں کہ اس طرح کے واقعات سے پاکستان کی بہت زیادہ بدنامی ہو رہی ہے - ان دوروں کی وجہ سے جو کرائسس پیدا ہو رہا ہے میں یہ چاہ رہا تھا کہ اسے تحریک استحقاق کی صورت میں یہاں زیر بحث لاؤں اور کل خود میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا - آپ کی جو رولنگ ہے اس پر میں کچھ نہیں کہوں گا کہ آپ نے اسے چیمبر میں kill کر دیا رات مجھے ۱۲ بجے تین صفحات پر مشتمل آپ کی رولنگ ملی - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس انداز سے موشن kill ہوا ہے وہ مناسب نہ تھا - - - -

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس کے متعلق اگر آپ نے کچھ دریافت کرنا ہے آپ بسرو چشم میرے چیمبر میں تشریف لائیں میں آپ کو پوری وجوہات بتا دوں گا۔ لیکن ہاؤس میں وہ پوائنٹ جس پر رولنگ دی جاچکی ہو raise نہیں کیا جاسکتا۔ جہاں تک آپ آئین کی بات کر رہے ہیں اس میں بھی یعنی جب تک آپ کا وہ تھائی لینڈ کا جو ڈاکومنٹ ہے جس کی بنا پر آپ بات کرتے ہیں بے شک آپ اس کی بنا پر تحریک لے آئیں اگر زبانی ہے تو میں مفروضوں پہ نہیں چل سکتا۔

مولانا کوثر نیازی: میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کا طریقہ کار یہ رہا ہے اور آپ نے نہایت فاضلانہ انداز میں اس ہاؤس کو چلایا ہے۔ یہاں موشن پیش ہوتی ہے متعلقہ وزیر اس پر اعتراضات کرتا ہے پھر آپ اس پہ رولنگ دیتے ہیں۔ اگر تراشے اس کے ساتھ نہیں لگے ہوئے تھے کہ یہ فارن پالیسی سٹیٹمنٹ غلط دیا گیا اور گویا یہ فارن پالیسی فارن آفس نہیں چلا رہا بلکہ جی ایچ کیو چلا رہا ہے تو اس کا طریقہ یہ تھا کہ وزیر صاحب اعتراضات کرتے آپ رولنگ دے دیتے۔

جناب چیئرمین: رولنگز اس پہ دی جاچکی ہیں اور میں نے انہی پرانی رولنگز کے حوالے دیئے ہوئے ہیں کہ یہ چیزیں کئی دفعہ چیمبر میں اسی بنا پہ kill کی گئی ہیں کہ جس ڈاکومنٹ پہ جس مفروضے پہ جو Impunged statement پہ ایک چیز based ہے اگر اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، ثبوت نہیں ہے تو میں ہاؤس کا ٹائم اس پہ waste نہیں کرنا چاہتا۔ تو یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے آپ تشریف رکھیں۔

مولانا کوثر نیازی: میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ میرداد خیل صاحب نے اس دن Coverage کے بارے میں تحریک استحقاق پیش کی تھی آپ کی رولنگز کئی دفعہ اس پہ ہو چکی تھیں لیکن آپ نے اجازت دی یہ تحریک استحقاق پیش ہوگئی۔ مگر یہ جو اہم ترین مسئلہ ہے کہ جو خارجہ پالیسی اور صدر صاحب کے دوروں سے متعلق ہے بین الاقوامی تعلقات سے متعلق ہے آپ نے اسے چیمبر میں kill کر دیا -- --

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ایک tendency یہ رہی ہے کہ کھینچ تان کے کسی طریقے سے صدر کا جو Conduct ہے اسے یہاں پہ زیر بحث لایا جائے ۔ اس پہ میں نے کئی دفعہ یہ عرض کیا ہے کہ اگر آپ صدر صاحب پہ criticise کرنا چاہتے ہیں تو جو آئین میں statutory نوٹس کی ضرورت وہ بے شک دیں ۔ لیکن اس کے بغیر یہ نہیں ہو سکتا ۔

مولانا کوثر نیازی: جناب ان کی ذات پر تو ہم نہیں کہہ رہے ہیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ وہ فگر ہیڈ ہیں ریاست کے، ان کو یہ رول ادا نہیں کرنا چاہئیے ۔

جناب چیئرمین: اس بحث پہ میرے خیال میں وزیر انصاف نے بڑا فاضلانہ بیان دیا تھا اور اس کو آپ مدِ نظر رکھیں ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین: جناب جاوید جبار صاحب اور طارق چوہدری صاحب کی ہیں وہ نہیں ہیں اور ڈیفر کرنے کا کہا گیا ہے تو ان کو ڈیفر کرتے ہیں ۔ جناب برہان الدین صاحب نمبر ۱۰۶ ۔

(I) RE : TELECAST OF DRAMAS CONTAINING ETHICS CONTRARY TO ISLAMIC TRADITIONS

مجاہد برہان الدین خان: میں تحریک کرتا ہوں کہ ٹی وی پر آج کل جو ڈرامے دکھائے جاتے ہیں وہ اسلامی روایات کے برعکس ہیں اور عورتوں اور نوجوان نسل کے لیے بدترین نمونہ پیش کرتے ہیں جو کہ ان کو ماں، باپ کی نافرمانی پر آمادہ کرتے ہیں ۔ لہذا اس پر بحث کریں اور ٹی وی کے ڈراموں کو بہترین بنانے کی کوشش کریں اور ایسے عضوں کو اس سے نکال دیں جو اسلامی تہذیب اور اخلاق کے خلاف ہوں۔ لہذا اس پر بحث کی جائے ۔

جناب چیئرمین: جناب قاضی عابد صاحب، کیا آپ اپوز کر رہے ہیں ۔

قاضی عبدالمجید عابد: جی سر اس کو اپوز کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین: اس پر مزید وضاحت کی ضرورت ہے شہزادہ صاحب ۔

مجاہد برہان الدین خان : جناب عالی بات یہی ہے کہ جتنے ڈرامے ہوتے ہیں اس میں عورتوں کے لباس، ان کی زبانی باتوں سے لے کر کے جتنا کچھ ہوتا ہے وہ اکسانے کی باتیں ہوتی ہیں ۔۔۔۔

جناب چیئرمین : وہ سب صحیح ہوگا یا غلط ہوگا، میں اس میں کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا لیکن جو رولز کے مطابق ہے یہ کسی صورت میں بھی ایڈجرنمنٹ موشن نہیں بن سکتی ۔ تو آپ نے ایک پوائنٹ اٹھایا ۔ اور آپ نے پڑھ بھی لیا ہے وزیر صاحب نے سُن بھی لیا ہے ۔ یہ ایڈجرنمنٹ موشن نہیں ہو سکتی ۔ آپ رول ۱۸۷ کے تحت ریزولیوشن لے آئیں کہ اس پالیسی کو ڈسکس کیا جائے ۔ ایک اور ٹائپ کی موشن لائیں اگر آپ کی باری نکل آئی تو پھر وہ شاید ڈسکس ہو سکے ۔ لیکن ایڈجرنمنٹ موشن کی صورت میں یہ مسئلہ نہیں اٹھایا جا سکتا ۔ دوسری بھی آپ کے نام پر ہے اسے بھی اٹھائیں ۔ نمبر ۱۰۷ ہے اسی نوعیت کی ہے آپ پڑھ لیں ۔

(ii) RE : THE STATUS OF 'KALASH' TRIBE RESIDING IN CHITRAL

مجاہد برہان الدین خان : میں تحریک کرتا ہوں کہ سینیٹ کی کارروائی روک کر اس اہم معاملے پر بحث ہو کہ چترال میں کلاش قوم رہتی ہے جو غیر مسلم ہیں مگر چترال میں وہ نہ عیسائی ہیں نہ یہودی ہیں نہ ہندو ہیں اور نہ ہی پارسی ہیں ان کو دوسری اقلیتوں کے ساتھ شامل نہ کیا جاوے ان کی کل تعداد دو ہزار سے تھوڑی زائد ہے اور ان کا ایک نمائندہ ڈسٹرکٹ کونسل میں ہے اگر یہ کافی نہ ہو تو ہم ان کو چترال کے ڈسٹرکٹ کونسل میں اور بھی سیٹ دے دیں گے ۔ مگر ان کو دوسری اقلیتوں کے ساتھ شامل نہ کیا جائے کیونکہ یہ چترال بلکہ اسلام کے ساتھ بڑی دشمنی ہوگی ۔ لہذا اس پر بحث کی جائے ۔

جناب چیئرمین : اس پہ اگر آپ بحث کرانا چاہتے ہیں تو جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے رول ۱۸۷ کے تحت آپ ایک separate motion لے آئیں اور اگر پرائیویٹ ممبرز ڈے پہ آپ کی باری آنی ہے تو اس پہ بحث ہو سکتی ہے ۔

[Mr. Chairman]

یہ بھی اسی نوعیت کی موشن ہے جو پہلے آپ نے پڑھی ہے - ایڈجرنمنٹ موشن کسی صورت میں یہ نہیں ہو سکتی - بحث کے لیے کوئی اور طریقہ آپ نکالیں -

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! اس طرح کے بہت سارے اہم مسائل لوگوں کے ذہنوں کو agitate کرتے ہیں - ریڈیو اور ٹی وی پر جس طریقے سے اچانک ایک تبدیلی آئی ہے اور اس میں عریانیت کا عنصر جو ہے وہ بڑھا ہے اسی طرح یہ چترال کا معاملہ جو انہوں نے پیش کیا ہے کلاش قوم کے لوگوں کو عیسائی بنایا جا رہا ہے لیکن اسلام کی تبلیغ پر پابندی ہے - اور کلاش قبیلہ میں جو شخص مسلمان ہو جاتا ہے اس کا وظیفہ بند ہو جاتا ہے جب تک کافر ہے اس کو وظیفہ ملتا ہے جونہی وہ کلاش مسلمان ہوا اس کا وظیفہ بند ہو گیا - اس طرح کے اہم امور لوگوں کو agitate کرتے ہیں ان کے لیے جو آپ نے وقت یہاں رکھا ہے آپ کے قواعد کے مطابق ان کے لیے جگہ ہے - ان قواعد کے مطابق وہ یہاں کبھی زیر غور نہیں آ سکتے - سالہا سال گذر جائیں گے مگر ایسا موقع نہیں ملے گا - اس لیے آپ براہ مہربانی ہماری رہنمائی کریں اور اپنے قواعد میں کوئی گنجائش نکالیں - اس طرح لوگوں کے جو اہم قومی امور ہیں اور سینیٹرز بھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں اس کے لیے ایوان میں بات کرنے کا موقع دیں - اگر آپ صرف پرائیویٹ ممبرز ڈے پر رکھیں گے اور پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ریزولیوشنز کی نوبت ہی نہیں آتی ، اس لئے میرا خیال ہے کہ اس کے لیے کبھی موقع نہیں آئے گا -

جناب چیئرمین: میں اتنا عرض کروں گا کہ ہم نے کوشش کی کہ رولز کو revise کیا جائے - اس کیلئے دو تین کمیٹیاں قائم کیں اور اس کے رولز کے revised draft آپ کے سامنے ہیں - اس کو approve کرنا یا نہ کرنا میرا کام نہیں ہے - اس دن بھی میں نے عرض کیا تھا کہ آپ گھوڑے کو دریا پر تو لے جا سکتے ہیں لیکن اس کو پانی نہیں پلا سکتے - اگر ہاؤس کی یہ رائے ہے کہ یہ ترامیم کی جائیں بسروچشم آپ کریں رولز آپ کے سامنے ہیں اس میں مزید ترامیم کی اگر ضرورت ہے تو وہ کریں ایک چیز اور بھی میں

عرض کردوں یہ اس طرح کی موشنز کال اٹینشن نوٹس پہ ہو سکتی ہیں جس کی پروویژن ان رولز میں موجود ہیں لیکن ایڈجرنمنٹ موشن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عام کارروائی جو ہاؤس کی ہے اس کو ایڈجرن کیا جائے کیونکہ ایک معاملہ suddenly ایسی نوعیت کا ہوتا ہے کہ اس کو اسی وقت ہی ڈسکس کیا جائے کلاش میں تو ماشاء اللہ دو ہزار ہیں یا تین ہزار افراد ہیں جب سے دنیا بنی ہے کلاش کے لوگ بھی وہاں آرہے ہیں۔ نہ یہ ایک واقعہ ہے نہ ہی یہ suddenly emerge ہوا ہے جس کے لیے ہاؤس کی کارروائی آپ ایڈجرن کر کے بحث کر سکتے ہیں۔ میرا آپ سے اتفاق ہے کہ رولز میں خامیاں ہیں اور اس کے لئے پہلے ہی ۱۹۸۷ء سے ہم نے وہ رولز ریوائز کر کے آپ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں تو ان کو approve کرنا نہ کرنا یہ ہاؤس کا کام ہے اور وہ پچھلی دفعہ بھی ایجنڈے پہ تھا آپ غور کر لیں اور اگر آپ کو مزید ترامیم چاہئیں تو suggest کر دیں۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! اس کو پاس کرنے میں کون رکاوٹ بنا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: یہ بھی میرا کام نہیں ہے کہ کون رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ یہ آپ صاحبان کا کام ہے کہ کون رکاوٹ ہے اور کون رکاوٹ نہیں ہے۔

قاضی حسین احمد: آپ ہمارے بزرگ ہیں، چیئرمین ہیں۔

جناب چیئرمین: میں اپنی طرف سے کوشش کر رہا ہوں۔

قاضی حسین احمد: آپ ہمیں بتا دیں، گائیڈ کریں کہ رکاوٹ کون ہے۔

جناب چیئرمین: یہی تو میں نے آپ سے عرض کیا تاکہ میں آپ کو دریا بتا سکتا ہوں دریا کا راستہ بتا سکتا ہوں۔

قاضی حسین احمد: آپ نے ہمیں راستہ نہیں بتایا۔ آپ ہمیں گائیڈ کریں کہ اس میں کیا رکاوٹ ہے۔

جناب چیئرمین: بتایا ہے۔ بہرحال آپ کی ایک اور بھی موشن رہتی ہے اس کو بھی پڑھ لیں۔

مجاہد برہان الدین خان: جناب یہ جو جناب نے فرمایا ہے کہ کئی ہزار سال رہ

[Mujahid Burhanuddin Khan]

چکے ہیں لیکن ان کو کسی عیسائی یا ہندو یا پارسی کا حصہ نہیں بنایا گیا تھا۔ اب ان سے پارسیوں کو ووٹ دلا رہے ہیں اس وجہ سے میں اس چیز کو آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کی موشن اس فارم میں نہیں ہے۔ آپ یہ کہیں کہ فلاں دن کو یہ واقعہ ہوا کہ جس میں کوئی مشنری آیا، کسی نے ان کو تبلیغ کی، کسی نے ان کو مجبور کیا۔

مجاہد برہان الدین خان: یہ روزانہ ہو رہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس کو دوسری اقلیتوں کے ساتھ نہ ملایا جائے۔ وہ ہماری اقلیت ہیں وہ چترالی ہیں۔ ہماری قوم ہیں اور وہ نہ ہندو ہیں نہ سکھ ہیں نہ عیسائی ہیں نہ پارسی ہیں ان کو پارسیوں سے کیوں ووٹ دلایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ قاعدہ ۱۸۷ کے تحت موشن لے آئیں۔ پھر اس پر بحث ہو سکے گی۔ نیکسٹ بھی آپ کی ہے۔

On the telecast of sayings of Quaid-i-Azam on P.T.V.

(iii) RE : TELECAST OF SAYINGS OF QUAID-I-AZAM ON P.T.V.

مجاہد برہان الدین خان: جی۔ میں یہی عرض کرتا ہوں کہ ٹی وی پر خبرنامہ کے بعد جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بتاتے ہیں یا قرآن کریم کی آیات لکھ کر اس کا ترجمہ کرتے ہیں اس کے بعد ہی قائد اعظمؒ کا فرمان سناتے ہیں۔ مگر میں یہ عرض کرتا چاہتا ہوں کہ قائداعظم کا فرمان بھی جس زبان میں انہوں نے کیا ہو انگریزی میں یا گجراتی میں تو اسی زبان میں ٹیلی کاسٹ ہونا چاہئیے اور اس کا ترجمہ اردو میں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے آئندہ کی نسلیں مغالطے میں پڑ جاتی ہیں کہ ہمارا قائد اعظم اردو جانتا تھا جب کہ وہ نہیں جانتا تھا۔ لہذا میں اس بات کو جناب کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ وہ اصل زبان میں ہو اور پھر اس کا ترجمہ ہو۔

جناب چیئرمین: تحریک التوا پھر بھی نہیں بنتی suggestion معقول ہے۔ اگر انچارج وزیر اس کو قبول کرتے ہیں تو ہو سکے گا۔ جناب قاضی صاحب۔

(Interruptions)

قاضی عبدالمجید عابد: میں اس پر غور کر کے بتاؤں گا۔

جناب چیئرمین: فرماتے ہیں کہ اس پر غور کر کے بتائیں گے۔ شکریہ!

THE SPECIAL COURTS FOR SPEEDY TRIALS BILL, 1987.

Mr. Chairman: Thank you. This brings us to the end of the adjournment motions. We take up the normal business. Consideration of the Bill to provide for the Establishment of Special Courts............

We were at the second reading or clause by clause reading of this Bill and we have received a number of amendments.

(Pause)

We take up clause 2.

The first amendment is in the joint name of Maulana Kausar Niazi and Qazi Abdul Latif Sahib.

شق نمبر ۲۔ قاضی صاحب! مولانا صاحب تو اس وقت موجود نہیں ہیں۔ آپ پیش کر لیں۔

قاضی عبداللطیف: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قومی اسمبلی کے منظور کردہ صورت میں بل کی شق ۴ کی ذیلی شق (۲) میں وقفہ ونیم وقفہ و الفاظ 'یا رہا ہو' لفظ یہاں 'جاہیے' یہ غلط لکھا گیا ہے' یہ 'رہا ہو' کے الفاظ حذف کئے جائیں۔

جناب چیئرمین: یہ پہلا ہے کلاز ۲ میں۔ شق نمبر ۲ میں جہاں جرم کی تعریف کی گئی ہے۔

قاضی عبداللطیف: جی جی ـ ٹھیک ہے۔ وہاں جو الفاظ لکھے گئے ہیں وہ مبہم ہیں اور اس سے بہت سے خدشات پیدا ہو سکتے ہیں۔ لہذا ہماری یہ تجویز ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی ترمیم پڑھ لیں جو آپ چاہتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: قومی اسمبلی سے منظور کردہ صورت میں بل کی شق ۲ میں ذیلی شق (ج) کو حسب ذیل سے بدل دیا جائے۔ جرم کے معنیٰ وہ جرم جس کی تصریح جدول میں کی گئی ہو۔ باقی الفاظ حذف کئے جائیں۔

Mr. Chairman: Thanks. The amendment moved is:

"That in clause 2 of the Bill as passed by the National Assembly for paragraph (c) the following be substituted:
namely, offence means an offence specified in the schedule".

Mr. Wasim Sajjad: Opposed, Sir.

جناب چیئرمین: آپ اس کی تشریح کرنا چاہتے ہیں کہ کس وجہ سے آپ اس کو بدلنا چاہتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میری گزارش یہ ہے۔ یہاں جو الفاظ لکھے گئے ہیں وہ الفاظ یہ ہیں کہ جرم سے جدول میں درج کوئی ایسا جرم مراد ہے جو حکومت کے خیال میں ۔۔۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ اگر آپ تشریف رکھیں اسی شق میں ایک اور بھی ترمیم کئی اصحاب کے نام سے ہے۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب (۱) میں بھی آپ شامل ہیں۔ اس میں تجویز کیا گیا ہے کہ بل کی شق ۲ کی ذیلی شق (ج) میں سکتے" اور الفاظ حکومت کے خیال میں جو پہلی سطر کے آخر پر واقع ہو رہے ہیں کو حذف کیا جائے۔

This is also opposed.

Now which one we shall take first?
The one is suggesting that the words appearing in clause 2....

(*Pause*)

That the words in the opinion of the Government appearing in paragrpah (c) of clause 2 that should be omitted. Then, there is a more broad amendment which was read earlier by...... I think, we will take this one first.

قاضی صاحب آپ پیش کرنا چاہتے ہیں یا میرداد خیل صاحب ۔ کس نے پیش کرنی ہے ۔

قاضی حسین احمد: جناب میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بل کی شق ۲ کی ذیلی شق (ج) میں درج ذیل ترمیم کی جائے ۔ بل کی شق ۲ کی ذیلی شق (ج) میں "سکتے" اور الفاظ "حکومت کے خیال میں" جو پہلی سطر کے آخر میں واقع ہو رہے ہیں کو حذف کیا جائے ۔

Mr. Chairman: The amendment moved is:

"That in clause 2 of the Bill, as passed by the National Assembly, in paragraph (c) the commas and words 'in the opinion of the Government' be deleted".

Mr. Wasim Sajjad: Opposed, Sir.

Mr. Chairman: It is opposed.

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! جہاں تک مقدمات کے جلد تصفیئے کا تعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک قومی ضرورت ہے ۔ اور اس ضرورت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ۔ لیکن اس کے لیے پورے نظامِ عدل کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اور یہ اس طرح کے قوانین لانے سے بھی نہیں ہو سکتا ، اور جب تک حکومت یہ فیصلہ نہ کر لے کہ ہم نے اینگلو سیکسن لاء کو تبدیل کر کے یہاں اسلامی شریعت کو نافذ کرنا ہے اور موجودہ قانون میں جتنی بھی خرابیاں ہیں ان سب کو دور کرنا ہے تو اس

[Qazi Hussain Ahmed]

وقت تک اس طرح کے قوانین سے یہ مقصد حل نہیں ہو سکتا۔ اور اس طرح کے قوانین سے آپ ایک ایسی حکومت جس کی نا اہلی ثابت ہے ۔ .....

جناب چیئرمین: میرے خیال میں آپ جنرل پرنسپلز کی بات کر رہے ہیں۔ اس پر کل مکمل بحث ہو چکی ہے۔ آپ اپنی ترمیم پہ بحث کریں۔

قاضی حسین احمد: میں اپنی ترمیم کی طرف آتا ہوں۔ وہ بات اس ترمیم سے متعلق ہے جو حکومت اس وقت برسر اقتدار ہے۔ اس حکومت کی نا اہلی ثابت شدہ ہے۔ اس انتظامیہ اور اس سسٹم کی نا اہلی۔ یہ سسٹم فیل ہو چکا ہے۔ بمکمل failure ہے۔ اس مکمل ناکام حکومت کے ہاتھ میں آپ ہتھیار دیں گے اور یہ عدلیہ جو کہ ختم ہو چکی ہے جس کا نظام سارا ڈانواں ڈول ہے اس میں پیوند لگانے سے تو یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ البتہ آپ ایک ایسا راستہ کھول رہے ہیں کہ حکومت غلط طریقے استعمال کر کے اور غلط intentions کے ساتھ اپنے مخالفین کو ہراساں کر سکتی ہے۔ یعنی کسی حکومت کے ہاتھ میں ایسے اختیارات دے دینا جس کا غلط استعمال ہو سکتا ہے۔ اس ملک کی جو تاریخ ہے اس میں یہ غلطی ثابت ہوئی ہے لیجسلیچر کا یہ کام ہے کہ عدل و انصاف کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ پوری دیانت کے ساتھ قوانین پر غور کرے اور اس میں کوئی ایسی خامی نہ رہنے دے جس کو کوئی انتظامیہ، کوئی حکومت غلط طریقے سے استعمال کر سکتی ہے۔ اب اس میں یہ ذکر کرے کہ جرم سے جدول میں درج کوئی ایسا جرم مراد ہے جو حکومت کے خیال میں دہشت ناک وحشیانہ اور اپنی خاصیت کے اعتبار سے سنسنی خیز ہو۔ اب یہ جو حکومت کے خیال میں' والی بات ہے جناب چیئرمین! اس کو کاٹ دیا جائے تو یہ زیادہ عدل و انصاف کے قریب ہو جاتا یعنی ایک ایسا جرم مراد ہے جو کہ دہشت ناک، وحشیانہ اور اپنی خاصیت کے اعتبار سے سنسنی خیز ہو یا اخلاق عامہ کے لیے نفرت انگیز ہو۔ جناب چیئرمین! ہماری جو ساری سابقہ تاریخ ہے وہ اس پہ گواہ ہے اس پہ شاہد ہے کہ سیاسی مخالفین کو نشانہ بنانے کے لیے اس طرح کے قوانین کا سہارا لیا گیا ہے، میں نے خود اس طرح کے مقدمات بھگتے ہیں، میں خود اس طرح کے مقدمات اور قوانین کی وجہ سے جیلوں میں رہا ہوں، حالانکہ میں نے کوئی دہشت ناک سرگرمی میں حصہ لیا ہے اور نہ میں نے کوئی بدامنی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے

میں ملک کا ایک پر امن شہری ہوں اور اسلام کی طرف بلانے والا ہوں لیکن میرے خلاف ملک کے اندر وہ قوانین جو کہ تخریب کاری کے لیے ہیں جو کہ امن عامہ کو خراب کرنے کے لیے ہیں وہ ہمارے بہت سارے ساتھیوں کے خلاف استعمال کیے گئے ہیں، وہ خصوصی عدالتیں جن کا آرڈی ننس پہلے سے یہاں زیر غور تھا اور اس میں ترمیم بھی حکومت نے منظور کی تھی اس کے تحت مقدمات چلائے گئے اور ان کو جیلوں میں ڈالا گیا، ان پر تشدد کیا گیا اگر حکومت کو یہ اختیار بھی دیا جائے گا تو یہ آج جو لوگ جو ہمارے کولیگز ہیں، ہمارے ساتھی ہیں، ہمارے لیے قابل احترام ہیں اگر یہ اختیار حکومت کے ہاتھ میں دے رہے ہیں تو یہ ان کے خلاف بھی کسی وقت استعمال ہو سکتا ہے اس لیے جناب چیئرمین! میں اس میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں اور میں اپنے ساتھیوں سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ "قانون کو دیکھیں یہ نہ دیکھیں کہ آج وہ گورنمنٹ کے بنچز پر بیٹھے ہیں، کل ایسا موقع آسکتا ہے کہ ان کے خلاف خود ان قوانین کو استعمال کیا جائے گا تو میں اپنے سارے ساتھیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ ظلم میں کسی کا ساتھ نہ دیں یا ایسی قانون سازی میں جو ظلم پر مبنی ہے وہ حکومت کا ساتھ نہ دیں کہ

نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ دو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ مت دو۔

میں اپنے ساتھیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ میری اس ترمیم کو منظور کر لیں، جہاں تک دہشت ناک سرگرمیوں کا تعلق ہے ہم سب اس کے مخالف ہیں لیکن اس کو اس طرح سے پیش کرنا کہ حکومت کے خیال میں، تو حکومت تو اپنے ہر سیاسی مخالف پر دہشت ناک سرگرمیوں کا الزام لگائے گی اور انہی عدالتوں کے سامنے ان بیچارے غریب کارکنوں کو جو لوگوں کے حقوق کے لیے، ان کے جمہوری حقوق کے لئے ان کے اسلامی حقوق کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ان لوگوں کو پھر نشانہ بنایا جائے گا اور ان کو سزائیں دلوائی جائیں گی۔

جناب چیئرمین : شکریہ !

قاضی حسین احمد : اگر کوئی جلدی ہے آپ کو تو میں بیٹھ جاتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : جلدی تو نہیں ہے لیکن وہی بات بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں ہے ۔

قاضی حسین احمد : میرا خیال ہے کوئی جلدی ہے ، جلدی میں اس کو پاس کرنے کا ارادہ ہے ۔

جناب چیئرمین : نہیں جلدی میں اس کو پاس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ، جتنا کچھ آپ کہنا چاہیں ، کہیں ۔

قاضی حسین احمد : جس طریقے سے آپ مداخلت کر رہے ہیں اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلدی ہے ۔

جناب چیئرمین : اور کوئی صاحب اس پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب محمد علی خان : پوائنٹ آف آرڈر ، جناب والا ! قاضی صاحب کی تقریر کے دوران میں نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ مداخلت کروں لیکن ایک بات ہے جس کو میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اس میں تو 'عدوان' کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ تو عوام کے لیئے اور قوم کے لیئے ایک سہولت ہے جس کو ہم نے ہاؤس میں مدنظر رکھنا ہے اس میں عدوان کا سوال پیدا نہیں ہوتا ، گناہ کا اس میں کوئی شبہ تک نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ' ہر ایک کا اپنا نقطۂ نظر ہے ۔ اگر وہ اس کو عدوان سمجھتے ہیں تو

He is perfectly entitled to do that.

Qazi Abdul Latif Sahib.

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! قانون کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس میں وضاحت ہو ابہام نہ ہو یہاں جو الفاظ رکھے گئے ہیں " جو حکومت کے خیال میں دہشت ناک ' وحشیانہ اور اپنی خاصیت کے اعتبار سے سنسنی خیز ہو یا اخلاق عامہ کے لیے نفرت انگیز ہو یا جس نے لوگوں یا ان کے کسی طبقے میں عام اشتعال پیدا کیا ہو یا افراتفری یا خوف یا ہراس کا ماحول پیدا کیا ہو" جب آپ نے وہاں دفعات درج کر دی ہیں کہ جدول میں درج شدہ ۳۰۲ ، ۳۰۳ ، ۳۹۶ اور ۳۹۷ کے تحت ہے جو تشریح وہاں ان دفعات کی ہے

پھر یہاں یہ تشریح کرنا کہ اگر ایسے ایسے واقعات اس میں ہوں اور اس میں یہ کہا گیا ہے "کہ حکومت کے خیال میں" اب یہ ایسے الفاظ ہیں کہ جسے عام طور سے حکومت اپنے ہی مقصد کے مطابق استعمال کرے گی میں گزارش کروں گا کہ یہ صرف انہی کے لیے نہیں ہے بعد میں آنے والوں کے لیے ہے قانون جب بنتا ہے تو مستقبل کے لیے بھی ہوتا ہے اور آنے والی حکومتوں کے لیے بھی ہوتا ہے، یہ ایسے الفاظ ہیں کہ جس سے کسی بے گناہ کو بھی گھیرا جا سکتا ہے اور اس کو بلا وجہ مقدمات میں پھنسایا جا سکتا ہے، مثال کے طور پر میں گزارش کروں گا کہ مجھے جو اطلاع ملی با وثوق ذرائع سے کہ کراچی کے اندر اس وقت جو بیس صفر کو یعنی ۱۸ تاریخ کو جو جلوس نکلا تھا اس میں ایک آدمی مارا گیا ہے اور اس میں علماء کے خلاف جو سفید ریش ہیں سن رسیدہ ہیں ۳۰۲ اور ۳۰۷ کے مقدمے رجسٹر کیے گئے ہیں جبکہ ان کی گرفتاری پہلے ہوئی ہے اور یہ فائرنگ اس کے بعد ہوئی ہے، اب اندازہ لگایئے کہ اگر اس طریقے سے یہ قوانین استعمال کیے جائیں گے تو ملک کے اندر افراتفری اور ملک کے اندر یہ دھماکے اور دہشت ناک سرگرمیاں کیسے بند ہوں گی بلکہ ان کے ذریعے سے مزید بڑھیں گی اور اس کو قانونی شکل دی جائے گی۔ گویا کہ یہ ہم قانون کے مطابق کر رہے ہیں۔

میں گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے یہ مبہم الفاظ جو اس کے اندر سارے کے سارے رکھے گئے ہیں ان سب کو اس سے نکال دیا جائے جب وہ دفعات اس میں رکھی گئی ہیں تو ان دفعات کے مطابق وہ کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ! کوئی اور صاحب اس پر بولنا چاہتے ہیں، جی مولانا کوثر نیازی صاحب میں آپ کی توجہ اس طرف دلا دوں کہ آپ کی اپنی بھی موشن ہے جس میں آپ نے offence کو define کیا ہوا ہے، فی الحال جو بحث ہو رہی ہے وہ قاضی حسین احمد صاحب اور قاضی عبداللطیف کی موشنز پر ہو رہی ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب میں اور قاضی عبداللطیف صاحب co-mover ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں یہ دوسری ترمیم ہے خیال یہ تھا کہ پہلے اس کو ڈسپوز آف کر دیں پھر آپ کی ترمیم لیں۔

مولانا کوثر نیازی: اس وقت کون سی زیر بحث ہے۔

جناب چیئرمین: وہ شاید آپ کے پاس ہے یا نہیں ہے وہ آج صبح ہی دی گئی تھی ہم نے اس کو ایڈمٹ کرایا ہے۔ اس پر اگر آپ اظہارِ خیال کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی میں آپ کو سنا ہی دوں، ترمیم یہ تھی کہ

In clause 2 of the Bill, as passed by the National Assembly, the commas and words ", in the opinion of the Government," be deleted.

مولانا کوثر نیازی: ٹھیک ہے جناب اگر میری ترمیم زیر بحث نہیں تو میں نہیں بولنا چاہتا۔

جناب چیئرمین: آپ کی زیر بحث نہیں ہے، اس کے بعد آپ کی موشن لیتے ہیں۔ تو یہ جو قاضی صاحب کی موشن ہے اس پر کوئی صاحب بولنا چاہتے ہیں؟

نواب زادہ جہانگیر شاہ:۔ جی میں بولنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی فرمایئے۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ جنابِ عالی۔ ہر قانون کا ایک منشا ہوتا ہے اور وہ منشا قانون کی دفعات سے ظاہر ہوتا ہے اس قانون کو کس منشا اور کس غرض کے مطابق بنایا جاتا ہے۔ آپ اس قانون کو دیکھئے اس میں سب سے پہلے چار جرائم شیڈول میں رکھے گئے ہیں جس میں نہ تو کرپشن نہ سیاسی گڑبڑ نہ فساد۔ اس قسم کی کسی چیز کو اس میں شامل نہیں کیا گیا۔ اگر اس قسم کی کوئی چیز شامل ہوتی تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ مبادا یہ قانون سیاسی لوگوں کے خلاف استعمال ہوگا مگر اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے قانون میں دفعات واضح طور پر دی گئی ہیں۔ ہمارے ملک میں بدقسمتی یہ ہے کہ لوگ ہمیشہ اسی شخص کو اہمیت دیتے ہیں جو گورنمنٹ کے خلاف بات کرے۔ چاہے وہ صحیح ہو چاہے وہ غلط ہو جو شخص پاکستان کے خلاف ہے تو وہ اچھا لیڈر بن جاتا ہے۔ تمام اخبارات اور تمام لوگ اس کی طرف دیکھتے ہیں۔ لیکن ایک شریف حکومت جو ۸، ۹ سال کے مارشل لاء کو اٹھانے کے بعد ایمرجنسی اٹھانے کے بعد کام کرے تو پتہ لگتا ہے کہ حکومت کی توجہ کس طرف ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم ایسے کام کریں جس سے جمہوریت

پچھلے پچھوڑے مضبوط ہو ۔۔۔۔

جناب چیئرمین : نوابزادہ صاحب اگر آپ ترمیم کی طرف آئیں تو بہتر ہوگا۔ یہ جنرل پرنسپلز جن پر کل بحث ہو چکی ہے آپ دوبارہ نہ اٹھائیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ : میں اس لیے یہ بات کرتا ہوں کہ اس پر غور و خوض کر چکے تھے۔ سینیٹ کی بھی ایک کمیٹی بنی تھی اور یہ بل ایک سال کے لیے ہے ایک سال کے لیے جو قانون ہے اس کو ٹرائی کر لیں اس میں پھر بعد میں امنڈمنٹ ہو سکتی ہے۔ کوئی ایسی چیز آجاتی ہے تو حکومت کے لیے بہت بدترین بات ہوگی کہ حکومت سیاسی انتقام لینا چاہتی ہے یا سیاست کو دبانا چاہتی ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ اعتماد بڑی چیز ہے خواہ مخواہ ایک چیز کو delay کرنے سے کوئی اتنا اچھا تاثر نہیں پڑے گا ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ سینیٹ میں بھی ڈسکس ہوا ہے اور اخباروں میں بھی آجائے۔ بس میں اتنی بات کہنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب برہان الدین صاحب۔

مجاہد برہان الدین خان : جناب والا ! مختصر یہ ہے کہ یہ جو in the opinion of the Government ہے یہ قانون نہیں ہو سکتا ہے قانون ایک مستقل چیز ہے اس میں کسی کا opinion نہیں ہو سکتا ہے یہ چیز صرف حذف ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین : delete کرنی چاہیئے۔ جناب وزیر انصاف صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, this amendment is opposed for the reason that the 'opinion of the Government' has been circumscribed in this definition itself by saying that "in the opinion of the Government is gruesome, brutal, sensational in character, shocking to public morality or has led to public outrage, etc." These are the guidelines for the Government on which to form its opinion. If we take away these words then any transfer of such a case would be subject to attack in a court of law that this case should not be transferred because it does not fall in this category and the very purpose of this law would be lost. So, on the one hand we have given guidelines for the 'opinion of the Government' and on the other, as I have stated earlier also any *malafide* exercise of power is in any case challengeable before the High Court in writ jurisdiction. Therefore, it is unnecessary and this amendment will defeat the very purpose of this Act.

Mr. Chairman: I put the question now.

The question is:

That in clause 2 of the Bill, as passed by the National Assembly, in paragraph (c) the commas and words 'in the opinion of the Government' be deleted.

(The motion was negatived.)

Mr. Chairman: The amendment is rejected.

Next, Maulana Kausar Niazi Sahib.

کوثر نیازی صاحب آپ اپنی امنڈمنٹ موو کریں ۔

مولانا کوثر نیازی: قومی اسمبلی سے منظور کردہ صورت میں بل کی شق نمبر ۲ میں پیراگراف "ج" کو حسب ذیل سے بدل دیا جائے ۔ یعنی "جرم کے معنی وہ جرم ہیں جس کی تصریح جدول میں کی گئی ہو ۔"

Mr. Chairman: Thank you. The Amendment moved is:

"That in clause 2 of the Bill, as passed by the National Assembly, for paragraph (c) the following be substituted, namely: Offence means "an offence specified in the schedule".

Mr. Wasim Sajjad: Opposed.

Mr. Chairman: Maulana Kausar Niazi Sahib.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! آپ سے زیادہ اس بات کو کون بہتر جانتا ہوگا کہ قانون کی زبان انشاء پردازی کی زبان نہیں ہوتی اس کا ایک ایک لفظ نپا تلا ہوتا ہے کیونکہ اس کی تشریح، تعبیر بلکہ کھینچا تانی تک پر بہت سے اثرات مرتب ہوتے ہیں ۔ جناب والا! جدول میں یہ لکھا گیا ہے کہ جرم کی تعریف یہ ہوگی کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان ایکٹ ۴۵ مجریہ ۱۸۶۰ء کی حسب ذیل دفعات کے تحت مستوجب سزا دی جائیں یعنی دفعہ ۳۰۲ دفعہ ۳۰۳، ۳۹۶، ۳۹۷ اور کئی دیگر جرائم جن کا ارتکاب اسی کارروائی

کے دوران کیا گیا ہو یا جس میں مذکورہ جرائم کئے گئے ہوں یا ایسے جرائم کے علاوہ پامال کیا گیا ہو۔ لیکن یہ جدول جو صرف ۴۴ دفعات کا احاطہ کرتی ہے اس سے شق (ج) کے ذریعے سے اس کو اتنا پھیلا دیا گیا ہے کہ اس کے اندر ہر قسم کا جرم سمیٹا جا سکتا ہے بلکہ وہ سیاسی اقدامات بھی جو حکومت سے اختلاف پر مبنی ہوں ان پر بھی انتقامی کارروائی کی جا سکتی ہے میں آپ کے سامنے اس شق کے موجود الفاظ پڑھتا ہوں ان میں کہا گیا ہے " جرم سے جدول میں درج کوئی ایسا جرم مراد ہے جو حکومت کے خیال میں دہشت ناک، وحشیانہ اور اپنی خاصیت کے اعتبار سے سنسنی خیز ہو یا اخلاق عامہ کے لیے نفرت انگیز ہو یا جس سے لوگوں یا ان کے کسی طبقے میں عام اشتعال پیدا کیا ہو یا افراتفری یا خوف یا ہراس کا ماحول پیدا کیا ہو " جناب والا ! اب آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ان الفاظ کے ذریعے کس طرح بہت سے سیاسی اقدامات کو بھی اس قانون کے دائرہ اختیار میں دے دیا گیا ہے پہلے تو یہ کہا گیا ہے کہ سنسنی خیز جو بھی بات ہوگی وہ جرم قرار دی جا سکتی ہے کوئی تقریب جو کسی جلسے میں کی جائے ۔۔۔

جناب چیئرمین : میں آپ کی قطع کلامی نہیں چاہتا لیکن یہ offences جو ہیں صرف اسی کے متعلق ہے کہ وہ gruesome ہوں یا دوسرے تیسرے ہوں جو جدول میں شامل ہیں ۔ جدول سے باہر offences کے متعلق یہ کچھ نہیں کہہ رہا ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! اگر کوئی قتل سنسنی خیز نہ ہو تو وہ قابل دخل اندازی نہیں ہے ۔۔۔

جناب چیئرمین : اس قانون کے تحت دخل اندازی کے قابل نہیں ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : میں عرض کرتا ہوں کہ یہ جو سارے الفاظ ہیں ان سے پھر وہ شک پیدا ہوگا جن کی وجہ سے قومی اسمبلی نے یہ چاہا تھا کہ انہیں نکال دیا جائے تاکہ حکومت کی بدنامی نہ ہو اور حکومت پر یہ الزام عائد نہ ہو کہ وہ سیاسی مخالفین کا گھیراؤ کرنا چاہتی ہے میں کہتا ہوں کہ آنحضور نے فرمایا ہے ۔ تہمت کے موقع سے بچو ۔ ایک تو یہ ہے کہ کوئی کام آپ کریں اور ایک یہ ہے کہ ایسی صورت پیدا کریں جس سے تہمت لگ سکے اس کی بھی ممانعت ہے اس سے یہ خطرہ پیدا ہو سکتا

[Maulana Kausar Niazi]

ہے اور لوگوں کے ذہن میں یہ شبہات جنم لے سکتے ہیں آپ سنسنی خیز اقدامات کو یا جس سے عام اشتعال پیدا ہو۔ کوئی بیان دے دیتا ہے اس سے کہتے ہیں کہ اشتعال پیدا ہو گیا ہے خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے یہ سارے الفاظ جو ہیں یہ بالکل بے معنی ہیں اگر جدول میں اس کی تشریح کر دی گئی ہے دفعات دے دیئے گئے ہیں تو پھر ان الفاظ کو زاید اس قانون کے بل میں پیش کرنا تحصیل حاصل ہے اس لیے کہ قانون جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں ایک اپنی مختلف زبان رکھتا ہے اس لیے اس شق کی جگہ صرف یہ الفاظ کافی ہیں کہ اس (ج) کو ان الفاظ کے ساتھ بدل دیا جائے کہ "جرم کے معنی وہ جرم ہے جس کی تصریح جدول میں کی گئی ہے" اگر یہ کچھ کر دیا جائے تو مطلب پورا ہو جاتا ہے اور یہ تین چار سطریں جس سے مخالفین کو شبہات لاحق ہو سکتے ہیں اور سیاسی جماعتوں کے خلاف سیاسی انتقام لیا جا سکتا ہے یہ شبہات مزید ختم کیئے جا سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : شکریہ! کوئی اور صاحب اس پر اظہارِ خیال کرنا چاہتے ہیں۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب ۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین ! آپ پھر وہ نہ کہیں کہ آپ دہرا رہے ہیں ۔ کیونکہ اس ترمیم کو جو بنیادی روح ہے وہ روح تو ایک ہی ہے اس کا مقصد بھی وہی ہے کہ اس قانون کو سیاسی مخالفین کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے جو نسظام عدل یہاں بن چکا ہے جس طرح کھینچ تان کر یہاں دلائل دیئے جاتے ہیں اور ان کے اندر تمام چیزوں کو سمیٹ لیا جاتا ہے ۔ اسی انداز سے ایسے قوانین کو پہلے سیاسی مخالفین کے خلاف استعمال کیا گیا ہے۔ تو اس لیے جہاں اس کے دائرے میں وسعت آتی ہے اس کی ہم مخالفت کریں گے اور ہم حکومت کو اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے گورنمنٹ بینچز کو بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کے خلاف بھی یہ قانون استعمال ہو سکتا ہے اس لیے قانون کو دیکھتے وقت اور قانون کو بناتے وقت آپ انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھیں اور اس میں جتنی بھی گنجائش کسی ایسی حکومت کو جو ظلم کرنا چاہتی ہو۔ یہ نہ سوچیں کہ ہم کہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ہماری پارٹی کیا کہتی ہے، اور ہم حکمران ہیں بلکہ اللہ کے سامنے اپنے آپ کو جواب دہ تصور کرتے ہوئے انصاف

کے تقاضوں کو پورا کریں ۔ اپنے ملک کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے، عدلیہ کی صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے، جس طرح کا نظام ہے، جس طرح کی انتظامیہ ہے، جس طرح کی حکومت ہے، جس طرح کے لوگ حکومت کے اندر ہیں، ان سب کو سامنے رکھتے ہوئے یہاں قانون بنائیں ۔ آپ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ اس قانون کو سیاسی مقاصد کے لیے اور اپنے مخالفین کے خلاف بھی استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ صرف یہ قانون سیاسی مخالفین کے خلاف ہی استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ ذاتی مخالفین کے خلاف بھی استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ قاضی عبداللطیف صاحب نے اس کی مثال بھی دے دی ہے کہ ابھی حال ہی میں ۳۰۲ اور ۳۰۷ کے اور اسی طرح کے اور مقدمات لوگوں کے خلاف قائم کیے گئے ہیں جو کہ سیاسی مخالفت اور پولیس نے ذاتی عناد کی وجہ سے قائم کئے ہیں ۔ پولیس اپنے آپ سے ایک ذمہ داری ہٹانے کے لیے اس طرح کے مقدمات دائر کر دیتی ہے ۔ موجودہ جو فضا ہے ملک کی اور جو ہمارا معاشرہ ہے، اس میں قانون بنانے والوں پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ کوئی غلط قانون بنا کر ایسی حکومت اور ایسی انتظامیہ کے ہاتھ میں دینا، ایک ظلم کا ہتھیار دینے کے مترادف ہے ۔ آپ ظلم کا ہتھیار دے سکتے ہیں اور اس طریقے سے آپ دے رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین : بہت شکریہ، کوئی اور صاحب ۔ ۔ ۔

قاضی عبداللطیف : میں جناب پہلے بھی گزارش اس سلسلے میں کر چکا ہوں اور میں اب بھی یہی گزارش کروں گا کہ قانون کے الفاظ واضح ہونے چاہیں ۔ یہ مبہم الفاظ ہیں، اور ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ ۳۰۲ اور ۳۰۳ کے اندر وہ ترامیم کرانا چاہتے ہیں یا اس کے اندر وہ اس کو سمونا چاہتے ہیں ۔ اگر ان کو، ان میں سمویا جائے گا تب بھی اس میں ترمیم ہو گی ۔ جب ان دفعات کے اندر وضاحت موجود ہے تو پھر یہ تشریح یہاں شامل کرنا کہ " یہ اقدام دہشت ناک ہوں اور نفرت انگیز ہوں " وغیرہ وغیرہ، یہ ایسے الفاظ ہیں جن سے یقیناً شبہات پیدا ہو سکتے ہیں اور ان کو غلط طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس ترمیم کو منظور کیا جائے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب میرداد خیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : حقیقی بات یہ ہے کہ جو ترمیم دی گئی ہے یہ حقیقت پر مبنی

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم جو بھی مسائل یہاں پیش کریں، اس سے ملک کی فلاح و بہبود ہو، اس بات کو انانیت کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیئے کہ چونکہ یہ بات حزب اختلاف نے پیش کی ہے اس لیئے حکومتی اراکین سمجھیں کہ یہ اچھا اقدام نہیں ہے کہ ہم حزب اختلاف کی بات مانیں ۔ اصل میں بات ضمیر کی ہے، ضمیر جو ہے وہ ہر جگہ اور ہر موقع پر واضح طور پر بیان کیا جا سکتا ہے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر اس طرح یہ قوانین نافذ العمل ہوں، ان کے نفاذ کے بعد اگر یہ حکومت تبدیل ہو جاتی ہے تو بھی اگر چاہے تو ان کو جاری رکھ سکے ورنہ ان میں ترمیم کر لے ۔

جناب والا ! سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ ملک میں قوانین قرآن و سنت کے مطابق نافذ ہوں ۔ اس طرح سے ہر ایک مسئلہ حل ہو سکتا ہے ۔ اس لئے جو ترمیم پیش کی گئی ہے، اس کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب وسیم سجاد صاحب ۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I oppose this amendment. It has been once again stated that there is a possibility that this law may be used as a measure of political victimization. Mr. Chairman, this matter was discussed at length in the National Assembly, considered by a Special Committee formed for this purpose and all possible care was taken that this law should not be used, and there should be an impossibility as far as the use is concerned, for political purposes. It is with this purpose that the offence was defined to mean offence specified in the schedule and the offences were specified. Only four offences were given and all other offences which even remotely could be used for political purposes were excluded. But I may state at this stage Sir, that the ultimate guarantee that a law will not be used for political purposes is not the law itself but fundamental rights guaranteed to the citizens. The fact is that there is no emergency in the country, the fact is that the courts are free and independent and that is the ultimate guarantee of the freedom of the people of Pakistan.

Sir, I know why the Members are expressing this apprehension. We have known some regimes who called themselves democratic and misused the law of the land and they were able to do so Sir, because at

that time there was emergency in the country and fundamental rights had been taken away and the powers of the courts had been totally restricted. But we are considering this law in this environment in which the courts today are independent and we hope Sir, that the traditions which are being set will endure and *Insha Allah,* nobody will have the courage to take away the freedoms of the people of Pakistan.

Sir, the amendment which has been moved in fact, in my opinion will widen the scope of this bill because at the moment we have specified four offences and we have given the guidelines to the Government that within those four offences--only those which are gruesome, brutal etc., etc., only those can be be transferred for trial to a Special Court. And we have to also see Sir, that the Special Court, what is it instead of having a Sessions Court trying an offence, we now have a High Court Judge or a Former High Court Judge or a Sessions Judge qualified to be a High Court Judge trying this offence. In a normal case appeal goes to the High Court, this appeal will also go to the High Court. From the High Court we go by leave to the Supreme Court. Under this law we will go by leave to the Supreme Court. So, there is absolutely no possibility of misuse. I know why the Members are expressing this apprehension. It is because of the past experience of dealing with the regime which did not respect any law or any rights. There is no possibility that these can be misused and therefore, I oppose this amendment Sir.

Mr. Chairman: Thank you.

قاضی عبداللطیف: جناب والا! ---

جناب چیئرمین: میرے خیال میں آپ تو اظہارِ خیال کر چکے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: نہیں حضرت، میں اس کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

قاضی عبداللطیف: میں تقریر نہیں کروں گا۔ میں صرف وزیر صاحب کی تقریر کے بارے میں عرض کروں گا کہ ہم نے اپنی تقریر میں جن خدشات کا اظہار کیا تھا ان کا انہوں نے اپنی تقریر میں جواب نہیں دیا۔ ہم نے یہ گذارش کی تھی کہ قانون کی زبان واضح اور صاف ہونی

[Qazi Abdul Latif]

چاہیئے۔ یہاں اس میں ابہام ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ان چار دفعات کی وضاحت اور صراحت کردی گئی ہے تو اس تشریح کی یہاں داخل کرنے کی وجوہات کیا ہیں جب وہ چار دفعات وہاں خود مصرح ہیں اور ان کی اپنی تفصیل موجود ہے، اور آج تک مقدمات ان پر چلتے رہے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ الحمدللہ، وزیراعظم صاحب آج خود یہاں موجود ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ جس طریقے سے وہاں انہوں نے دوبارہ اس پر غور کرنے کے لیے اپنی پارٹی کی میٹنگ کی، میں ان سے دوبارہ اپیل کروں گا کہ مہربانی کر کے یہ ابہام بھی دور کیا جائے اور جو مبہم الفاظ رکھے گئے ہیں، ان پر دوبارہ غور کیا جائے۔ وہ چار دفعات جب اپنے مندرجات کے لحاظ سے واضح اور صریح ہیں، اور آج تک ان کے تحت مقدمات چلتے رہے ہیں تو اس عبارت کے لگانے کی ضرورت کیا ہے۔ اس بات کا جواب ہمیں دیا گیا ہے۔ صرف اپنی نیت کی صفائی کے بارے میں انہوں نے یقین دلایا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمیں ان کی نیت پر کچھ شبہ ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ قانون ہر ایک کے لیے ہوتا ہے اور آپ شاید کل نہ رہیں، کوئی دوسرا آئے گا۔ تو پھر وہ بھی اسے استعمال کرے گا لیکن یہ جو اس کے اندر ابہام ہے اس ابہام کو آپ اس کے ساتھ کیوں منسلک کرنا چاہتے ہیں اس کی کیا ضرورت پڑی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب وسیم سجاد صاحب۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! اس قانون میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ صرف ایک غلطی، جو میں سمجھتا ہوں وہ ترجمہ کی ہے غالباً اردو ترجمہ میں "حکومت کے خیال میں" ترجمہ کیا ہوا ہے۔ دراصل ترجمہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ "حکومت کی رائے میں"۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے اس جرم کی جو ڈیفینیشن کی ہوئی ہے، اس میں رہنما اصول بھی دیئے گئے ہیں۔ اور واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ ان جرائم میں سے، جن کا جدول میں ذکر کر دیا ہے ان میں سے وہ جرائم ٹرانسفر ہو سکیں گے جو brutal ہوں، جس کی وضاحت وہاں پر کئی گئی ہے۔ اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: قاضی صاحب، یہ تشریح پہلے بھی کی گئی تھی، بات یہ ہے کہ ۲-۳ کے جتنے offences ہیں، جو میرے خیال میں ۵۰۰ یا ۶۰۰ زیادہ ہوتے ہیں، سب کے سب اس کورٹ کے یا اس قانون کے تحت نہیں آئیں گے، یعنی سب پر اس قانون

کا اطلاق نہیں ہوگا صرف قتل کے ان مقدمات کا جو اس ڈیفینیشن کے تحت آتے ہیں، جو یہاں انہوں نے دی ہوئی ہے، فیصلہ اس قانون کے تحت کیا جائے گا۔ میرے خیال میں اس میں ابہام تو کچھ نہیں ہے۔

قاضی عبداللطیف: ٹھیک ہے، یہ مقدمات ان کے تحت نہیں آتے چاہئیں۔ اور اس کے اندر نہیں ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ آپ خود ہی یہ اندازہ لگائیں کہ اس میں جو الفاظ ہیں۔ ایک یہ خود فرما رہے ہیں کہ یہاں غلطی ہے کاتب کی، "حکومت کی رائے میں" کی بجائے اور "حکومت کے خیال میں" ترجمہ کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں اس میں اتنا فرق نہیں پڑتا لیکن یہ جو الفاظ ہیں کہ مثلاً اخلاق عامہ کے لیے نفرت انگیز ہو۔ جس نے لوگوں یا ان کے کسی طبقے میں عام اشتعال پیدا کیا ہو یا افراتفری یا خوف و ہراس کا ماحول پیدا کیا ہو یہ ایسے الفاظ ہیں جو ہر کسی کے خلاف استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیے کہ اگر اس میں ابہام نہیں ہے تو پھر ابہام کس کا معنی ہیں۔؟

جناب چیئرمین: صرف اسی صورت میں کہ اگر وہ صرف چار دفعات جو دیئے گئے ہیں ان کی تعریف میں یہ آتے ہیں۔ جیسے پہلے بھی میں نے عرض کیا تھا کہ اس سے باہر اور کچھ نہیں ہے۔ بہرحال۔

I will put the question, now.

The question is:

"That in clause 2 of the Bill, as passed by the National Assembly, for paragraph (c) the following be substituted: namely, offence means an offence specified in the schedule".

(The amendment was negatived)

Mr. Chairman: I will now put the clause.

The question is:

"That Clause 2 do stand part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill.

We take up clause 3:

There are amendments to clause 3 as well.

The first one is in the name of Qazi Hussain Ahmed Sahib, Qazi Abdul Latif Sahib and Abdur Rahim Mir Dad Khel Sahib.

جناب آپ پڑھ لیں -

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! میں بل کی شق نمبر ۳ میں موجود الفاظ "فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کو" قانون کے الفاظ "اسلامی قانون" سے بدل دیئے جائیں، کی تحریک پیش کرتا ہوں -

Mr. Chairman: The amendment moved is:
"That in clause 3 of the Bill, as passed by the National Assembly, for the words 'in any other law for the time being enforced', the words 'Islamic Law' be substituted".

Mr. Wasim Sajjad: Opposed, Sir.

جناب چیئرمین: جناب آپ وضاحت کریں -

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! بحیثیت ایک مسلمان کے میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں ہر موقع کو استعمال کروں اس بنیادی خامی کی طرف متوجہ کرنے کے لیئے کہ اس ملک میں قرآن و سنت کو بالادستی حاصل نہیں ہے اس ملک کا بالاتر قانون قرآن و سنت نہیں ہے. یہاں جس طرح قرارداد مقاصد کا تقاضا ہے کہ اس ملک میں اللہ کی حاکمیت کو بالفعل قبول نہیں کیا گیا ہے اور اسی لیئے میں نے ترمیم پیش کی ہے کہ کسی "دیگر قانون" کو "اسلامی قانون" سے بدل دیا جائے تو کم از کم اس بل کی حد تک یہ ممکن ہو سکے گا کہ اسلامی دفعات کے خلاف اگر کوئی چیز اس بل میں اس قانون میں پائی جاتی ہے تو وہ حذف ہو جائے گی وہ خود بخود اس ریفرنس سے حذف ہو جائے گی-

جناب والا: اسلامی ....

جناب چیئرمین : قطع کلامی معاف لیکن یہ جو آپ فرما رہے ہیں۔ اس کا اثر بالکل ہی الٹا ہوگا۔ اگر آپ اس کو پڑھ لیں تو......

قاضی حسین احمد: یہ اصل میں غلط طریقے سے put up کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: ہاں یہی نظر آتا ہے۔ ترمیم کے الفاظ صحیح نہیں ہیں۔ آپ کا مطلب کچھ اور ہے اور ترمیم کے الفاظ کچھ اور ہیں۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! میں یہ درخواست کروں گا کہ اگر اس ترمیم کو اس طریقے سے پڑھا جائے کہ بل کی شق ۳ میں موجود الفاظ فی الوقت نافذالعمل......

جناب چیئرمین: جو آپ کا ارادہ ہے وہ ماسوائے اسلامی قوانین کے ہے۔

قاضی حسین احمد: جی ہاں۔

Mr. Chairman: Then it would read:

"That the provision of this Act shall have effect notwithstanding anything contained in the court or in any other law for the time being enforced, except Islamic Laws".

قاضی حسین احمد: جی ہاں۔

جناب وسیم سجاد: سر یہ withdraw کر لیں انہوں نے غلطی سے دے دی ہے۔

قاضی حسین احمد: جناب میں withdraw کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: تو ہاؤس کی اجازت چاہیئے withdrawal کے لئے کیا اجازت ہے

(The amendment was withdrawn)

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! میں عرض کروں گا کہ اگر حضور والا اجازت دیں تو قاضی صاحب کی ترمیم کو صرف ان الفاظ کے ساتھ بدل دیا جائے کہ "اس ایکٹ کے احکام مجموعہ قوانین یا فی الوقت نافذالعمل کسی دیگر قانون میں شامل ماسوائے اسلامی قوانین کے" وہ ہو جائے گی تو ترمیم اپنی جگہ مؤثر رہے گی۔ فی الوقت ماسوائے اسلامی قانون، ترمیم تو اپنی جگہ رہے۔

جناب چیئرمین: ترمیم تو نہیں رہ سکتی۔

مولانا سمیع الحق: مطلب یہ ہے کہ زبانی اگر آپ اس کی اجازت دیں۔

جناب چیئرمین: نئی ترمیم آپ move کریں میں آپ کو اجازت دے دیتا ہوں۔

مولانا سمیع الحق: میں زبانی یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ یہ ترمیم اس طرح بدل دی جائے کہ ماسوائے اسلامی قوانین کے۔ وہ کسی حالت میں غیر موثر نہ رہے باقی سارے قوانین پر تو یہ لاگو ہو اس کو بالادستی ہو جائے لیکن اسلامی قوانین سے اس کا استثناء کر دیا جائے۔

Mr. Chairman: The earlier amendment has been withdrawn and the new amendment will read as follows:

"The provision..... pardon.

حاجی محمد سیف اللہ خان: سر withdraw کی اجازت لے لیں۔

جناب چیئرمین: وہ تو ہوگئی۔ میں نے ہاؤس کو put کیا انہوں نے ہاں کہہ دی آپ شاید متوجہ نہیں تھے۔ اس کی جگہ وہ دوسری ترمیم لے آئے۔ Chair کے اختیار میں ہے کہ وہ اجازت دے سکتی ہے۔

مولانا سمیع الحق: حضرت! میں نے زبانی پیش کر دی آپ اس پر غور کریں۔

جناب چیئرمین: اچھا۔

So, then a fresh amendment is:

"That the provision of this Act shall have effect notwithstanding anything contained in the court or in any other law for the time being enforced, except Islamic Laws".

Mr. Wasim Sajjad: Oposed, Sir.

جناب چیئرمین: آپ تشریح کریں۔ کچھ تشریح قاضی حسین احمد صاحب نے کی تھی۔

مولانا سمیع الحق: حضرت یہاں یہ ترمیم نہایت ضروری ہے اور اس کے بارے میں میری اراکین سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اتنی آسانی سے اپوز نہ کریں۔ اس کے اثرات کہاں کہاں پڑ سکتے ہیں ایمان اور عقیدت کا معاملہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ حکومت کہہ رہی ہے کہ ہم قوانین کو اسلامی بنا رہے ہیں کافی قوانین کو اسلامی بنانے کی سفارشات بھی مرتب

ہو چکی ہیں، نظریاتی کونسل اور شریعت کورٹ نے بھی کام کیا ہے یا اگر حدود آرڈیننس اور اس قسم کے قوانین نافذ ہیں جو قرآن و سنت پر مبنی ہیں تو ان خصوصی عدالتوں کے ایکٹ میں باقی سب قوانین پر تو لاگو ہو لیکن یہ کسی اسلامی قانون پر اثر انداز نہ ہو کہ یہ ایکٹ اس کو باطل کر دے یہ تو گویا بہت بڑی افسوس کی بات ہو گی کہ اسلامی مملکت میں آئے دن کوئی نہ کوئی ایسا بل لایا جائے جس سے اسلامی قوانین پر بھی خط نسخ کھینچا جا سکے۔ تو کم از کم اسلامی قوانین کو تنسیخ سے بچانا ضروری ہے۔ اور جہاں کہیں اسلامی قوانین سے اس بل میں تصادم آئے وہاں اسے غیر مؤثر سمجھا جائے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I think, it is my duty to point out that the *Quran* and Sunnah is the supreme law according to the Constitution of Pakistan. There should be no doubt about it and as I have stated on several occasions, the Constitution of Pakistan contains a complete machinery for the introduction of Islamic Order in Pakistan. In this context Sir, I would like to draw attention to Article 227 which says:

> "That no law shall be made which is contrary to the Injunctions of Islam as laid down in the *Quran* and Sunnah"

Moreover, Sir, we have three stages at which to ensure that no law is made in the country which is contrary to the Injunctions of the *Quran* and Sunnah. The first stage is the legislature itself. The second stage is that if there is any doubt we can ask the advice of the Council of Islamic Ideology. If despite that there is some flaw then the *Shariat* Court either on its own motion *suo moto* on the application of any other person can examine the law to say whether it is against the *Quran* and Sunnah or not. Therefore, as a complete code and no law will remain in Pakistan on the statute book which is contrary to the Injunctions of the *Quran* and Sunnah. The Constitution ensures that and, therefore, it is not necessary to mention it in these laws because it is only going to create confusion. The Constitution ensures the supremacy of the *Quran* and Sunnah. Therefore, it is opposed, Sir.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! وزیر انصاف نے جو کچھ فرمایا۔ میرے خیال سے

[Qazi Abdul Latif]

اس موضوع سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ یہاں پر جو الفاظ کہے گئے ہیں۔ تو وہ یہ ہیں۔ اس ایکٹ کے احکام مجموعۂ قوانین یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود مؤثر ہوں گے۔ یہ الفاظ عام ہیں جو سب پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ اور اسی کے متعلق مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا کہ اگر اس میں یوں کہا جائے کہ فی الوقت نافذ الوقت سوائے اسلامی قوانین کے دیگر تمام پر حاوی ہوں گے یا اس پر غالب رہیں گے موثر ہوں گے تو میرا خیال ہے پھر اس کے اندر وہ اسلامی قوانین اس سے یقیناً محفوظ ہو جائیں گے۔ یہ بات کہہ دینا جس طریقے سے بار بار ہمارے محترم وزیر صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ اسلامی قوانین بنانے کے لئے بار بار ضمانتیں دی گئی ہیں اور طریقہ کار متعین کیا گیا ہے۔ میں گزارش کروں گا وہ خوب جانتے ہیں اس کو کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹوں کی سفارش کی حیثیت کیا ہے اور آج تک اس پر کتنا عملدرآمد کیا گیا ہے۔ وہ رپورٹیں ایوان میں پیش ہوئی ہیں لیکن ایک مرتبہ اس پر بحث کرنے کے بعد اب وہ سرد خانے میں پڑی ہوئی ہیں اور ان کو یہاں آنے نہیں دیا جاتا۔ جتنے تک وفاقی شرعی عدالت کا تعلق ہے آپ اندازہ لگائیے کہ دفعہ ۲۰۳ میں وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے جو ترمیم کی گئی ہے آپ اندازہ لگائیے کہ وہاں یہ ہے کہ اس میں پانچ جج تو وہ ہوں گے......

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس ترمیم کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔

قاضی عبداللطیف: انہوں نے جو کچھ فرمایا ہیں اس کے متعلق کہہ رہا ہوں۔ اس سے غلط فہمی ہو رہی ہے انہوں نے فرمایا کہ جو اس کے لئے طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ ہمارے سوال کا جواب تو انہوں نے دیا نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کے اندر علماء کی اہلیت کا ذکر بھی نہیں ہے کہ ان کی کوالیفیکیشنز کیا ہوں گی۔ جو وفاقی شرعی عدالت کی ترکیب ہے ججز کے لئے تو یہ ہے کہ فلاں فلاں کوالیفیکیشنز والا ہوگا۔ فلاں لیاقت والا ہوگا فلاں ڈگری والا ہوگا۔ لیکن علماء کے لئے صرف یہ الفاظ رکھے گئے ہیں کہ زیادہ

سے زیادہ تین علماء ہوں گے۔ جو اسلامی قانون کا وافر علم رکھتے ہوں اور وافر علم یہ ایک مبہم الفاظ ہیں جس طریقے سے وہ انہوں نے پہلے قانون کے اندر رکھے تھے۔ میرے خیال میں صرف الفاظ رکھ کو سمجھنا کہ مجھی اس سے اسلامی قوانین محفوظ ہوگئے ہیں یہ زیادتی ہوگی۔لہذا اس ترمیم کو کھلے دل سے منظور کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: یہ جو آپ فرما رہے ہیں اس کے لئے آپ کوشش کریں۔

مولانا سمیع الحق: میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ جناب وسیم سجاد صاحب بھی جب اصولی طور پر ہمارے ساتھ اتفاق کر رہے ہیں کہ ہم قرآن وسنت کو سپریم لاء سمجھتے ہیں اور تمام اسلامی قوانین کو بالادستی دیتے ہیں تو اب اس میں حرج کیا ہے پورے ایوان کو ایک اجر ملے گا کہ اسلام کا ان کو ہر جگہ احساس ہے۔ اب اگر ان کو آپ غالب بناتے ہیں دفعہ ۳ سے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی اسلامی قانون ہوگا بھی تو وہ منسوخ سمجھا جائے گا۔ تو ظاہر ہے یہ بہت بڑا نقصان ہوگا۔ اس لئے سارے ایوان سے میری اپیل ہے اور جناب وسیم سجاد صاحب سے بھی۔ اس میں آپ کا حرج کیا ہے اور تکلیف کیا ہے۔ اسلامی قوانین کو مزید ایک تحفظ مل جائے گا۔

جناب چیئرمین: آپ کچھ کہنا چاہیں گے

جناب وسیم سجاد: جناب تحفظ ملا ہوا ہے۔ آئین تحفظ دیتا ہے۔ جو سب سے اعلیٰ قانون ہے بالاتر قانون ہے اور یہ سب اس کے تابع ہیں۔اس لئے کوئی خطرے کی بات نہیں ہے اسلامی قانون محفوظ ہے۔ آئین اس کی حفاظت کرتا ہے اور ہم سب مسلمان اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق: پھر یہ جو ایک ہے یہ آئین کو منسوخ کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں بار بار آپ کو اس چیز پر اجازت نہیں دی جا سکتی کہ آپ اس پر بولیں۔ جہاں تک قاضی عبداللطیف صاحب کا تعلق ہے آپ جو فرما رہے ہیں وہ آئینی خامی ہوگی۔ لیکن آئین میں ترمیم اس بل سے تھوڑی ہو سکتی ہے۔ بہر حال؛

[Mr. Chairman]

The question is:

that the fullstop appearing at the end of clause 3 should be removed and the words, "except for Islamic Laws", should be added.

(The amendment was negatived)

Mr. Chairman: Next clause 3. The question is:

that clause 3 do stand part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. We take up clause 4. There is an amendment in the name of Maulana Kausar Niazi and Qazi Abdul Latif Sahib.

مولانا صاحب آپ اپنی ترمیم move کریں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! ہماری ترمیم یہ ہے: کہ قومی اسمبلی کی منظور کردہ صورت میں بل کی شق ۴ کی ذیلی شق (۲) میں وقفہ اور نیم وقفہ اور الفاظ "یا رہا ہو" حذف کئے جائیں

Mr. Chairman: The amendment moved is:

"That in clause 4 of the Bill, as passed by the National Assembly, in sub-clause (2), the commas and words "or has been," be deleted."

Mr. Wasim Sajjad: Opposed, Sir.

جناب چیئرمین: جناب مولانا صاحب فرمائیے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! کل اس موضوع پر میں تفصیل سے اظہار خیال کر چکا ہوں اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ جس صورت میں یہ بل پیش ہوا تھا اگر یہ منظور ہو جاتا تو سول حکومت بہت بد نام ہوتی اسی لئے میں نے یہ چاہا تھا کہ یہ انکوائری کی جائے کہ یہ بل کہاں سے اور کیسے آیا؟ ... ہوا ہے۔ اب آپ ان شکوک و شبہات کو ذہن میں رکھیں جو اس بل کے پیش کرنے کے بعد قومی اسمبلی میں اٹھے اور ظاہر ہے کہ بل جس شکل و صورت میں تھا، اس کے ہوتے ہوئے ان شکوک و شبہات کی گنجائش بھی موجود تھی۔ انہیں remove کرتے ہوئے وہ تمام الفاظ بدل دینے چاہیئے تھے جن کی وجہ سے

ایک شکوک ذہنوں میں جنم لے سکتے ہیں۔ اب عدالت کی ترکیب میں بھی لوگوں کو خیال یہ تھا کہ ایسے جج مقرر کئے جائیں گے Pick and choose کے تحت کہ جن پر حکومت اثر انداز ہو کر اپنے مخالفین کو قرار واقعی سزا دلا سکتی ہے اس میں جو ترمیم کی گئی اگر وہ قانوناً کر دی جاتی اور اس میں صرف عدالت عالیہ کے جج یا سیشن جج مقرر کئے جاتے تو عدلیہ پر اعتماد ہونے کی وجہ سے عوام مطمئن ہو سکتے تھے لیکن اس ترمیم شدہ صورت میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ ان تمام لوگوں کو جج بنایا جا سکتا ہے اور یہ خصوصی عدالت کسی ایسے شخص پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے جو عدالت عالیہ کا جج رہا ہو یعنی ریٹائرڈ ہو تو اس کے نتیجے میں پھر وہی شکوک پیدا ہو گئے ہیں کہ جن کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے یہ ترمیم شدہ بل پیش کیا ہے۔ اس لئے جناب چیئرمین! کہ ایک ریٹائرڈ آدمی جب کسی کرسی پہ ہوتا ہے تو وہ آسانی سے زیر اثر لایا جا سکتا ہے اور اس کو یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ میں اگر حکومت کی اس بات کو مان گیا تو آگے چل کر مجھے کسی اور جگہ بھی ملازم رکھا جا سکتا ہے۔ جبکہ عدالت عالیہ کے ججز یا سیشن ججز جو already عدلیہ میں کام کر رہے ہیں ان کے بارے میں یہ شبہ کرنا صحیح نہ ہوگا تو ریٹائرڈ آدمیوں کو جج کی حیثیت سے معین کرنا اور ان کے ذریعے سے ایسی سنگین سزائیں دلانا پھر شکوک و شبہات کے ان دروازوں کو کھولنے کے مترادف ہے جنہیں حکومت بند کرنا چاہتی تھی اس لئے ہماری ترمیم یہ ہے کہ یہ الفاظ کہ "وہ جج رہا ہو"، یعنی ریٹائرڈ آدمی بھی اس میں جج بن سکتا ہے، اس کو حذف کر دیا جائے اور ججز کو صرف انہی لوگوں پر مشتمل رہنے دیا جائے جن کا ذکر اس شق کے اندر باقی ماندہ الفاظ میں کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! اس ترمیم کو ذرا مؤخر کرتے ہیں کیونکہ ۴ (الف) میں بھی ایک ترمیم ہے جو پہلے میری نظر میں نہیں تھی تو پہلے اس کو لیتے ہیں اور اس کا فیصلہ کرنے کے بعد اس پہ دوبارہ آتے ہیں۔ یہ ہے جناب قاضی حسین احمد صاحب، عبدالرحیم میرداد خیل صاحب اور قاضی عبداللطیف صاحب کی۔ یہ شق ۴ (۱) میں ترمیم ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں تحریک کرتا ہوں کہ بل کی شق ۴ کی ذیلی شق (۱) میں لفظ 'ایک' کو لفظ 'دو' سے بدل دیا جائے۔

Mr. Chairman: The amendment moved is:

"That in clause 4 of the Bill, as passed by the National Assembly, in sub-clause (1) for the word 'one' the word "two" be substituted."

Mr. Wasim Sajjad: Opposed.

جناب چیئرمین: اب وضاحت، تشریح جو کچھ آپ کی مرضی ہے کرنا چاہتے ہیں تو کریں، مطلب تو واضح ہے لیکن آپ ایک کی جگہ دو کیوں کرنا چاہتے ہیں جبکہ one and more میں دو دو آ ہی جاتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: قاضی حسین احمد صاحب آپ اس بارے میں فرمائیں۔

جناب چیئرمین: قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد: یہی ہے کہ جو کم از کم ہو جائے وہ دو ہو جائے گا یعنی ایک کٹ جائے گا اور کم از کم دو ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: ایک بالکل ہی کٹ جائے گا اور کم از کم دو ہونے چاہئیں۔ ٹھیک ہے تشریح ہو گئی، جناب وسیم سجاد۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! اس ترمیم کی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی، ایک طرف تو قاضی حسین احمد صاحب بالخصوص فرماتے ہیں کہ جی یہ قانون ٹھیک نہیں ہے حکومت کو میں یہ اختیار نہیں دینا چاہتا اور یہاں جہاں پر لکھا ہوا ہے کہ کم از کم ایک عدالت بنائیں گے۔ کہتے ہیں نہیں کم از کم دو عدالتیں بنائی جائیں، یعنی ہماری ۱۵ منٹ کی بحث سننے کے بعد ان کو اتنا اعتماد آ گیا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ کم از کم دو عدالتیں ہوں ایک نہیں ہونی چاہیئے، ایک سے زیادہ ہونی چاہئیں جناب والا! یہ جو ہم نے لکھا تھا کہ ایک ہو یہ تو ضروریات کے مطابق لکھا تھا۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں راہ نجات تلاش کر رہے ہیں کہ اگر ایک سے انصاف نہیں مل رہا تو دوسرے سے مل جائے گا۔

جناب وسیم سجاد: یہ قاضی صاحب کا اعتماد جو ہے، یہ دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ یہ چاہتے ہیں کہ ہر صوبے میں کم از کم دو عدالتیں ہونی چاہئیں یہ جو ہماری عدالتوں پر انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا ہے میں اس کا جناب شکریہ ادا کرتا ہوں، لیکن یہ اس لئے لکھا گیا تھا کہ ضروریات کی جمع صرف ایک ہی ہوتی ہے زیادہ ضرورت ہوگی زیادہ بھی بنا لیں گے اور جس طرح کہ لکھا گیا ہے عام طور اسی طرح لکھا جاتا ہے اور زیادہ کی ضرورت ہوگی تو ضرور انشاءاللہ بنائیں گے۔

قاضی حسین احمد: ویسے میں اتنا عرض کر دوں کہ جناب وسیم سجاد صاحب نے جو بات اُٹھائی ہے یعنی اگر وہ ہماری تمام پیش کردہ ترامیم کو منظور کر لیں جو کہ ہم نے اس میں پیش کی ہیں تو ان ترامیم کے ساتھ ہم چاہیں گے اس طرح کی عدالتیں زیادہ ہوں اس طرح کی عدالتوں کی تعداد بھی زیادہ ہو لیکن چونکہ وہ ہماری ہر معقول بات پر خط تنسیخ کھینچ رہے ہیں۔ اور وہ اپنی ہی اس شکل میں اس کو منظور کرانے پر مصر ہیں اسی لئے ان کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ میں ان کے اس پیش کردہ قانون پر اعتماد کر رہا ہوں، میں ان کے اس پیش کردہ قانون پر اعتماد نہیں کر رہا ہوں، میں اپنی جو ترمیمات کے بعد عدالتیں ہیں اور اس طرح کا قانون منظور ہو جائے تو وہ میں چاہوں گا کہ وہ ایک کی بجائے دو ہوں ایک صوبے میں۔

جناب چیئرمین: شکریہ! تو پہلے میرے خیال میں اس کا تصفیہ کرتے ہیں۔

The question is:

> "That in clause 4 of the Bill, as passed by the National Assembly, in sub-clause (1) for the word 'one' the word "two" be substituted."

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected.

اب ہم مولانا کوثر نیازی صاحب کی موشن لیتے ہیں۔ قاضی عبداللطیف صاحب آپ اس پر بولنا چاہتے تھے۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! اس کی زیادہ تفصیل تو ہمارے محترم نیازی صاحب فرما چکے ہیں ہمیں ججوں کی لیاقت پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ خدشہ یہی ہوگا کہ اگر وہ پہلے ریٹائر ہو چکا ہے اور اسے پھر لایا جا رہا ہے تو شاید کسی مخصوص مقاصد کے لئے لایا جا رہا ہے اور جس طریقے سے انہوں نے فرمایا کہ اس سے یہ خدشات پیدا ہوتے ہیں کہ مستقبل کے لئے بھی ان کو غلط توقعات ہو سکتی ہیں کہ ہمیں مزید بھی اس سے کوئی فائدہ پہنچے گا، لہذا اس لئے جو ریٹائرڈ جج ہو وہ اس کے اندر نہیں آنا چاہیئے۔

Mr. Chairman: There are two other amendments also to the same clause. So, we dispose of the first one and then take up another. I think that may be better. I think you have not replied. Yes please.

Mr. Wasim Sajjad: Briefly I will say, Sir, that a High Court Judge is appointed not only because of his eminence in the field-professional and judicial but also taking into account his character, ability. All these considerations are there and a person who has held the office of a Judge is a person who has had this vast experience, and also the integrity, the ability which we naturally attach to a High Court Judge. And, Sir, this provision is found in so many other laws and that is why it has been repeated here also. We will be able to utilize the integrity, the ability and the experience of a High Court Judge for these cases, therefore, Sir, I oppose this amendment.

Mr. Chairman: The question is:

> "That in clause 4 of the Bill, as passed by the National Assembly, in sub-clause (2), the commas and words 'or has been,' be deleted.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected.

There are two other amendments to this very clause. One is in the name of Qazi Hussain Ahmed Sahib, Mr. Abdur Rahim Mir Dad

Khel and Qazi Abdul Latif Sahib. The other one is in the name of Maulana Samiul Haq Sahib. So, we take up the first one given notice of by Qazi Hussain Ahmed Sahib, Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel and Qazi Abdul Latif Sahib. Yes please.

<u>جناب عبدالرحیم میرداد خیل</u> : میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ بل کی شق نمبر ۴ کی (۲) میں آنے والے الفاظ "یا رہا ہو" درج ذیل سے بدل دیا جائے۔

یعنی بشرطیکہ جیسا کہ شق نمبر ۱ میں حوالہ دیا گیا ہے کسی ملزم کے خلاف کارروائی نہیں کی جائے گی جب تک عدالت اسلامی قانون کے مطابق مطمئن نہ ہو کہ ملزم کو گرفتار کرنا ....

<u>جناب چیئرمین</u> : میرے خیال میں آپ یہ کچھ اور پڑھ رہے ہیں، وہ تو شق ۴ (ب) کے متعلق ہے۔

<u>جناب عبدالرحیم میرداد خیل</u> : ۴ (ب)، ذیلی شق میں ترمیم، بل کی شق ۴ (ب) میں آنے والے الفاظ "یا رہا ہو، یا سیشن جج ہو اور عدالت عالیہ کے جج کی حیثیت سے تقرری کا اہل ہو، کو عدالت عالیہ کا ایک جج جو اسلامی قانون کی تدریس کا دس سالہ تجربہ رکھتا ہو اور شرعی احکامات کا پابند ہو اور کبیرہ گناہوں سے اپنے آپ کو باز رکھتا ہو کے الفاظ سے بدل دیا جائے۔

Mr. Chairman: The amendment moved is:

That in clause 4 of the Bill, as passed by the National Assembly, in sub-clause (2), for the words and commas, 'who is or has been a Judge of a High Court or is a Sessions Judge who is qualified for appointment as a Judge of the High Court', the words and commas, 'who is a Judge of a High Court possessing ten years teaching experience of Islamic Law, abides by the injunctions of Sharia and abstains from major sins,' be substituted.

Mr. Wasim Sajjad: Opposed, Sir.

Mr. Chairman: Yes please.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا یہ ایک عادل بادشاہ یا عادل حکمران کی نیت پر دارومدار ہے کہ اس سے عوام تاثر لیتے ہیں کہ ہمارا جو وزیر ہے یا سربراہ ہے وہ کس طرح کا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی قانون کے عدل کی کرسی پر جو شخص بیٹھا ہے واقعی وہ خود اپنے کردار میں اچھا ہے اور اس میں کتنا تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اور دوسروں کو جو وعظ و نصیحت کرتا ہے اور جو احکامات جاری کرتا ہے خود ان پر کتنا عملدرآمد کرتا ہے اور اگر وہ خود ایک گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے اور عدالت عدلیہ کی کرسی پر بیٹھ کے وہ یہ کہتا ہے کہ جناب آپ نے یہ گناہ کیا ہے لہٰذا آپ کو سزا دی جاتی ہے وہ اپنے لئے تو کچھ نہیں کرتا لیکن ایک ملزم کے لئے کم از کم وہ یہ کہتا ہے کہ بھئی تم گناہ گار ہو میں گنہگار ہوں یا نہیں ہوں تو اصل بات یہ ہے کہ تقرری کے لئے اس کے تقویٰ اور پرہیزگاری کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے پھر اس کو جج بنائیں، اگر ایک شخص خود چور ہو تو دوسروں پر اس کے احکامات کا کیا اثر پڑتا ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شخص آیا کہ یا رسول اللہ میرا بچہ گڑ کھاتا ہے تو انہوں نے کہا کہ کل آؤ۔ اگلے دن وہ شخص پھر آیا تو انہوں نے کہا کہ کل تک میں خود یہ کھا رہا تھا اس لئے نصیحت نہیں کی کیونکہ جب تک میں اس سے خود باز نہ آؤں تو میری بات کا اثر نہیں ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس سے رہنمائی حاصل کرنی ہے اگر خود وہ عادل ہو تو تب معاشرہ صحیح فلاح پا سکتا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ وہ شرعی احکامات کا پابند ہو۔ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے تو وہ عادل یا جج بن سکتا ہے۔

ملک محمد علی خان: پوائنٹ آف آرڈر سر! فاضل ممبر صاحب نے ایک حوالہ دیا۔ ایک مثال بیان فرمائی یہ حدیث نہیں ہے۔ غلط چیز کو ہم اگر حدیث کہیں تو ہم سب گناہگار ہوں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ!

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں بھی خان صاحب کی تائید کرتا ہوں۔ آنحضور کے نام پر غلط باتیں منسوب کرنا انتہائی شرم کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! اور کوئی صاحب اس پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کیا وہ بھول گئے ایک خاتون ان کے سامنے آئی کہ یا رسول اللہ میرے سے گناہ ہوگیا ہے میرے لئے سزا تجویز فرمائیں۔ یہ چیزیں ہیں ہمارے پاس رہنمائی ہے کیوں وہ یہ بھول گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ صحیح ہے اس بحث میں اس وقت نہیں پڑنا چاہیئے۔ کوئی اور اس پر اظہار خیال کرنا چاہتا ہے۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد: یہ جو شق ہے اس میں یہ شرائط قاضی سے متعلق ہیں کہ وہ کس طرح کا ہونا چاہیئے۔ جج کیسا ہونا چاہیئے ہم جس ملک میں رہتے ہیں وہ ایک اسلامی ملک ہے ہم نے یہ قرار کیا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ہوگی ہم نے آئین کے اندر بھی اس کا اقرار کیا ہے لیکن قانون کے تقاضے پورے نہیں کئے جا رہے ہیں قانون جو بھی بنایا جاتا ہے پھر وہ بھول جاتے ہیں کہ ہم نے کیا اقرار کیا تھا اور اس کے تقاضے کیا ہیں۔ کن تقاضوں کے پیش نظر ایک اسلامی حکومت کے اندر کس طرح کی عدالت ہونی چاہیئے۔ کس طرح کا قاضی کا ہونا چاہیئے کس طرح کے اعمال حکومت ہونے چاہئیں اسی کے پیش نظر یہ ترمیم پیش کی گئی ہے کہ جج کے لئے یہ ضروری ہو کہ وہ اسلامی قانون کا علم اور تجربہ رکھتا ہو اور قرآن وسنت کے قوانین پر بھی اس کی نگاہ ہو اس پر اس کو عبور حاصل ہو اور اس کے ساتھ وہ بنیادی شرائط جو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہیں جج کے لئے بھی ضروری ہیں مسلمان کے لئے بھی جو عدل کرنے والا انصاف کرنے والا ہے وہ اس طرح کا مسلمان ہو جس کے کریکٹر پر کوئی دھبہ نہ ہو کوئی داغ نہ ہو بحیثیت مسلمان کے وہ اس جگہ پر بیٹھنے کا اہل ہو اس کے پیش نظر یہ ترمیم پیش کی گئی ہے اس کی مخالفت یہاں پر میرے خیال میں کسی کو نہیں کرنی چاہیئے یہ اس آئین کے

[Qazi Hussain Ahmed]

مطابق، اسلامی اصولوں کے مطابق اسلامی پرنسپلز کے مطابق اور اس کے قانونی تقاضے پورے کرنے کے لئے یہ ترمیم دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! مقصد یہ ہے جس طریقے سے پہلے جرم کی تعریف میں وہ شبہات پیدا ہوئے تھے اگر جج کی تعریف یہ ہو جائے گی اور جج اس کوالیفیکشن والا ہوگا تو میرا خیال ہے وہ جو وہاں ابہام تھا اور اس کے اندر یہ خدشے ظاہر کئے جا رہے تھے کہ اس کو غلط طریقے سے استعمال کیا جائے گا تو اس کا انسداد ہو سکے گا۔ اگر اس کو منظور کر لیا جائے تو ان خدشات کا ازالہ ہو گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the matters to which reference has been made; (1) that a Judge should be a person who knows Islamic law. Sir, When the appointment of a Judge is made – this presumption is made that he knows the law and the law includes the Islamic law, not only Islamic law is taught in our Universities but the Judges everyday confront problems of Islamic law and make decision on these questions and therefore this is unnecessary. We presume the knowledge of the Judge in these matters.

Secondly Sir, that he should abstain from major sins. Again Sir, when the appointment is made, it is ensured as a matter of policy that a person who is appointed as a Judge should abstain from major sins and if afterwards it comes to the knowledge of the Government that he does not do so he can be proceeded against either under the E & D Rules or under the Constitution itself and therefore, this is not necessary. But if we put these in, the question would be that the moment the appointment is made this controversy would arise whether he does or does not abstain from major sins. And therefore, we will be starting a controversy, we will have to take evidence, the man will deny it, there will be people witnesses on this side and witnesses on that side and therefore, as a matter of policy such matters have to be left to the Government which is responsible for taking correct decisions and answerable to the Parliament, to the people of Pakistan for those

decisions. Therefore this is unnecessary Sir, and will lead to complications.

Mr. Chairman: Thank you. The question is:

"that in clause 4 of the Bill, as passed by National Assembly, in sub-clause (2) for the words and commas, 'who is or has been a Judge of the High Court or is a Sessions Judge who is qualified for appointment as a Judge of a High Court,' the words and commas, 'who is a Judge of a High Court possessing 10 years teaching experience of Islamic law abides by the Injunctions of Sharia and abstains from major sins,' be substituted."

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected. There is an other amendment also to this very clause more or less in the same terms but somewhat different given notice of by Maulana Sami-ul-Haq.

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب! آپ بھی اپنی تحریک پیش کردیں میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قومی اسمبلی کی منظور کردہ صورت میں بل کی شق ۴ کی ذیلی شق (۲) کے آخر میں وقفہ کو حذف کیا جائے اور حسب ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔ 'اور اسلامی احکامات خاص کر اسلامی تعزیرات کا علم رکھتا ہو'۔

Mr. Chairman: The amendment moved is:

"that in Clause 4 of the Bill, as passed by the National Assembly, in sub-clause (2) at the end the full stop be omitted and the following words be added, and has knowledge of Islamic Injunctions specially the Islamic penal laws."

یہ تقریباً وہی ہے جس کا ابھی پہلے ہم نے فیصلہ کیا ہے لیکن تھوڑا بہت فرق ہے اگر آپ مزید کچھ تشریح کرنا چاہتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب! جیسے کہ اس سے پہلے معزز ارکان

[Maulana Samiul-Haq]

نے اظہار خیال کیا۔ ہم اتنی اہم عدالتوں کے لئے جج مقرر کرتے ہیں اور اس بارے میں کچھ خدشات وغیرہ قومی اسمبلی وغیرہ میں بھی اٹھائے گئے تھے ان خدشات کا ازالہ بعد میں متفقہ ترامیم کے ذریعے کر لیا گیا اور اس جج کے لئے کئی حدود و قیود لگا دی گئیں جس کا تقرر گورنر ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کے مشورے سے کریں گے جو عدالت عالیہ کا جج ہو یا سیشن جج ہو جب اس قسم کی کئی شرائط ہم نے ان خدشات کو دور کرانے کے لئے لگا دی ہیں اور جب ہم اس کے ذریعے عدل و انصاف قائم کرنا چاہتے ہیں اور تخریب کاری، ریشہ دوانیاں اور سازشیں جو قتل و غارت گری اور دھماکوں کی شکل میں ہوتی رہیں ان تمام چیزوں میں موثر ترین قوانین جو ہیں وہ اسلامی تعزیرات ہیں اور اسلامی قوانین اور تعزیرات میں ان تمام جرائم کا سدباب کیا گیا ہے اب اگر جج کی تقرری کے وقت اور کئی چیزوں کو دیکھا جا سکتا ہے جیسا کہ جناب وسیم سجاد صاحب نے فرمایا کہ یہ سب کچھ دیکھا جا سکتا ہے تو اس کے ساتھ کم از کم یہ ملحوظ بھی رکھا جائے کہ وہ اسلامی تعزیرات سے باخبر بھی ہے یا نہیں۔ اسلامی احکام جانتا ہے یا نہیں تو اس سے کوئی حرج واقع نہیں ہوگا بلکہ اس کو انصاف تک پہنچنے میں سہولت رہے گی وہ قرآن و سنت کی روشنی میں زیادہ بہتر فیصلہ دے سکے گا آج کل یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر کوئی جج ہو تو وہ اسلامی احکام سے باخبر ہو یا اس کو اسلامی تعزیرات کا بھی علم ہو کیونکہ اس کے لئے جو شرائط رکھی گئی ہیں اس میں یہ نہیں ہے اور ڈگریاں صلاحیتیں اور اس کا تجربہ وغیرہ تو ہے اور میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ بڑے بڑے جج ایسے بھی ہیں وہ ناظرہ قرآن بھی نہیں پڑھ سکے اور میں اس کی مثالیں پیش کر سکوں گا اگر ایک جج قرآن ناظرہ بھی نہ پڑھ سکے اور وہ اتنی اہم ترین عدالت کا جج بن کر فیصلے دے اور ہم جب کہتے ہیں کہ اسلامائزیشن ہو رہا ہے قوانین اسلامی ہیں اور آئین میں قرآن و سنت کا تحفظ دیا گیا ہے تو یہ شرط اس کے ساتھ لگائی جائے تو حرج نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین: جواب تو اس کا پہلے آ چکا ہے تو میرے خیال میں کوئسچن ہی پٹ کر لیتے ہیں۔

The question is:

"that in clause 4 of the Bill, as passed by the National Assembly, sub-clause (2) at the end, the full stop be omitted

and the following words be added; 'and has knowledge of Islamic Injunctions specially the Islamic Penal Laws."

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected.

Now, clause 4. The question is:

"The clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The clause 4 is adopted unanimously.

We take up the next clause 5.

There is an amendment which frankly is not quite clear to me, it says:

> "that in clause 5 of the Bill, as passed by the National Assembly, the word 'shall' occurring for the second time, the word 'compulsory' be inserted".

It does not identify which sub-clause of clause 5?

قاضی صاحب اگر آپ .....

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! کلاز ۴ میں بھی یہ امنڈمنٹ موجود ہے۔

جناب چیئرمین: کلاز ۴ تو ہو چکی ہے۔ کلاز ۴ تو ہم نے adopt بھی کر لی ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب جو ہماری امنڈمنٹ تھی، وہ تو ابھی موو ہی نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کی امنڈمنٹ تو سب سے پہلے ہوئی تھی۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس کے اندر میری اور جو قاضی عبداللطیف صاحب کی امنڈمنٹ ہے.....

جناب چیئرمین: وہ سب سے پہلے ہوئی۔

مولانا کوثر نیازی: ۳۶۳ والی۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، وہ تو شیڈول میں ہے، وہ ابھی بعد میں آئے گا۔ وہ تو کلاز ہی میں نہیں ہے، شیڈول میں ہے، وہ تو separately آ رہا ہے قاضی صاحب، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ shall جو ہے وہ Compulsory ہے۔ اس میں قانونی طور پر کوئی فرق نہیں ہے۔ مجھے تو پہلے سمجھ نہیں آئی کہ کون سی امنڈمنٹ ہے۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! یہ سطر ۵ ہے، شق ۵ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شق ۵ کی سطر ۵۔

قاضی حسین احمد: مذکورہ سماعت مقدمہ کے لئے مجموعہ قوانین میں وضع کردہ طریقہ کار پر جہاں تک ہو سکے، عمل کیا جائے گا۔ الفاظ "جہاں تک ہو سکے" میں ترمیم ہے، کہ "مذکورہ طریقہ کار اور مجموعہ قوانین میں وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق ہی عمل ہوگا"۔ آپ اردو ٹیکسٹ پڑھ لیجئے۔ میں اسے مکمل پڑھے دیتا ہوں۔ خصوصی عدالت کسی ایسے مقدمے کی نسبت جو اس کے....

جناب چیئرمین: میں اردو ٹیکسٹ کو سامنے رکھتا ہوں پھر آپ ضرور پڑھئے۔

قاضی حسین احمد: میں جناب انگریزی میں ہی پڑھ لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی پڑھئے۔

Qazi Hussain Ahmed: If the Government is of the opinion that a case relating to offence which has been registered should in public interest be tried and decided speedily. The Government may order that the case shall be tried...............

یہ نہیں ہے جناب والا!

جناب چیئرمین: میرے پاس جو شق ۵ ہے....

Qazi Hussain Ahmed: Sir, the Clause 5 is:

"The Special Court have, in respect of a case triable by it, all the powers which a High Court has in relation to a trial before it under the Code, including the powers relating to the grant of cancellation of bail or recall or amendment of any orders, and shall follow the procedure provided in the code for such trial".

جناب چیئرمین: میرے خیال میں جو آپ کا خیال ہے۔

قاضی حسین احمد: یہاں shall ہے لیکن اردو میں جناب پھر غلطی ہے۔ اردو ترجمہ کو دیکھ کر امنڈمنٹ پیش کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں جو اسمبلی میں بل پیش ہوا تھا، بغیر ترامیم کے، اس میں یہ الفاظ تھے کہ as for as possible اس کے بارے میں کل وسیم سجاد صاحب نے explain کیا تھا کہ وہ ہم نے بالکل نکال دیتے ہیں تاکہ کوئی شک و شبہ نہ رہے اور پروسیجر وہی ہوگا جو کریمنل پروسیجر کورٹس کے لئے ہے۔

جناب وسیم سجاد: میں جناب عرض کرتا ہوں کہ اسمبلی کی ترامیم نقل کرتے ہوئے یہ خیال نہیں رکھا گیا کہ کچھ ترامیم کر دی گئی ہیں۔ یہ نقل غلط ہوئی ہے۔

قاضی حسین احمد: جناب والا لیکن یہ آپ اردو ٹیکسٹ پڑھ لیجئے، اردو ٹیکسٹ یہاں موجود ہے۔ اردو کے ساتھ بھی یہ زیادتی ہے کہ حکومت کے جو ذمہ دار لوگ ہیں وہ اردو ٹیکسٹ پڑھتے ہی نہیں ہیں کہ انہوں نے کیا لکھا ہے۔ آپ دیکھ لیجئے جناب۔

جناب چیئرمین: میں دیکھتا ہوں، اردو ٹیکسٹ کہاں ہے۔ مجھے دیجئے۔

قاضی حسین احمد: مذکورہ سماعت مقدمہ کے لئے مجموعہ قوانین میں وضع کردہ طریقہ کار پر جہاں تک ہو سکے، عمل کیا جائے گا۔

جناب وسیم سجاد: یہ تو ختم ہو چکا ہوا ہے۔

قاضی حسین احمد: یہ ہمارے پاس ایجنڈے میں ہے، آپ نے ہمیں یہ دیا ہوا ہے۔ اس میں یہی ہے۔ اردو ٹیکسٹ میں یہی الفاظ ہیں۔

جناب چیئرمین: میں دیکھ رہا ہوں۔ (قدرے توقف سے) اردو ترجمہ غلط ہے آپ صحیح فرماتے ہیں۔

قاضی حسین احمد: اردو ترجمہ کی غلطی کے بارے میں وزیر قانون صاحب کہہ دیں کہ غلط ہے اور ساتھ ہی معذرت بھی کر لیں۔

جناب چیئرمین: اس میں یہ جو لفظ ہے کہ "جہاں تک ہو سکے" اس کو omit

[Mr. Chairman]

کرنا تھا لیکن اردو والوں نے اس کو omit نہیں کیا۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! اردو کے ساتھ ہمیشہ یہی ہوتا ہے، اس کو جب یہاں کے پروسیجر میں اہمیت حاصل نہیں ہے، نہ ہی قانون کے طور پر اس کو اہمیت حاصل ہے۔ یعنی اتنی بڑی غلطی اگر آپ اردو ٹیکسٹ میں باقی رکھتے ہیں تو یہ تو اردو کے ساتھ زیادتی ہے جی، یعنی نہ ہی اس کی کوئی اہمیت ہے اور نہ ہی کوئی حیثیت ہے۔

جناب چیئرمین: یہ آپ صحیح فرماتے ہیں، اس میں سیکرٹریٹ کی بھی غلطی ہے جس کے لئے میں معافی کا خواستگار ہوں لیکن انگلش ٹیکسٹ میں یہ غلطی نہیں ہے تو جہاں تک آپ کی اس امنڈمنٹ کا تعلق ہے یہ redundant ہو جاتی ہے۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! وزیر قانون اس بات کے لئے بھی معذرت کریں کہ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں نے دیکھا نہیں ہے اور انہوں نے قومی اسمبلی کی نقل کر کے ترمیم دی ہے، اس پر وہ معذرت کر لیں۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! میں معذرت کرتا ہوں، یہ میرے بزرگ ہیں۔

Mr. Chairman: Clause 5: The question is:

"That clause 5 do stand part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 5 is adopted as part of the Bill.

اس میں اگلی کلاز ۶ ہے، اس میں جناب قاضی حسین احمد صاحب اور عبدالرحیم میرداد خیل صاحب، قاضی عبداللطیف صاحب کے نام پر ایک امنڈمنٹ ہے۔ کون پیش کرنا چاہتا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: بل کی شق نمبر ۶ میں جہاں جہاں لفظ "عدالت عالیہ" آیا ہے کو "عدالت عالیہ کے چیف جسٹس" کے الفاظ سے بدل دیا جائے۔

Mr. Chairman: The amendment moved is:

"That in clause 6 of the Bill, as passed by the National Assembly, for the words 'High Court', the words 'Chief Justice of the High Court' be substituted".

Mr. Wasim Sajjad: Opposed, Sir.

Mr. Chairman: Opposed.

آپ اس ترمیم کو کیوں رکھنا چاہتے ہیں۔ کوئی وضاحت فرمانا چاہئیں گے۔ قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! یہ بھی اسی طرح کی ایک احتیاطی تدبیر ہے کہ زیادہ سے زیادہ باوقار لوگ ہوں جن پر زیادہ سے زیادہ اعتماد کیا جا سکتا ہو، معتمد لوگ ہوں اس قانون کے بارے میں تمام باتیں ان کے سامنے جائیں، ظاہر ہے ججز میں چیف جسٹس کا جو مقام ہوتا ہے وہ بلند ہوتا ہے اور اسی لئے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب وسیم سجاد صاحب۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! انتظامی طور پر جب اس قسم کی درخواست ہائی کورٹ میں آتی ہے تو یہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے اختیار میں ہوتا ہے کہ وہ اسے پاس رکھے یا اسے کسی اور جج کے پاس بھیجے۔ لہٰذا اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ چیف جسٹس خود اس کو مارک کریں گے یا خود اپنے ہی پاس رکھیں گے۔

Mr. Chairman: The question is:

"That in clause 6 of the Bill, as passed by the National Assembly, for the words 'High Court' the words 'Chief Justice of High Court', may be substituted".

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected unanimously.

The question is:

"That Clause 6 stands part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 6 stands part of the Bill.

Clause 7 There is no amendment. I will put the question:

The question is:

"That Clause 7 stands part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The clause is adopted unanimously. It stands part of the Bill.

Clause 8. There is an amendment to clause 8.

جناب قاضی عبداللطیف صاحب، قاضی حسین احمد صاحب اور عبدالرحیم میرداد خیل صاحب کے نام پر ہے وہ اپنی ترامیم move کر لیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: بل کی شق نمبر ۸ ذیلی شق نمبر ۴ میں جملہ شرطیہ کو درج ذیل سے بدل دیا جائے۔ یعنی بشرطیکہ جیسا کہ سماعت کی صورت میں شق نمبر ۱ میں حوالہ دیا گیا ہے کہ کسی ملزم کے خلاف کارروائی نہیں کی جائے گی جب تک کہ عدالت عالیہ اسلامی قانون کے مطابق مطمئن نہ ہو کہ ملزم کو گرفتار کرنا اور عدالت کے سامنے جبراً پیش کرنا ممکن نہ ہو اور جب تک اس کے بارے میں باضابطہ سرکاری اعلان نہ ہو اور یہ اعلان کم از کم تین قومی روزناموں میں ان میں سے دو اردو کے روزنامے ہوں شائع نہ کیا گیا ہو اور جب تک کہ ملزم کی رہائش گاہ یا اس کے محلہ یا گاؤں میں مخصوص مقامات پر سرکاری اعلان نہ کیا گیا ہو۔

Mr. Chairman: The amendment moved is:

That in clause 8 of the Bill, as passed by the National Assembly in sub-clause (4) for proviso to paragraph (b) the following be substituted namely :—

"Provided that in a case referred to in clause (a) no action shall be taken against the accused unless the court is satisfied in accordance with the Islamic law that the arrest and production of the accused before the court is not possible and unless a formal official announcement in that behalf is made and published in three national dailies including two Urdu and is also displayed at the ordinary and known residence of the accused or in the permanent place of his *Mohalla* or village."

Mr. Wasim Sajjad: Opposed.

جناب چیئرمین: قاضی حسین احمد صاحب وضاحت کریں اگر چاہتے ہیں۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! یہ واضح ہے کہ جب تک یہ یقینی نہ بنا لیا جائے کہ ملزم تک یہ بات پہنچ چکی ہے اور جب تک یہ یقین ہی نہ ہو کہ وہ ارادی طور پر غائب ہے۔ تو اس وقت تک اس پر اس طرح کا کوئی مقدمہ نہ چلایا جائے۔

Mr. Chairman: Is it opposed?

جناب وسیم سجاد: اپوزڈ جناب والا! اس میں یہ بات یقینی بنا دی گئی ہے کہ پہلے تو جو شخص مفرور ہے، غیر حاضر ہے اس کے خلاف دفعہ ۸۷ کی کارروائی ہوگی اس کے بعد تین اخبارات جن میں دو اردو کے ہوں گے اس کے بارے میں شائع کیا جائے گا اگر اس کے باوجود غیر حاضر ہوتا ہے۔ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جا سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یہاں by way of abundant caution رکھا گیا ہے اگر وہ ساٹھ دن کے اندر حاضر ہو جائے اور عدالت کو اطمینان کرا دے کہ اس کی غیر حاضری دانستہ نہیں تھی اور کسی ایسی وجہ سے تھی جو اس کے کنٹرول سے باہر تھی تو پھر وہ عدالت اس کارروائی کو کالعدم قرار دے کے دوبارہ مقدمے کی سماعت اس کے خلاف کرے گی۔ اور ساٹھ دن کے بعد بھی اگر وہ پیش ہو جاتا ہے اور عدالت کو اطمینان کرا دیتا ہے کہ اس کی غیر حاضری کی وجہ کوئی ایسی تھی جو اس کے کنٹرول

[Mr. Wasim Sajjad]

میں نہیں تھی تو پھر بھی عدالت اس کو کالعدم قرار دے کر دوبارہ سماعت کرے گی - وہ تمام حفاظتی اقدامات کر لئے گئے ہیں تاکہ کسی شخص کے خلاف زیادتی نہ ہو -

Mr. Chairman: Thank you. The question is:

That in clause 8 of the Bill as passed by the National Assembly is sub-clause (4) for proviso to paragraph (b) the following be substituted namely:—

"Provided that in a case referred to in clause (a) no action shall be taken against the accused unless the court is satisfied in accordance with the Islamic law that the arrest and production of the accused before the court is not possible and unless a formal official announcement is that behalf is made and published in three national dailies including two Urdu and is also displayed at the ordinary and known residence of the accused or in the permanent place of his *Mohalla* or village."

Mr. Chairman: The motion is rejected.

(The motion was rejected)

مولانا سمیع الحق: پوائنٹ آف آرڈر سر - آج مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ یہ سب حضرات 'NO' بھی بڑے زور سے بولتے ہیں اور ایک بج گیا ہے لیکن سب موجود ہیں اگر معزز وزیر اعظم صاحب ہم پر کبھی کبھی نظر عنایت فرمایا کریں تو اس طرح ایوان کی رونق قائم رہے گی -

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ایوان کی رونق مولانا سمیع الحق کی موجودگی سے ہوتی ہے - اور اکثر اوقات میں نے دیکھا ہے کہ وہ غائب رہتے ہیں -

قاضی عبداللطیف: میرے خیال میں برابر برابر آواز نہیں اور ہاں کی آئی ہے -

جناب چیئرمین: برابر نہیں آئی - میں پھر پوچھ لیتا ہوں لیکن بالکل برابر نہیں آئی - مجھ سے البتہ غلطی سرزد ہو رہی تھی جو میں نے اپنے آپ کو درست کیا ہے بغیر تین دفعہ کہے کے -

Next clause 8. The question is:

"That clause 8 of the Bill stands part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The clause is adopted. Next clause 9, there is no amendment I will put the question straightaway. The question is:

"That clause 9 do stand part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The clause is adopted unanimously.

Next clause 10. No amendment again. The question is:

"That clause 10 do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The clause is adopted unanimously. Next clause 11. Again there is no amendment. The question is:

"That clause 11 do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The clause is adopted unanimosuly. Clause 12, no amendment again. The question is:

"That clause 12 do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The clause is adopted unanimously. Clause 13.

The question is:

"That clause 13 do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The clause is adopted unanimously. Clause 14.

[Mr. Chairman]

The question is:

"That clause 14 do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The clause is adopted unanimously. Clause 15. No amendment. The question is:

"That clause 15 do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: We take up the schedule. there is an amendment, in fact, two amendments, one standing in the name of Maulana Kausar Niazi and Qazi Abdul Latif Sahib the other in the name of Maulana Sami-ul-Haq Sahib. So, I will first request Maulana Kausar Niazi and Qazi Abdul Latif Sahib to move their amendments.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! ہماری ترمیم یہ ہے کہ قومی اسمبلی کی منظور کردہ صورت میں بل کی جدول میں عدد و وقفہ اور ۳۰۳ کے بعد اعداد اور نیم وقفہ ۳۶۳ درج کیا جائے۔ بعد اعداد و نیم وقفہ۔

Mr. Chairman: The amendment moved is:

"That in the Schedule of the Bill, as passed by the National Assembly, after the figure and comma "303" the figure and comma "363," be inserted."

Mr. Wasim Sajjad: Opposed.

جناب چیئرمین: جناب مولانا صاحب۔

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! جیسا کہ پہلے بھی وضاحت کی جا چکی ہے جہاں تک اس بل کے مقصد اور اس کی روح کا تعلق ہے یقیناً ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہے اور ان ترامیم کا مقصد یہی تھا کہ اس کو بہتر سے بہتر صورت میں پاس کیا جائے تاکہ جو شکوک و شبہات کسی بھی طبقے کے ذہن میں پائے جاتے ہیں

ان کا کامل ازالہ ہو جائے تاکہ یہ متفق علیہ قانون کی صورت میں اختیار کر سکے۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ یہ جرائم جن کا چلن عام ہو گیا ہے انکا فوری طور پر فیصلہ ہو اور جو جرائم کرنے والے ہیں وہ کیفر کردار کو پہنچیں۔ اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں نہ صرف وہ جرائم جن کا تذکرہ جدول میں کیا گیا ہے اور باقاعدہ دفعات دی گئی ہیں بلکہ وہ جرم بھی کہ جس نے سوسائٹی کو خاص طور پر بہت تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے وہ بھی اس کے دائرہ اختیار میں دیا جائے۔ ہماری مراد اغوا کے جرم سے ہے جس کی وجہ سے بالخصوص سندھ کے علاقے میں بہت زیادہ افراتفری اور خوف و ہراس کی فضا پائی جاتی ہے۔ ایسے کتنے ہی واقعات رونما ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے وہاں یہ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی جان اور مال محفوظ نہیں ہے۔ ابھی چند دن پہلے وہاں ایک بچے کو جس کا نام فیصل ہے جس طرح اغوا کیا گیا ہے اس سے اخبارات کے صفحے روزانہ بھرے ہوتے ہیں۔ اور وہاں کے علاقوں میں اس پر جو احتجاج ہو رہا ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ جناب والا! یہ جرم ایسا ہے کہ جو تمام ضروریات اور شرائط کو پورا کرتا ہے کہ جو کلاز نمبر ۲ کی شق (ج) میں دیئے گئے یہ جرم دہشتناک بھی ہے وحشیانہ بھی ہے سنسنی خیز بھی ہے اور اس سے عام طبقات میں اشتعال بھی پیدا ہوتا ہے اور افراتفری اور خوف و ہراس بھی۔ اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اغوا کے جرم کو بھی ان عدالتوں کے دائرہ عمل میں دیا جائے۔ کل وزیر قانون صاحب نے فرمایا تھا کہ ایک نیا قانون وضع کیا جا رہا ہے لیکن ظاہر ہے کہ وہ قانون وضع ہوتے ہوتے وقت لگے گا اور پھر پارلیمنٹ میں آتے اور اس بل کے اندر ترمیم ہونے بہت زیادہ وقت گذر جائے گا اور ان تین چار پانچ ماہ کے اندر خدا جانے اور کتنے بچے اور بوڑھے اغوا ہو چکے ہوں گے اور ان کی وجہ سے کس قدر ذہنی سکون لوگوں کا درہم برہم ہو چکا ہوگا۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ جو ایگزسٹنگ لاء ہے اس کی دفعہ کو اس جدول میں شامل نہ کر دیا جائے اور جب نیا قانون وضع ہو جائے تو اس وقت ترمیم کر دی جائے تاکہ اس بیچ کے زمانے میں بھی وہ مجرم جو یہ برا کام کرتے ہیں اور یہ ایسا کام کہ جس کی وجہ سے سوسائٹی میں ہلچل پیدا ہو

[Maulana Kausar Niazi]

جاتی ہے۔ وہ کیفر کردار کو پہنچ سکیں۔ مجھے امید ہے کہ حکومت نے جہاں ان جرائم کو جدول میں دیا ہے وہ اس قبیح جرم کے نتائج اور عواقب سے آگاہ ہوتے ہوئے اس دفعہ کو بھی اس جدول میں جگہ دے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! تحریک ہمارے محترم مولانا صاحب پیش کر چکے ہیں۔ میں اتنی گزارش کروں گا یہ جس طریقے سے ان وبائی بدعنوانیوں اور ان وبائی بدکرداریوں کو روکنے کے لئے یہ بل وضع کیا جا رہا ہے انہی میں سے یہ اس سے زیادہ سنگین ترین اس لئے ہے کہ سارے گھر والے نہ مرتے ہیں نہ جیتے ہیں نہ ان کو آرام ہوتا ہے نہ ان کو سکون ہوتا ہے اگر کسی شخص کے مرنے کی اطلاع صحیح طور پر پہنچ جاتی ہے تو ان کو صبر آجاتا ہے اطمینان ہو جاتا ہے لیکن اغوا ایک ایسا واقعہ ہے کہ وہ جتنے بھی پسماندہ ہوتے ہیں چھوٹے بڑے سارے کے سارے اس پر اتنے پریشان ہوتے ہیں کہ نہ ان کی خوراک ہوتی نہ ان کی نیند ہوتی ہے نہ ان کا آرام ہوتا ہے۔ یہ اتنا سنگین جرم ہے ہمیں معلوم نہیں ہے کہ یہ سہواً ان سے کیسے رہ گیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ شاید ان کے خیال میں یہ نہیں آیا، لیکن اس ملک کے اندر جو واقعات ہو رہے ہیں اس کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ اس دفعہ کو اس کے اندر شامل کیا جائے۔ اگر یہ بہانہ بنایا جائے کہ دوبارہ بل قومی اسمبلی میں جائے گا تو میرا خیال ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جو بھی غلطی آئے تو ہم اسے اسی طریقے سے نبھاتے جائیں کہ اس بنیاد پر یا اس خدشے کی بنا پر کہ دوبارہ اس کو قومی اسمبلی میں نہ بھیجا جائے، اور یہ میرا خیال ہے سینیٹ کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔ اس لحاظ سے میں گزارش کروں گا اپنے محترم وزیر سے کہ اگر اس میں اسے جگہ دی جائے تو یہ ملک اور قوم اور حکومت کے لئے فخر کی بات ہوگی اور اطمینان کی بات ہوگی۔

جناب چیئرمین: شکریہ! کوئی اور صاحب اس پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔ جناب وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, this matter was considered by the national Assembly too and by the Committee constituted for this purpose. It was also the opinion of that Committee that kidnapping for ransom should be included in the schedule. However, it was felt that the offence, as defined at the moment, is not adequate and for that purpose, Sir, the matter was taken up in the Cabinet. The Cabinet has approved the amendment and this matter is now pending before the Standing committee of the National Assembly. I had made the statement before the National Assembly and also I am making it here, Sir, that as soon as that amendment is brought to the Penal Code to adequately define kidnapping for ransom–not just any kidnapping but kidnapping for ransom; at the same time we shall bring an amendment to include that offence in the schedule to this law. So, the law can proceed as it is at the moment. There will be no delay, *Insha Allah*. The matter is before the Standing Committee. We will very soon have it through and bring it before this House and the National Assembly.

Mr. Chairman: Thank you. The question is:

That in the Schedule of the Bill, as passed by the National Assembly, for the figure and comma 303, the figure and comma 363 be inserted.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected.

There is another one in the name of Maulana Samiul Haq Sahib. He may kindly move it.

<u>مولانا سمیع الحق</u>: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں "کہ قومی اسمبلی کی منظور کردہ صورت میں بل کی جدول کے آخر میں وقفہ کو ختم کیا جائے اور حسب ذیل الفاظ و اعداد کا اضافہ کیا جائے۔ یعنی یا حسب ذیل کے تحت آنے والے جرائم نمبرا دھماکہ خیز مواد ایکٹ ۱۹۰۸ء نیز زنا کا جرم نفاذ حدود آرڈیننس ۱۹۷۹ء"

Mr. Chairman: The amendment moved is:

"That in the Schedule of the Bill as passed by the National Assembly, at the end the full-stop be omitted and the following words and figures be added; namely:

Or offences falling under:

(1) The Explosives Substance Act, 1908, and

(2) The offences of *Zina* under Enforcement of *Hadood* Ordinance, 1979."

Mr. Wasim Sajjad: Opposed, Sir.

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب! جیسا کہ کل دن بھر پہلی خواندگی کے دوران میں نے اس پر اظہار خیال کیا تھا کہ واللہ اعلم کیا وجہ ہے یا ادھر توجہ نہیں گئی تھی لیکن اس بل میں تین بڑی اہم چیزیں نظرانداز کر دی گئی ہیں ایک تو میں نے عرض کیا تھا کہ خواتین کی بے حرمتی کا مسئلہ - کئی مقامات پر ان پر دست اندازی کی جاتی ہے - ان پر ظلم ہوتا ہے پچھلے دنوں پنجاب میں ایک پورے گاؤں کے سامنے ایک خاتون کو برہنہ کیا گیا اس پر ظلم و تشدد کیا گیا اور کئی خواتین نے یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں اٹھایا اور وہ واک آؤٹ بھی کر گئی تھیں۔ اس طرح آئے دن ملک میں جو پاکستان کی آبادی کا نصف حصہ یا اس سے بھی زیادہ ہے اس کی عفت و عصمت پر اگر دست اندازی کی جائے اس پر ظلم کیا جائے تو ہمیں اس بل میں اس کو بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اور خواتین کی بے حرمتی اور دست اندازی کو بھی ان عدالتوں کے ماتحت لانا چاہیئے تھا تاکہ اسے بھی ہم ان عدالتوں میں لے جا سکیں۔

دوسرا مسئلہ میں نے ترمیم میں بھی داخل کیا تھا - لیکن واللہ اعلم وہ دو چیزیں چھوڑ دی گئی ہیں لیکن میرے مسودے میں تیسری بات وہی اغوا والی تھی کہ اغوا کے واقعات بڑے پریشان کن ہیں پورے ملک کے لئے - پہلے تو ہمارے قبائلی علاقے کے بارے میں یہ تاثر تھا وہاں کچھ ہوں گے جرائم پیشہ چند افراد لیکن اب یہ وبا پورے ملک میں عام ہو گئی ہے اور سندھ کے جنگلات جو

ہیں وہ تو قبائلی علاقوں سے بھی زیادہ ان کے لئے پناگاہیں بن چکی ہیں۔ کوئی بھی معزز اور بڑے سے بڑا آدمی بھی اس ملک میں محفوظ نہیں جس کا دل چاہے اس کو اغوا کر لیتا ہے۔ پھر وہ دس دس بارہ بارہ لاکھ پچاس پچاس لاکھ روپیہ طلب کرتے ہیں۔ اس کو بھی اس میں شامل کرنا چاہیئے۔ تیسری گزارش میں نے کل بھی کی تھی کہ ان عدالتوں کا ان حالات میں اگر ضرورت بھی ہے تو وہ تخریب کاری کو روکنے کے لئے ہے تو اس وقت دھماکوں کے ذریعے جو واقعات ہو رہے ہیں پورے ملک میں بم بلاسٹنگ سے کتنے لوگ ہلاک ہوئے اور تباہ ہوئے اس دھماکہ خیز مواد یا دھماکوں کے متعلق جو قوانین ہیں وہ بھی اس جدول میں آنے چاہئیں تھے۔ کہ کہیں دھماکہ وغیرہ ہو اور دھماکے کا ملزم پکڑا جائے تو ان کو بھی ان خصوصی عدالتوں کے حوالہ کیا جا سکے تو یہ تین چیزیں جو نظر انداز کر دی گئی ہیں خواتین کی بے حرمتی کا مسئلہ، اغوا کا مسئلہ اور بم بلاسٹنگ کا مسئلہ یہ تینوں چیزیں اس بل میں آنی چاہئیں۔ تاکہ یہ زیادہ سے زیادہ مؤثر اور بہتر کارگر ثابت ہو سکے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! اور کوئی صاحب۔ جناب وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the honourable mover has moved that two laws *i.e.* bomb blasts under the Explosive Substances Act and the offence of *Zina* under the *Hadood* Ordinance 1979 be included in the schedule."

As far as the first is concerned Sir, this forms part of the schedule under the Suppression of Terrorist Activities Act, of 1975 that is a self-contained law. It is an effective law and one mistake that we noticed we have already, in this. session of the Senate and the National Assembly, made that amendment so that all those cases of 302 and 307 committed in the course of the same transaction as the scheduled offences which include the Explosive Substances Act which will also be tried by the Special Court constituted under that Act. So, it was felt that that being a self-contained law, effective law, there was no need to include this in this law.

Secondly Sir, the offence of '*zina*' comes under the *Hadood* Laws and for this the court iscompetent to try in the *Shariat* Court. The

[Mr. Wasim Sajjad]

Federal *Shariat* Court hears the appeal against that and we have noticed that before the Federal *Shariat* Court no delay is taking place in these cases and they are being tried speedily. Therefore, for that reason and also the reason that that also is the special jurisdiction it was felt that we should not add these laws to this schedule; that is a reason why I am opposing this amendment.

Mr. Chairman: Constitutionally protected.

Mr. Wasim Sajjad: Yes Sir.

قاضی عبداللطیف: ہمارے محترم وزیر صاحب نے فرمایا کہ جتنے تک زنا کا تعلق ہے انہوں نے زنا کے متعلق اس میں نہیں کہا، انہوں نے کہا کہ بے حرمتی کی جاتی ہے اور جس کے لئے انہوں نے ایک مثال بھی دی۔

جناب وسیم سجاد: اس میں امنڈمنٹ نہیں ہے، بے حرمتی کی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کی ترمیم میں اگر اغوا کا ذکر تھا تو اس کو اس لئے eliminate کیا گیا ہو کہ وہ پہلی امینڈمنٹ جو ابھی اسی شیڈول میں ہوئی تھی مولانا کوثر نیازی صاحب کی طرف سے اور اس میں وہ شامل تھا اور اس پر بحث بھی ہو چکی ہے اور اس پر ووٹ بھی لیا گیا، باقی یہ دو چیزیں رہتی تھیں آپ کی اوریجنل موشن میں اور کوئی چیز نہیں تھی سوائے ان دو کے،

Explosive Substance Act and the offence of *Zina*.

مولانا سمیع الحق: میں نے خواتین کی بے حرمتی اور دست اندازی، یہ الفاظ بھی لکھے تھے لیکن انہوں نے وہ قانون کے الفاظ شاید نکالے ہوں گے، تو ٹھیک ہے وہ بھی میری ترمیم کے مقصد کو پورا کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: The question is:

"That in the Schedule of the Bill, as passed by the National Assembly, at the end, the full stop be omitted and the following words and figures be added, namely:—

"or offence falling under—

(1) The Explosive Substances Act, 1908; and

(2) The Offence of *Zina* under (Enforcement of *Hadood*) Ordinance, 1979."

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected. The question is:

"That the schedule as it stands, stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The schedule is in fact adopted unanimously. We now take up the Short Title, the Preamble and Clause 1 of the Bill.

The question is:

"That the Short Title, Preamble and Clause I do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The Short Title, Preamble and Clause 1 to the Bill stand part of the Bill.

Mr. Wasim Sajjad: Mr. Chairman, with your permission, I beg to move:—

"That the Bill to provide for the Establishment of Special Courts for the Speedy Trial of Offences [The Special Courts for Speedy Trials Bill, 1987] be passed."

Mr. Chairman: The motion moved is..................

مولانا سمیع الحق: جناب والا! ایوان کو نماز کے لئے ایڈجرن کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: ابھی تو بہت وقت ہے۔

مولانا سمیع الحق: جناب ہمارے قائمقام قائد ایوان کی بھی یہی رائے ہے،

[Maulana Sami-ul-Haq]

اس وقت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خود قائد ایوان موجود ہیں لیکن نوابزادہ محمد علی خان ہوتی صاحب نے بھی ذکر کیا ہے۔

جناب چیئرمین: ظہر کی نماز تک تمام صبح کے اجلاس چلتے رہتے ہیں۔

The motion moved is:—

"That the Bill to provide for the Establishment of Special Courts for the Speedy Trial of Offences [The Special Courts for Speedy Trials Bill, 1987] be passed."

Is it opposed:

Qazi Hussain Ahmed: Yes Sir, opposed.

Mr. Chairman: It is opposed.

آپ اگر بحث کرنا چاہتے ہیں تو شروع کریں۔ with out repeating

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! یہ بل جس مقصد کے لئے یہاں پیش کیا گیا ہے اس مقصد سے تو کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔ لیکن سپیڈی ٹرائل جو مقدمات کی ہے وہ ایک ایسا مقصد ہے جس سے تمام قوم اتفاق رکھتی ہے، لیکن یہ مقصد اس بل سے حاصل نہیں ہوتا، اس بل میں جو سقم موجود ہیں اور جس میں ترمیمات پیش کی گئیں اور ان ترمیمات کو منظور نہیں کیا گیا اس کی وجہ سے بھی یہ بل ہماری نظر میں ایک خام بل ہے اور جس میں غلطیاں موجود ہے لیکن اس کے علاوہ بجائے خود اس بل کے ذریعے سے وہ مقصد حاصل کرنا جس مقصد کے پیش نظر یہ کیا گیا ہے یہ نہیں ہو سکے گا اور اس کے نتیجے میں یہ صورتحال پیش آئے گی کہ خصوصی عدالتوں کے ذریعے سے انصاف کی بجائے دوسرا امکان اس بات کا ہے کہ اس کے نتیجے میں بیگناہ لوگوں کو سزائیں دلوا دی جائیں، جناب والا! اس ملک میں جو اہم مسئلہ ہے وہ مسئلہ یہاں پر کرپشن ہے، بد دیانتی ہے۔ غیر اسلامی قانونی نظام ہے اور اس بنیادی مسئلے کو حل کرنا یعنی غیر اسلامی قانونی نظام کو تبدیل کرکے یہاں پر اسلامی شریعت کو نافذ کرنا، اسلامی شریعت کو بالادستی دینا اور عدالتوں کو اسلامی شریعت کا پابند بنا دینا یہ سب سے بنیادی اور اہم قدم ہے اور اسی کے بعد پھر قانونی نظام کی

اصلاح ہو سکتی ہے اور اینگلو سیکشن لاء سے ہماری جان چھوٹ سکتی ہے قرارداد مقاصد کو آئین کا حصہ بنا دیا گیا ہے اور آئین کا حصہ بننے کے بعد اب ہر عدالت میں ہر قانون زیر بحث آئے گا۔ چنانچہ ہائیکورٹس نے پہلے ہی اس طرح کے دو تین فیصلے دے دیئے ہیں جو اسلامی قانون کے مطابق، انہوں نے، جو موجودہ قوانین ہیں ان کے خلاف سندھ ہائیکورٹ نے حکم دیا ہے، چنانچہ اس کے نتیجے میں سارا یہ قانونی نظام اور قانونی ڈھانچہ کھل جاتا ہے اور بجائے اس کے کہ ایک ایک قانون کو وہاں لیا جائے۔ یہ لیجسلیچر کا فرض ہے کہ وہ ایسے رہنما اصول دیں جس کے نتیجے میں عدالتیں اس اضافی بوجھ سے بچ جائیں۔ میں یہ آج کے اخبار میں پڑھ رہا تھا، ایک جسٹس کا مضمون ہے اور اس نے کہا ہے لیجسلیچر تو یہ فریضہ ادا نہیں کر سکی کہ اسلامی قانون کو بالادستی دیں۔ لیکن عدالتوں نے یہ فریضہ سرانجام دینا شروع کر دیا ہے اور اس طرح ایک ایک قانون کا جائزہ اب ہائیکورٹ لے سکتی ہے یعنی جن قوانین میں شریعت کورٹ کو جورسڈکشن حاصل ہو جاتی ہے۔ قرارداد مقاصد کے تحت چنانچہ جسٹس حمود الرحمٰن نے پہلے ایک فیصلہ دیا تھا جب قرارداد مقاصد صرف پری ایمبل کے طور پر آئین کا حصہ تھی اور اس کو بنیاد بنا کر جتنے بھی لوگوں نے اس کے ریفرنس سے اپنے مقدمات کورٹس میں پیش کئے تھے کہ یہ قانون اسلامی قوانین کے خلاف ہے اور اس کی وجہ سے اس کو تبدیل کر دیا جائے تو جسٹس حمود الرحمان نے اسی طرح کے ایک کیس میں اس کی نشاندہی کی تھی کہ یہ آئین کا substantial part نہیں ہے اور یہ Justiciable نہیں ہے اور اس وجہ سے اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکتا ہے اور صاف صراحتاً کہہ دیا تھا کہ جب قرارداد مقاصد اگر Justiciable ہو جائے اور آئین کا substantial part بن جائے تو اس کے مطابق پھر تمام قوانین کا جائزہ لیا جائے گا یہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے فیصلے میں لکھا ہوا ہے، چنانچہ اسی کو بنیاد بنا کر اب ہائیکورٹس کے ججز نے اس بات کی ابتدا کر دی ہے کہ وہ قوانین کا جائزہ لے رہے ہیں اور اس کی بنیاد پر انہوں نے سود کے مقدمے میں بھی ایک سائلہ کو سندھ ہائیکورٹ نے مبارکہ پراچہ کو ریلیف دے دی ہے۔ جسٹس تنزیل الرحمان نے یہ فیصلہ کیا ہے۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, Qazi Sahib should say that why it should be passed or should not be passed.

Mr. Chairman: This is what he is trying to explain. I think if we be a little patient, he will finish it.

قاضی حسین احمد: تو جناب والا! اس طریقے سے یہ سارا عمل دوبارہ قرارداد مقاصد کا آئین کا حصہ بننے کے نتیجے میں ایک دفعہ عدالتوں کے اندر شروع ہو گیا ہے عدالتوں کے اندر یہ سارا طریق کار ایک بہت زیادہ پیچیدہ اور ایک لمبا طریق ہے اور وہاں اگر یہ شروع ہو گیا ہے تو یہ جو مقننہ ہے جو سینیٹ ہے جو قومی اسمبلی ہے پارلیمنٹ ہے، خود برسراقتدار پارٹی ہے یہ کیوں اس میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہی ہے یہ خود اقدام کر کے اس کریڈیٹ کو لے لیں اور ان پر جو اعتراض آتا ہے کہ حکومت اور سینیٹ اور قومی اسمبلی وہ کام نہیں کر رہی ہے جو اس کو کرنا چاہیئے اور اس کی وجہ سے عدالتیں وہ کام کر رہی ہیں۔ عدالت عالیہ اور سپریم کورٹ جب کر رہی ہے اس سے پہلے مقننہ یہ فرض ہے کہ اس کا حق ادا کرے۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہم نے اس قانون کی مخالفت کی ہے کہ اس قانون کی بجائے وہ بنیادی تقاضے پورے کریں جو اسلام کے مطابق ہمیں کرنے چاہئیں۔ قرآن کریم کا تخریب کاری کے بارے میں واضح ارشاد ہے۔ جناب چیئرمین! قرآن کریم کے ارشاد کے تحت جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ سے برسرجنگ ہیں زمین میں فتنہ اور فساد پھیلانے والے ہیں۔ ان کی سزا قتل کر دینا ہے۔ صلیب پر چڑھا دینا ہے۔ ان کی سزا ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دینا ہے اور ان کو زمین سے مختفی کر دینا ہے یہ تمام چیزیں قرآن کریم میں موجود ہیں اور پھر اسلامی قوانین میں اس کو elaborate کیا گیا ہے اس کی تمام تشریحات موجود ہیں اس کی تمام تفصیلات موجود ہیں اگر ہم اسلامی قانون کو اختیار کریں اس کو قبول کریں تو ہمارے پاس تخریب کاری کے لئے پورا ذخیرہ پہلے ہی موجود ہے۔ چنانچہ ایران کا جو انقلاب آیا تھا ان کو تخریب کاری کے سلسلے میں بہت بڑے چیلنج کا سامنا تھا اور پاکستان کو اس سے بڑے چیلنج کا سامنا نہیں ہے انہوں نے اسلامی قوانین کو ذریعے بنا کر اس چیلنج

کا مقابلہ کیا اور اس تخریب کاری کو ختم کرنے کی انہوں نے کوشش کی اور اس تخریب کاری پر قابو پا لیا۔

جناب چیئرمین: جو اصل کام اس حکومت کا ہے اس کام کی طرف حکومت آئے۔ شریعت کو منظور کرے۔ شریعت بل منظور کرے اور اس ملک کے اندر قرآن و سنت کو بالا دستی عطا کرے۔ اس کے لئے جتنے بھی دلائل دیئے جاتے ہیں اور اس سے جتنے بھی گریز کے راستے اختیار کئے جاتے ہیں اور گریز کے راستے کے لئے دلائل دیتے ہیں اور ان دلائل کی بنیاد پر........

جناب چیئرمین: یہ الگ موضوع ہے یہاں پر اتنی بحث ہے کہ اس بل کو پاس کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! میں اس کے لئے دلائل دے رہا ہوں کہ اس کو کیوں پاس نہ کیا جائے۔ یہ بل اس مقصد کو پورا نہیں کرتا جو اس کے لئے بتایا گیا ہے یہ بل تخریب کاری کے خلاف موثر ثابت نہیں ہو سکتا جو لوگ تخریب کاری کر رہے اور حکومت کے ایوانوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کی سرپرستی ان کو حاصل ہے۔ جن لوگوں نے تخریب کاری کی ہے اور جن لوگوں پر الزام ہے تو اس ایوان کے اندر یہ بات آئی ہے اس طرح کے لوگوں کو چھوڑ کر ان کو پروٹیکشن دی گئی ہے۔ جو ایف آئی آر میں درج ہے کہ ایک آدمی کے ساتھ بم پکڑا جاتا ہے اور تین چار مہینے کے بعد اس آدمی کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو اس انتظامیہ کے اندر وہ لوگ موجود ہیں۔ اس حکومت کے اندر اس پولیس کے اندر وہ خامیاں موجود ہیں۔ جو یہاں کی خرابیاں ہیں جب تک ان خرابیوں کو دور نہیں کیا جائے گا۔ اس بل کے پاس ہونے سے وہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکیں گے یہاں پر ایسے ٹرک آتے ہیں۔ جن کے اندر بم بھرے ہوئے ہوتے ہیں لیکن وہ پیسے دیکر آگے بڑھتے ہیں اور پیسے دے کر اپنے لئے پروٹیکشن حاصل کر لیتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ انتظامیہ میں کرپشن ہے۔ رشوت ستانی ہے۔ اس رشوت ستانی کے دور میں اس بددیانتی کے دور میں اس غیر اسلامی معاشرے میں آپ اس طرح کا ایک ہتھیار انتظامیہ کے ہاتھ میں دے رہے ہیں تو وہ اس کو ظلم کے لئے استعمال کرے گی۔

[Qazi Hussain Ahmed]

اس لئے جناب والا! اس بل سے وہ مقصد حاصل نہیں ہوگا وہ مقصد معاشرے کو درست کرنے کے لئے اسلامی شریعت کو نافذ کرنے سے حاصل ہوگا۔ ذرائع ابلاغ کی تطہیر کرنے سے۔ ذرائع ابلاغ پہ تو ہم جرائم کی تشہیر کرتے ہیں۔ اس میں تو جرم سکھایا جاتا ہے وہاں تو عریانی اور فحاشی کی تشہیر ہوتی ہے اس لئے تو کرپشن کی طرف معاشرے کو بھیجا جاتا ہے قوم و حکومت کے وسائل تو اس میں ضائع ہو رہے ہیں تو اس قانون کے ذریعے سے وہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس لیے جناب چیئرمین! میں اس قانون کو اس مقصد کے لئے پورا نہیں سمجھتا کافی نہیں سمجھتا، صحیح نہیں سمجھتا۔ اس لئے میں اس قانون کے پاس ہونے کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: آپ نے ہماری تحریک استحقاق مسترد کر دی تھی ہمیں شکوہ نہیں ہے آپ کا حق تھا کہ آپ اسے مسترد کرتے لیکن اس موضوع پر ہم اگر بات کرتے بھی ہیں تو ذرائع ابلاغ میں اس کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کل جو بحث ہوئی تھی اسی کے اندر بھی میں نے یہی گزارش کی تھی جب تک یہاں قرآن و سنت کا قانون من و عن جاری نہیں ہوگا۔ اور اس کے لئے وہی ضوابط جاری نہیں ہوں گے اسلامی نظام نافذ نہ ہوگا آپ نے انہی قوانین کو لے کر انہی ضوابط کو لے کر ایک علیحدہ ٹریبونل بنا دیا ہے ان کے حوالے کر دیا ہے جس کا مقصد صرف اتنا ہو سکتا ہے کہ مقدمات جلد نمٹائے جائیں بس اتنی بات ہوگی۔ طریقہ کار وہی ہے قانون وہی ہے جب قانون وہی ہوگا طریقہ کار وہی ہوگا ضابطہ وہی ہوگا تو یقینی بات ہے اس سے جرائم کا انسداد نہیں ہوگا۔ ہمارا ایمان ہے اور ہم مسلمان ہیں جب تک یہاں قرآن و سنت کا قانون نہیں ہوگا اسلامی نظام نافذ نہ ہوگا ہمیں بار بار کہا جا رہا ہے کہ ہم اس کو لا رہے ہیں لیکن ۴۰ سال تک اس کی طرف پیش قدمی نہیں ہوئی جس طرح قاضی صاحب نے فرمایا کہ اصلاح کی بات ہے۔ قرآن کریم اور سنت کا طریقہ کار اور اصلاح یہ ہے کہ قانون اور اخلاقیات کو ایک دوسرے سے مرتبط کیا جاتا ہے ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا اگر اس کے اندر اخلاق اور قانون دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مرتبط ہوں۔ یہ آج کا فلسفہ ہے کہ اخلاقیات کا قانون کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور اگر اخلاقیات کا قانون کے ساتھ تعلق نہیں ہوگا تو آپ یقین کیجئے کہ وہ قانون

کبھی کامیاب نہیں ہوگا جب تک ہم اخلاق کے سدھارنے کی طرف توجہ نہیں کریں گے اور اس کو قانون کا ایک جزو اور حصہ نہیں بنائیں گے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جس وقت ہم اس کے اندر خوف خدا شامل کر دیں اور خوف خدا کی شمولیت اس وقت آئے گی جب قانون اللہ اور اللہ کے رسولؐ کا ہوگا۔ قرآن و سنت کا ہوگا اور ضوابط بھی وہی ہوں گے جب تک ضوابط بھی یہی رہیں اور قانون بھی یہی رہے گا تو مجھے خدشہ ہے کہ اس سے وہ مقاصد بالکل حاصل نہیں ہو سکتے جن مقاصد کی طرف ہم بڑھ رہے ہیں۔ بس اتنی گزارش کرنی تھی۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب وسیم سجاد صاحب،

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I made a detailed statement yesterday, also this morning that we believe that the purposes for which this law has been enacted will be fulfilled, and I do not want to repeat that. However, I would like the House to take notice of the statement made by Qazi Hussain Ahmed where he says that the courts have started dealing with laws in such a manner that they should be brought in accordance with the tenets of Islam as laid down in the *Quran* and Sunnah, and that Sir, I have been saying repeatedly, that our Constitution contains a complete framework for bringing an Islamic Order in the country. We have to show allegiance to the Constitution. We should implement the Constitution. This is the unanimous Constitution framed in 1973 and, today, Qazi Sahib has kindly confirmed that now the machinery is working and *Insha Allah* a day will come when no law will be left in the country which is contrary to the Injunctions of Islam.

Then Sir, Qazi Sahib has talked of the law following morality. Sir, this is not, I would say, the Pakistani concept, it is the Islamic concept and in Pakistan law does follow morality. When we say that there shall be no law in Pakistan contrary to the Injunctions of Islam as laid down in the *Quran* and Sunnah then we are giving a moral basis to our law which is contrary to the Anglo sects and concepts where sovereignty belongs to Parliament. In this, we say sovereignty belongs to *Allah* and no law shall be enacted which is contrary to the

[Qazi Hussain Ahmed]
Injunctions of *Allah* as laid down in the Holy *Quran*, and Sunnah. So, morality does, I would say, the law follows morality. Morality is laid down in the *Quran* as supreme and, therefore, that point also stands covered by the Constitution. So, therefore, Sir, this law will be a useful law and I think, it should be passed.

Mr. Chairman: This brings the debate on the third reading to a close and I would put the question.

The question is:

"That the Bill to provide for the establishment of special courts for the speedy trial of offences [The Special Courts for Speedy Trials Bill, 1987], be passed."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The Bill is passed. I have received an order of prorogation from the President in which he says:

"In exercise of the powers conferred by clause 1 of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on the 20th October, 1987".

Sd/-

GEN. MUHAMMAD ZIA-UL-HAQ
President.

So, this sitting comes to an end and the present session is prorogued.

Thank you very much.

[The Senate was prorogued sine die]

PCPPI—194(88)Senate—3-7-91—300.